تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا:

صحابیہ رضی اللہ عنہا نے بوقتِ مصیبت حضور ﷺ کی صدقے سے مدد طلب کی

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ
کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث
کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

۹۵

کرامت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹۹) صحیحین میں حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جبرئیلؑ کو دیکھا۔

(الکلام المبین ص ۸۱)

کرامت زن صالحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۱۰۰) بیہقیؒ اور ابن عدیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اندھی بڑھیا کے ایک نوجوان انصاری بیٹے نے وفات پائی اور بڑھیا نے اس کے منہ پر کپڑا اڑھا دیا۔

ہم اس کو صبر و تسلی دے رہے تھے بیچ میں وہ کہنے لگی۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی کہ تو تکلیفوں میں میری مدد کرے۔

آج میری مصیبت کو تو ٹال دے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ کا صدقہ میری مدد کر۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ اس مردے نے جو اپنے باپ کے لحاظ سے انصاری تھا اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا اور اپنی بڑھی مہاجر ماں سے کہا اب تم مت گھبراؤ میں اچھا ہو گیا چنانچہ ہم سب نے اس کے ساتھ کھانا کھایا (الکلام المبین ص ۱۰۴، ۱۰۵)۔

☆ ہم اہلسنت کا بھی یہی عقیدہ ہے جو کہ صحابیہ رضی اللہ عنہا کا ہے

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ صحابی رسول نے اپنے وصال کا سال و دن (جو کہ غیب ہے) پہلے سے بتا دیا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

ترجمہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافرخانہ ○ اردو بازار، کراچی نمبر ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

کرامت حضرت حارث بن کلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۱۱ و ۱۱۲) أخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب أن أبا بكر والحارث بن كلدة يأكلان خزيرة أهديت لأبي بكر إذ قال الحارث لأبي بكر ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله إن فيها لسم سنة وأنا وأنت نموت في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة۔

(تاريخ الخلفاء ص ۹۰)

ترجمہ: ابن سعدؒ اور حاکمؒ نے صحیح سند کے ساتھ ذریعہ ابن شہابؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت حارثؓ دونوں بیٹھے تھے اور دلیا کھا رہے تھے جو تحفہ کے طور پر آیا تھا دلیا کھاتے کھاتے ایک مرتبہ حضرت حارثؓ نے کہا اے خلیفہ رسولؐ ہاتھ کھینچ لیجئے، اللہ کی قسم اس حریرہ میں وہ زہر ہے جس سے سال بھر میں ہلاکت واقع ہوتی ہے اب آپ اور ہم دونوں ایک دن مریں گے چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دلیا کھانا چھوڑ دیا اور پھر وہ دونوں ایک سال تک بیمار رہ کر ایک ہی دن اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

حضرت حارثؓ کی دو کرامتیں ظاہر ہوئیں ایک تو دلیا کھاتے کھاتے بغیر کسی ظاہری سبب کے یہ معلوم کر لیا کہ اس میں وہ سلو پائزن ملا ہوا ہے۔ جس کا کھانے والا ایک سال میں ہلاک ہو جاتا ہے اور دوسری کرامت یہ کہ

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات نامی کتاب پر بنوری ٹاؤن کے فاضل مولوی کا اجازت نامہ

محمد عبد الغنی

26/11/2001

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

موت سے واپسی کے

حیران کُن واقعات

ترجمہ من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف	ترجمہ و اضافات
امام ابوبکر بن ابی الدنیا	مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

انتقال کے بعد انصاری صحابی نے کپڑا منہ سے ہٹایا اور کھانا کھایا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف	ترجمہ و اضافات
امام ابوبکر بن ابی الدنیا	مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۲۵

(۱) والدہ کی دعا کی برکت

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: میں ایک انصاری صحابیؓ کی عیادت کے لئے گیا۔ جانے کے بعد تھوڑی دیر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور ان پر کپڑا ڈال دیا ایک صحابیؓ نے ان کی والدہ سے کہا کہ اللہ سے ثواب کی امید رکھیں (بے صبر نہ ہوں)۔ عورت نے پوچھا: کیا وہ انتقال کر گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ عورت نے کہا: کیا تم سچ بول رہے ہو؟ ہم نے کہا بالکل۔ یہ سن کر عورت نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلا کے یوں اللہ سے مخاطب ہوئی:

اے اللہ: میں تجھ پر ایمان لائی۔ تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی جب بھی تو نے مجھ پر کوئی مصیبت لائی میں نے تجھ سے دعا کی اور تو نے میری مصیبت دور کر دی۔ اب بھی میں تیری ہی جانب دستِ دعا دراز کرتی ہوں کہ اے میرے معبود! آج تو مجھ پر مصیبت کا یہ بوجھ نہ ڈال......

عورت کی اس دعا کے بعد اس انصاری صحابیؓ نے اپنے اوپر سے کپڑا ہٹایا چنانچہ ہم نے کھانا کھایا اس انصاری صحابیؓ نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔

(۲) والدہ کی دعا سے بیٹا دوبارہ زندہ ہو گیا

صالح مریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے زیرِ نظر واقعہ حفص بن تمر سلمی کو بتایا تو وہ بڑے متعجب ہوئے دوسرے جمعہ کو وہ مجھ سے ملے تو کہا کہ تمہارا یہ

☆ کیا اب بھی اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو مردہ کہو گے؟

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

شہید نے شہادت کے بعد کلام کیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف	ترجمہ و اضافات
امام ابوبکر بن ابی الدنیا	مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

٣٣

یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکات۔

حضرت نعمانؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے خبر دی کہ حضرت زید بن خارجہؓ انتقال کے بعد کچھ بول رہے ہیں۔ میں فوراً لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا ان کے سرہانے کے پاس جاکے بیٹھا تو میں نے ان کا کلام یہاں سے سنا: درمیان والے (عمرؓ) بڑے بہادر ہیں۔

یہاں تک کہ ان کا (سابقہ روایات میں مذکور) کلام ختم ہوا۔ میں نے اس سے پہلے کے کلام کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے شروع کا کلام بھی مجھے سنایا جو میں نہیں سن سکا تھا۔

(۷) شہید کی گواہی

حضرت عبداللہ بن عبید الانصاری فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والے ایک شہید نے شہادت کے بعد اس طرح کلام کیا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ابوبکرؓ صدیق ہیں۔ عثمانؓ نرم مزاج اور رحم دل ہیں۔

(۸) شاق گزرتے وقت کی عبادات پر انعامات

حضرت عبدالملک بن نمیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش نے فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے ہمارے منجھلے بھائی سب سے زیادہ عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے ایک دفعہ میں گاؤں گیا ہوا تھا گھر واپس آیا تو گھر والوں نے کہا کہ اپنے منجھلے بھائی کے پاس جلدی جاؤ کیونکہ وہ انتقال

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
تدفین کے بعد قبر سے سوالات کے جوابات کی آواز سنی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

کتاب کا اردو ترجمہ جس میں نیک لوگوں پر عذاب قبر کی وارداتیں،
شہداء اللہ کے حالات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت
کے بارے میں باحوالہ روح پرور اور عبرت انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و حواشی و تعلیقات: مفتی محمد سعید القنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

در میان آئی لاش ملی۔ ان کے ارد گرد کچھ لڑکیاں تھیں جو ان کے سرہانے ٹیلے جا رہی تھیں جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو غصے کی حالت میں چہرے کے ساتھ منتشر ہو گئیں اس کے بعد وہ ہمیں نظر نہیں آئیں۔

(۲۸) حضرت حمزہؓ نے قبر سے سلام کا جواب دیا

حضرت عطاف بن خالدؒ فرماتے ہیں کہ میری خالہ جو کہ شہداء کے مقبرے میں جایا کرتی تھیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سواری پر بیٹھ کر مزار شہداء میں گئی تو حضرت حمزہؓ کی قبر کے پاس جاکے اتری، وہاں جب تک جی چاہا نوافل پڑھیں۔ جبکہ بالکل سنسان تھا کہیں کوئی انسان نہیں تھا سوائے میرے ایک غلام کے جو میری سواری کی لگام تھامے کھڑا تھا میں نے نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا: السلام علیکم قبر میں نے اپنے کانوں سے قبر کے اندر سے سلام کا جواب سنا اور قبر سے جواب سننے پر مجھے اتنا یقین ہے جس طرح میرے ذہن میں اللہ کا میرے خالق ہونے کا یقین ہے یا جس طرح مجھے دن اور رات کو پہچاننا یاد ہو۔

قبر سے اس طرح سلام کا جواب سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

(۲۹) قبر پر کان لگا کے منکر نکیر کے سوالات سنے

حضرت جریر بن طریفؒ فرماتے ہیں کہ میرے ایک بھائی کا انتقال ہوگیا ہمارے لوگ دفنانے سے فارغ ہو کر چلے گئے میں نے اپنا سر اس کی قبر پر رکھ دیا تو میں نے کمزور سی ایک آواز سنی میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ وہ میرے بھائی ہی کی آواز تھی وہ کہہ رہا تھا کہ: اللہ۔ تو کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا اسلام۔

(۳۰) قبر سے سوالات و جوابات سنے

حضرت علاء بن عبدالکریمؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کا ایک بھائی تھا جس کی بینائی کچھ کمزور تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میرے بھائی کو ہم نے دفنایا تو لوگ دفنانے کا عمل ہونے پر اپنے اپنے گھروں میں واپس چلے گئے میں نے قبر پر اپنا سر رکھ دیا تو میں نے قبر کے اندر سے کوئی سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا نبی کون ہے؟ میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی میں نے خوب پہچان لیا کہ یہ میرے بھائی ہی کی آواز ہے وہ کہہ رہا تھا کہ: اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں۔ میں یہ سن رہا تھا کہ اچانک قبر کے اندر سے تیر نما کوئی چیز میرے قبر پر رکھے ہوئے کان پر آگی خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے تو میں واپس آگیا۔

(۳۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کا خون ابلتا رہا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو بارہ حواریوں کی ایک جماعت کے ساتھ لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا ان کی تعلیمات میں یہ بھی شامل تھا کہ اپنی بھانجی سے نکاح حرام ہے۔ اتفاقاً اس ملک کے بادشاہ کی ایک بھانجی تھی جسکو بادشاہ بہت پسند کرتا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا جبکہ بادشاہ روزانہ اپنی

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
قبر والے نے قبر میت سے بدکاری کرنے والے کو روکا

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بد عقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں بعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ و اضافات	تالیف
مفتی محمد عبد الغنی	امام ابو بکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۹۳

کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے کو ناپسند فرمایا۔

(کتاب البعث لھشام بن عمار ص شرح الصدور ص ۱۷۸)

(۵۳) میت نے کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی

شیخ عبد الغفارؒ نے "کتاب التوحید" میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا ذاتی واقعہ یوں بیان کیا کہ میں نے ایک نوجوان کے ساتھ مل کر "قرافہ" کے ایک قبرستان میں بدکاری کا پروگرام بنایا تو اس نوجوان نے کہا کہ خدا کی قسم وہاں اللہ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ایک دفعہ ایسا کیا تو ایک قبر پھٹ گئی اور میت نے ہمیں خطاب کر کے کہا کہ کیا تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی؟ (شرح الصدور ص ۲۰۷)

(۵۴) شہید نے کہا رب کعبہ کی قسم! ہم زندہ ہیں

زین الدین عوشی" فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کافی تعداد مجاہدین کو دوران جہاد انگریزوں نے گرفتار کر لیا اور سب کو شہید کر دیا تو فقیہ عبد الرحمن نوری نے یہ آیت تلاوت فرمانے لگے:

ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون۔

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو ہرگز ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں" اپنے پروردگار کے نزدیک ہیں ان کو رزق اور روزی دی جاتی ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی اپنی قبور میں رہتے ہوئے باہر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
شہداء کو دوبارہ زندہ کر کے عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شرکت کی اجازت دی

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں، مختلف مذاہب، نیک لوگوں، بداخلاق اور اسلاف، شہداء، اولیاء اللہ کے احوالات اور جنت جانے والوں کی کیفیت کے بارے میں عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کے عبرت انگیز واقعات

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و تحقیقات: مفتی محمد [illegible]

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی کتاب

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

دور میں میں اپنے آٹھ دیگر مجاہدین کے ساتھ رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔ ہمیں شاہِ روم کے سامنے پیش کیا گیا تو پھر سے دوسرے مجاہد ساتھیوں کو شاہِ روم کے حکم سے شہید کر دیا گیا۔ مجھے بھی گردن زنی کے لئے آگے کیا گیا تو ایک رومی جرنیل شاہِ روم کی طرف بڑھا اور اس کے سر اور قدموں کو چوم کر التجا کرنے لگا کہ اس مسلمان کو مجھے دے دیں۔ بادشاہ نے آخر مجھے اس کے حوالے کر دیا۔ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی نہایت خوب صورت ایک بیٹی کو بلایا اور مجھے کہا کہ یہ میری بیٹی ہے تم ہمارا دین اختیار کر لو تاکہ میں تم سے اپنی اس بیٹی کی شادی کروں اور تم کو اپنا مال تقسیم کروں۔ تم نے تو بادشاہ کے پاس میرے مقام کو دیکھ لیا ہے۔ لہٰذا اچھا یہ ہے کہ میری بات قبول کر لو۔

میں نے کہا کہ میں دنیاوی بیوی یا کسی دنیاوی ساز و سامان کیلئے اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ جرنیل کئی دنوں تک مجھے یہ پیشکش کرتا رہا۔ ایک رات اس کی بیٹی نے مجھے اپنے ایک خوب صورت باغ میں بلا کر کہا کہ تم میرے والد کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ میں نے کہا کہ میں کسی عورت یا کسی اور چیز کیلئے اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ اس نے کہا کہ پھر تم یہاں ہمارے پاس ٹھہرو گے؟ میں نے کہا: مجھے اپنے ملک واپس جانا پسند ہے۔ تو اس نے ایک ستارے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس ستارے کے رخ پر چلو، دن کو چھپ رہو اور رات کو سفر کرتے رہو۔ تم اپنے ملک پہنچ جاؤ گے۔

یہ کہہ کر اس نے مجھے کچھ توشہ دیا۔ میں اس کی ہدایت کے مطابق تین دن تک اسی طرح چلتا رہا کہ رات کو چلتا اور دن کو چھپا رہتا۔ چوتھے دن میں ایک جگہ چھپا ہوا تھا کہ اچانک گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ میں نے دل میں کہا کہ اس بار تو پکڑا جاؤں گا۔ وہ میرے پاس پہنچے تو میں نے دیکھا کہ وہ سب میرے شہید ہونے والے مجاہد ساتھی ہیں جو سواریوں پر سوار تھے۔ دوسرے کچھ اور بھی لوگ ان کے پیچھے تھے جو سفید رنگ کی سواریوں پر سوار تھے۔ انہوں نے کہا: تم عمیر ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں عمیر ہوں۔ کیا تم لوگ شہید نہیں ہو گئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم شہید تو ہو گئے تھے لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے شہیدوں کو دوبارہ زندہ کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی اجازت دی ہے۔ ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے مجھے کہا کہ اپنا ہاتھ تو مجھے دو اے عمیر۔ میں نے اس کی طرف کر دیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد مجھے اچانک جھٹکا دیا گیا تو سواری کے اوپر سے نیچے پھینک دیا تو میں اپنے گھر کے پاس ایک جزیرے میں جا گرا اور مجھے کسی قسم کی خراش یا کوئی اور تکلیف نہیں ہوئی۔

(تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۶، شرح الصدور ۲۱۴۔۲۱۵)

(۶۱) شہید ساتھی زندہ ہو جانے والے مجاہد کا نکاح پڑھانے پہنچ گئے

امام ابن جوزی نے "عیون الحکایات" میں اپنی سند سے یہ واقعہ نقل

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

’’حضور ﷺ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے‘‘

یا حی برحمتک نستغیث یا قیوم

اس کتاب کو پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہل سنّت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیبہ جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر [illegible]

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(٨)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہونگے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمھارا عقیدہ کیا ہے؟ تمھارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی ہے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کردیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بچو!

یااللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کرلو۔

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء اللہ کا تصرف ثابت ہے۔

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

اللہ کے ولی کو بعد از وصال تسبیح کرتے اور انگلیاں ہلاتے دیکھا گیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ **من عاش بعد الموت**

گنہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں بعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدُنیا

ترجمہ و اضافات
مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۱۰۳

شام پہنچ کر وہیں دونوں نے اقامت اختیار کی۔ اس وقت ان دونوں کا قصہ شام میں بہت مشہور ہوا۔ بعض شعراء نے ان دونوں کے بارے میں اشعار بھی کہے ہیں ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

سيعطى الصادقين بفضل صدق نجاة فى الحيوة وفى الممات

سچوں کو سچائی کے بدلے میں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی نجات نصیب ہوگی۔

(شرح الصدور ص ۲۱۵-۲٦٦)

(٦٢) میت نے تسبیحات شمار کرتے ہوئے انگلیوں کو ہلایا

حضرت سریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدانؒ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے اور اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کی کثرت تو تھی ہی۔ ان کے انتقال کے بعد جب غسل دینے کے لئے ان کو چارپائی پر رکھا گیا تو تسبیح (سبحان اللہ، سبحان اللہ) پڑھتے وقت جس طرح انسان انگلیوں کو ہلا کر شمار کرتا ہے اس طرح وہ انگلیوں سے اشارہ کرنے لگے۔ (تاريخ مدينة دمشق جلد ١٦ ص ٢٠١ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ٥/ ٢١٠ بغية الطلب فى تاريخ حلب ٧/ ٣١٠٨)

(٦٣) جنگ یمامہ کے شہید کا شہادت کے بعد کلام کرنا

حضرت عبداللہ بن عتبہ انصاریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مسیلمہ کذاب کے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے صحابہؓ کو دفنا رہے تھے تو شہید ہونے والے ایک انصاری صحابیؓ نے دوسرے شہداء کے درمیان سے

☆ معلوم ہوا کہ اہل اللہ مرتے نہیں، فقط ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
مسلمان نے وصال کے بعد قبر میں سے آواز دی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

کن لوگوں پر مختلف عذاب دیکھے گئے، لوگوں پر خدائی نوازشات؛ شہداء پر اللہ کے انعامات اور بعض نیک لوگوں پر اللہ کی کرامت کے بارے میں عالم برزخ سے واپس آنے والے حیرت انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و تحقیق: مفتی محمد [illegible] القاسمی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید مشاہدات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

تم کو واقعہ رہے۔ تو میں نے گرنے والی امانت کو اس کی اپنی جگہ رکھ دیا۔
(روض الریاحین للیافعی/ شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۴) ایک گورکن کا واقعہ

ایک حفار گورکن نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے کسی کے لئے قبر کھودی دیکھا کہ ساتھ والی قبر میں ایک شخص چارپائی پر بیٹھا ہاتھ میں قرآن پاک لئے پڑھ رہا ہے اس کے نیچے ایک نہر جاری ہے یہ دیکھ کر وہ اس کی کھودی ہوئی قبر میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔ لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ کیا ہوا تھا اس کے بعد تیسرے دن اس کو ہوش واپس آیا۔
(روض الریاحین/ شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۵) والدہ کی سفارش کام کر گئی

ابو علی وراق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عمرو بصری ایک کوچے سے گزرے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کی شرارتوں کی وجہ سے علاقہ بدر کر رہے تھے۔ نوجوان کی والدہ رو رہی تھی اور ان لوگوں کی منت کر رہی تھی۔ تو ابو عمرو بصری نے فرمایا کہ اس مرتبہ تم اس کو میری ذمہ داری میں چھوڑ دو۔ کچھ دنوں بعد ابو عمرو نے نوجوان کی والدہ کو دیکھا تو پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اس نے انتقال کے وقت مجھے وصیت کی کہ اس کی موت کی اطلاع پڑوسیوں کو نہ دوں تاکہ وہ اس پر خوشی نہ منائیں۔ اور کہا کہ مجھے دفنانے کے بعد آپ اللہ سے میرے لئے مغفرت کی سفارش کریں۔ کہتی ہے کہ میں نے اس طرح کیا اور اس کی قبر کے پاس سے واپس آنے لگی تو قبر سے اس کی آواز آئی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ: اماں جان آپ جائیے۔ میں اپنے رب سے اس حال میں ملا کہ وہ بڑا کریم اور مہربان ہے۔
(شرح الصدور ص ۲۰۸-۲۰۹)

(۷۶) حضرت علیؓ سے اہل قبر کا مکالمہ

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گئے تو حضرت علیؓ نے اس طرح آواز دی کہ اے قبر کے باسیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم تمہیں اپنے حالات سے آگاہ کریں یا تم ہمیں اپنے حالات بتلاؤ گے؟ تو ہم نے قبر کے اندر سے یوں آواز سنی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المؤمنین! آپ ہمیں ہمارے بعد کے حالات سنائیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: تمہاری بیویاں دوسری شادی کر چکی ہیں، تمہارے مال تقسیم ہو چکے ہیں، تمہارے بچے یتیموں میں شامل ہو گئے ہیں اور تم نے جن مکانوں کو خوب مضبوط کر کے بنایا تھا تمہارے دشمن ان کے مکین بن گئے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے (زندہ لوگوں کے) حالات اب تم تمہارے حالات سناؤ۔ تو ایک میت نے جواب دیا: ہمارے کفن کے کپڑے ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں بال (جسم سے الگ ہو کر) بکھر گئے ہیں، جسم کے چمڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے

یہ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کے خطوط کی کتاب ہے
جس میں حاجی امداد اللہ کو اعلیٰ حضرت لکھا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ: مولانا عبدالملک [illegible]

ترتیب و تزئین: جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۲۴۷۸۵ ۷۲۴۳۹۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

کرامت نامجات اعلیٰحضرت حاجی صاحب بنام حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ اسرارہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب نمبر ۱

محمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیض درجت سراپا خیر و برکت عزیز مولوی رشید احمد صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ فقیر بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں اور آپ کی صلاح و فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں۔

اول عرض یہ ہے کہ اب فقیر باعث زیادہ ہو جانے ضعف بصر کے اپنے ہاتھ سے لکھنے سے معذور ہے ورنہ آپ کا خط اپنے آپ لکھنا ضرور تھا۔ آپ کا ارسال کیا تھا اس کا جواب روانہ ہو چکا ہے۔ لیکن اب آپ نے اس خط میں مفصل کیفیت مزاج لطیف استمزاج امداد دیگر حالات رقم فرمایا اس لئے تعلق باقی ہے۔ اس تحریر کے لکھنے کی یہ ضرورت جو آن کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے کسی نے آپ کی خدمت میں [illegible] خیر القضاء صاحب کو یہاں بھیج دینے کو لکھا ہے اس لئے یہ عرض ہے کہ آپ اپنی طرف سے کسی طرح کا اشارہ و تحریک اس بارے میں نہ فرماویں کیونکہ فقیر خود با مجبوری [illegible] ہے ایسی حالت میں کسی کو تکلیف اس دور دراز سفر کی دینی مناسب نہیں سمجھتا ہے۔ اس سے قبل مولوی احمد علی نے محبت سے فقیر کے راحت و آرام کے خیال سے بلا استمزاج فقیر کے اس بارے میں مولوی عزیز الرحمٰن و مولوی عبداللہ صاحبان کو لکھا تھا لیکن جب فقیر کو اس کی خبر ہوئی تو دونوں صاحبوں کو اس بارہ میں کچھ اپنی طرف سے تحریک و اشارہ کرنے کی ممانعت لکھ دی گئی ہے۔ اس بارہ میں جو کوئی تحریر جائے تو فقیر کے اطلاع عرض لکھنا چاہئے۔ ہاں البتہ یہ حال ہے یا اس کے قبل سے سنتا ہوں کہ بی بی صاحبہ موصوفہ یہاں آنے کے تمنا میں ہیں تو اگر وہ خود آنے والی ہوں اور خرچ راہ نہ ہونے کے باعث مستحق ہوں تو ایسی صورت میں آپ اُن کے زاد راہ وغیرہ کا سامان فرما کر فقیر کو خبر دیں۔ الحمد للہ اور سب طرح خیریت ہے و شکر الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کا اور آپ کا خاتمہ بالخیر فرما کر اپنے

☆ ہمارا سوال: جب حاجی امداد اللہ کو "اعلیٰ حضرت" لکھنا جائز ہے تو امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کو اعلیٰ حضرت لکھنے پر فتویٰ کیوں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ قربانی کا گوشت کافر اور بھنگی کو دینا درست ہے

۱۸۳

ذبح کر سکتا ہے۔

۳- اس کی اولاد پر ضروری ہے کہ حصہ داروں کا حصہ الگ کر کے مالکوں کو دے دیں۔ فقط

۴- ہبہ مشاع کا درست نہیں۔ اگرچہ شریک کو ہو، لیکن شریک کے ہاتھ بیع کر کے ثمن ہبہ کر سکتا ہے۔

۵-۶- عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر کریں امام وسط میں کھڑی ہو اور عصر یہ نفلوں میں بعد عصر کے [illegible] فقط

۷- مسافر کو تراویح اور دیگر سنن موکدہ پڑھنے کی رخصت ہے۔ فقط

کتبہ رشید احمد عفی عنہ ۲۳ شعبان سنہ نامعلوم

۲۱ رجب ۱۳۱۰ھ

مکتوب نمبر ۱۷۷

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند کارڈ پہنچا حال معلوم ہوا۔ جواب مسئلہ یہ ہے کہ ایسا شخص جس کے صفات آپ نے سوال میں لکھے ہیں فاسق ہے۔ ایسے شخص کی تعظیم کرنا گناہ ہے اور جو شخص ایسے شخص کی تعظیم کرے وہ گناہگار ہے۔ فقط والسلام

۱۵ شوال ۱۳۱۳ھ

مکتوب نمبر ۱۷۸

— الجواب: قربانی کا گوشت کافر کو دینا اور بھنگی اور چمار کو درست ہے اور اس کا چمڑہ فروخت کر کے مسکین کو دینا واجب ہے اور [illegible] دینا اس کا بھی درست نہیں اور روٹی کھلا دینا بھی درست نہیں۔ ہاں روٹی اگر بازار سے خرید کر روٹی کا مالک کر دیا یہ درست ہے۔

یہ صورت جو سوال میں درج ہے اس میں قربانی واجب نہیں۔ اگر چار پانچ حاجت سے زائد ہوں تو قربانی واجب ہوگی۔

ایسے مقام پر جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ ظہر جماعت سے پڑھنا چاہیے۔ فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

۱۸ اپریل [illegible]

[illegible]

---

۱ اس کے لئے [illegible] دیکھنا چاہیے۔ محمد عاشق الٰہی

مکاتیبِ رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امامِ ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

جامع ثانی : مولانا عبد الملک جبیتی

ترتیب جدید : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات ۰ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۵۲۲۵۵ ۷۲۲۳۹۱ ۷۳۲۴۷۸۵

اشرف علی تھانوی نے اپنے خط میں رشید احمد گنگوہی کو سراپا برکت دردمندوں کا رہنما اور دستگیر لکھا

۱۹۲

[illegible]

اس مرتبہ کے جو اعتقادات و حالات آپ کے [illegible] سن کر بندہ بہت خوش ہوا اور تمہارے واسطے دعا [illegible] کرتا ہوں ۔ فقط

اس تحریر میں اگر کوئی آپ کو شبہ ہو تو اس کے اظہار کی اجازت ہے ہرگز شرم نہ کریں بندہ ہرگز ناخوش نہ ہوگا۔ اگر مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہوگی تو [illegible] اس کے قبول کرنے میں دریغ نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۵/ محرم الحرام

تیسرا خط از حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ

— از کمترین غلام محمد اشرف علی صاحب ۔ [illegible] سراپا برکت دستگیر [illegible] رہنمائے [illegible]

حضرت مولانا [illegible] المولوی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم بعد تسلیم [illegible] التماس ہے کہ [illegible]

[illegible]

ادا کروں تو محال ہے بس بجز اس کے کیا عرض کروں۔

شکر نعمت ہائے تو چنداں کہ نعمت ہائے تو

[illegible]

مکاتیبِ رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امامِ ربانی حضرۃ مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرۃ مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ : مولانا عبد المالک [illegible]

ترتیب [illegible] جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات ۰ انارکلی لاہور ۔ پاکستان

۷۲۳۲۷۸۵ ۷۲۴۲۹۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

☆غوث اعظم علیہ الرحمہ کو دستگیر لکھنے پر شرک کا فتویٰ لگانے والے گنگوہی کو دستگیر لکھ رہے ہیں

اکابر دیوبند رشید احمد گنگوہی نے بلیات سے حفاظت کے لئے آیت کریمہ کا تین سو بار یا زائد کا وظیفہ بتایا

۲۲۳

مکتوب ۱۹۹

برادرم مولوی محمد حسین صاحب سلمہٗ بعد سلام مسنون واضح ہو

تمہارا خط آیا ماہ شعبان میں مجھ کو آشوب چشم تھا مگر بیس روز کے بعد صحت ہو گئی تھی چنانچہ شعبان ایام تعطیل کے تھے سبق بند ہو گئے تھے اور حشمت علی کو میں نہیں جانتا کون ہے ہاں اس قدر خیال ہے کہ اس پر مجھ میرے نام لینے کے اس قدر اعتقاد کرے کہ آل کار کوئی نقصان ہو جائے اور پچھتانا پڑے اور سوائے اس کے کسی کے ساتھ احسان کرنا عمدہ ہے اور مولوی اشرف الحق صاحب یہاں نہیں ایک مدت سے [illegible] خط لکھوانا ہی غلط ہے فقط بندہ دعا امور کمشنر صاحب کی کرتا ہے کہ وہ خیر کے آدمی ہیں اور صاحب کشف نہیں ہوں جو ہر ایک کشف ان کی بابت بتلاؤں۔ البتہ دعا کرنے والا ہوں تو فتح ذات حق تعالیٰ سے رکھتا ہوں کہ کام ان کا اچھا ہو کہ خیر خواہ خلق ہیں۔ فقط والسلام

تم نے دیسے ہوئے کاغذ پر خط لکھا کہ بیرنگ ہو گیا تھا اور ٹکٹ ضائع ہوا۔ مجھ کو ایک آنہ دینا آیا۔

اور محمد حنیف کا خط بھی بیرنگ ہو گیا ان کا کاغذ بھی مرا گراں تھا کہ مجرا ہو گیا ٹکٹ ضائع کرنا کیا ضرور ہے۔ یا ایک کاغذ پر خط لکھنا چاہیے اور محمد حنیف کو بھی یہی کہہ دینا فقط۔

سب کو سلام پہنچے۔

در گوالیار باغ [illegible] رسیدہ در محکمہ کمشنر بندوبست
بمطالعہ مولوی محمد حسین صاحب [illegible] سلمہٗ پہنچے
[illegible] بندہ رشید احمد عفی عنہ ۱۲ شوال

مکتوب ۲۰۰

از بندہ رشید احمد عفی عنہ ۔ مولوی محمد حسین صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ آپ کا خط آیا۔ حال دریافت ہوا۔ بندہ خیر خواہ ہے اور کمشنر صاحب کو اس وجہ سے کہ خلق کثیر کو ان سے نفع ہے عزیز رکھتا ہوں اور بوجہ اسی خیر خلق کے وہ اب تک کس طرح طرح کے بلیات سے محفوظ رہیں۔ اب بھی بندہ دعا ان کے خیر کے واسطے کرتا ہے اور پہلے بھی ان کے واسطے دعا سے دریغ نہیں ہوا۔ آیت کریمہ لا الٰہ الا انت کا ختم وظیفہ ہونا چاہیے کہ تین سو بار یا زائد پڑھی جاوے اور تعویذ بھی ملفوف ہے مگر ایک تعظیم کمشنر صاحب اور ان کے [illegible] کا [illegible] سے ہوتا ہے اچھا نہیں ہے اس کی وجہ سے اندیشہ ہوتا ہے آپ نے شعر بوستان کا پڑھا ہے کسی بزرگ نے بادشاہ طالب دعا کو جواب دیا تھا ؎

۵ [illegible]

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible] : مولانا عبدالمالک [illegible]

[illegible] جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور پاکستان

۷۲۲۴۷۸۵ ۷۲۴۲۹۹۱ ۷۲۵۳۲۵۵

☆ جبکہ دیوبندی مولوی اپنی مساجد میں آیت کریمہ کے ورد سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

نماز کے آداب میں سے ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب مقتدی کھڑے ہوجائیں

جواب: اذان اور تکبیر فرائض کیلئے ہیں سنتوں کیلئے نہیں۔ ھکذا فی الدر المختار[۱] فقط

تکبیر کب شروع کی جائے

سوال: (۱۵۷) ہروقت جماعت قبل کھڑے ہونے امام کے مصلے پر تکبیر شروع کی جاوے یا وقت عدم موجودگی بھی۔ کیا رسول اللہ ﷺ حجرہ میں سے تکبیر سن کر تشریف لاتے تھے اور یہی معمول تھا یا کبھی کبھی ایسا ہوا ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ جب امام مصلے پر کھڑا ہو تب تکبیر شروع کی جائے بلکہ امام جب کہ مسجد میں موجود ہے تکبیر کہنا درست ہے۔ امام تکبیر سن کر خود مصلے پر آجائے گا۔ جیسا در مختار میں اس عبارت سے ظاہر ہے۔ ویقوم الامام والمؤتم حین حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر الخ[۲] فقط

مقتدی و امام کب کھڑے ہوں

سوال: (۱۵۸) تکبیر کے وقت مقتدیوں کو اور امام کو کس وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ ایک مولوی صاحب نے حی علی الفلاح کے وقت مقتدیوں کے کھڑے ہونے کو مستحب فرمایا ہے؟

جواب: نماز کے آداب میں سے فقہاء نے لکھا ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب کھڑے ہوجائیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر پہلے سے مقتدی کھڑے ہو جاویں تو کچھ کچھ اعتراض نہیں ہے کیونکہ ترک استحباب اور ترک ادب پر کچھ طعن نہیں ہوسکتا۔ البتہ بہتر یہی ہے جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے اور در مختار میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر امام آگے کی طرف سے یعنی سامنے سے آوے تو جس وقت امام پر نظر پڑے مقتدی کھڑے ہو جاویں۔ بہرحال اس میں ہر طرح وسعت ہے۔ مگر اتباع تصریحات فقہاء کا اولیٰ وافضل ہے[۳] فقط

[۱] والاقامة کالاذان فیما مر (الدر المختار ...) ... احکام الاذان العشرة المذکورة فی المتن ... الدر المختار باب الاذان ...
[۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب صفة الصلاة آداب الصلاة ...
[۳] والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح ... ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ ... الدر المختار علی ھامش رد المحتار آداب الصلاة ...

☆ کیا اب بھی "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے والوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاؤ گے؟

دیوبندیوں کی مستند کتاب میں ہے کہ جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے تو امام اور مقتدی کھڑے ہو جائیں

مسائل امامت

(مکمل و مدلل)

امام اور امامت نماز سے متعلق مسائل و احکام کا جامع مجموعہ
حضرات مفتیان کرام دارالعلوم دیوبند کی تصدیق و تائید کے ساتھ

مؤلف
مولانا مفتی محمد رفعت قاسمی

مکتبہ مدنیہ

اردو بازار لاہور فون

امام و مقتدیوں کو کب کھڑا ہونا چاہئے؟

اگر امام پہلے سے مصلے سے قریب ہے تو جب مکبر (یعنی تکبیر کہنے والا) حی علی الصلوٰۃ کہے، امام صاحب اور مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور اگر امام صاحب صفوف کی طرف سے آئیں تو جس صف پر امام پہنچتا جائے اس صف کے نمازی کھڑے ہوتے جائیں، یہاں تک کہ جب امام مصلے پر پہنچے تو سب کھڑے ہو چکے ہوں۔

اگر امام صاحب سامنے سے آئیں تو جیسے ہی امام پر نظر پڑے سب نمازی کھڑے ہو جائیں، مصلے تک پہنچنے کا انتظار نہ کریں۔

پہلی صورت میں حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کو لکھا گیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد نہ بیٹھا رہے (مثلاً کوئی شخص تسبیح پڑھ رہا ہے اور ختم ہونے سے پہلے تکبیر شروع ہو گئی تو وہ مکبر کے حی علی الصلوٰۃ پر پہنچنے تک اگر پوری کر سکے تو پوری کرلے، اس کے بعد نہ بیٹھا رہے) پس اگر شروع اقامت ہی کے وقت کھڑا ہو جائے تب بھی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ۱۸۱)

اصل یہ ہے کہ جس وقت مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ لیکن احادیث میں صفیں سیدھی کرنے کی نیز درمیان میں جگہ نہ چھوڑنے کی بہت تاکید آئی ہے اور عام طور پر لوگ مسائل سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے تکبیر شروع ہونے سے پہلے ہی صفیں سیدھی کر لی جائیں، بلکہ تکبیر بھی سب سکون سے سن سکیں، اور اس وقت کسی قسم کا شور نہ ہو۔
(فتاویٰ محمودیہ ۳۴۳)

☆ دیوبندی مولوی کتنی ہی وضاحتیں کرلیں وہ "حی علی الصلوٰۃ" پر کھڑا ہونے کو بدعت ثابت نہیں کر سکتے

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے شبِ برأت کے اعمال میں غسل، رات کے نوافل، شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنے کی تعلیم دی

شب برأت کے فضائل و احکام ٣١

دستور العمل برائے شب برأت

☆ ... اس مبارک شب میں عبادت کرنے اور ذکر و تلاوت کرنے کیلئے غسل کر لینا مستحب ہے۔
☆ ... عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کریں۔
☆ ... جتنا سہولت اور آسانی سے ممکن ہو اس رات کو نوافل اور ذکر و تلاوت میں گزاریں۔
☆ ... کوئی شخص منکرات سے بچتے ہوئے قبرستان جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔
☆ ... صحت و عافیت، رزق، مغفرت اور جملہ مقاصد حسنہ کے لئے خوب دعا کریں۔
☆ ... شعبان کی پندرہ تاریخ کا روزہ رکھیں۔
☆ ... جن گناہوں کی نحوست اس مبارک رات کی برکات سے محروم کر دیتی ہے ان سے مکمل پرہیز اور صدق دل سے توبہ کریں، ان کی تفصیل پچھلی حدیث میں گزری، اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ و استغفار کریں۔

قابل توجہ

واضح ہو کہ اس رات میں نوافل پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں ہے، عام نوافل جس طرح پڑھے جاتے ہیں، اسی طرح اس شب میں پڑھنے چاہئیں، نوافل پڑھنے کے جو خاص خاص طریقے عوام میں رائج ہیں اور ان کے عجیب و غریب فضائل اور فوائد بیان کیے جاتے ہیں، وہ سب گھڑت اور اپنے ایجاد کردہ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

البلاغ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول: مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی، مولانا راحت علی ہاشمی

☆ جبکہ دوسری جانب مساجد دیوبند شب برأت میں عشاء کے بعد فوراً بند کر دی جاتی ہیں، آخر دیوبندی فرقے میں اتنی منافقت کیوں؟

جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان

ماہنامہ حق نوائے احتشام

MAKTABA-E-EHTISHAMIA

جلد نمبر ۱۰ شمارہ ۱۲ـ۱ سلسلہ نمبر ۸۹ـ۹۰ ذوالحجۃ الحرام/محرم الحرام ۱۴۲۸ـ۲۹ھ جنوری و فروری 2008ء

حج و حرمین نمبر

اکاؤنٹ نمبر: 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان

تاج کمپلیکس برانچ کراچی

خط و کتابت کے لیے

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

پوسٹ بکس نمبر: 8552 صدر 74400 کراچی

فون UNA- 021-111-1960-91

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر منتظم

مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر

جناب سید فہیم الحسن تھانوی

قیمت فی پرچہ: 15 روپے

سالانہ زرتعاون: 150 روپے

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک

امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، برما، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر

سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ اللہ نے چھ کے طفیل چھ لاکھ افراد کا حج قبول فرمایا

(83) ماہنامہ ... ذوالحجہ، محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری و فروری 2008ء

لقب پڑ گیا ہے۔ انہی کے بارے میں مقولہ مشہور ہے: "ما فہم القرآن الا الاعرجان، اخلفتا ابن زمخشر و تلاہما ابن جرجان" یعنی دو لنگڑوں کے علاوہ کسی اور نے قرآن نہیں سمجھا، ایک علامہ جار اللہ زمخشری اور ایک شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں۔

اس قسم کے واقعات کتب تاریخ وحدیث میں بہت ہیں، بطور نمونہ صرف چند واقعات پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)

چھ کے طفیل میں چھ لاکھ کا حج قبول

علی بن موفق کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شب میں منیٰ کی مسجد میں ذرا سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس میں پہنے ہوئے آسمان سے اترے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں تو اس پوچھنے والے نے خود ہی کہا کہ چھ لاکھ آدمی ہیں۔ اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ اس نے خود ہی بتایا کہ ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا۔ یہ کہہ کر دونوں آسمان کی طرف چلے گئے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بہت سخت فکر و غم سوار ہو گیا، خود اپنے بارہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ چھ آدمی کل ہیں جن کا حج قبول ہوا۔ میں بھلا ان میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اس کے بعد عرفات سے واپسی پر بھی میں مجمع کو دیکھ رہا تھا اور سخت فکر میں تھا کہ اتنا بڑا مجمع اور اس میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے۔ مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی دو فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال و جواب جو اوپر گزرے آپس میں کئے۔ اس کے بعد اس فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس میں کیا حکم فرمایا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ تو اس نے کہا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان چھ میں سے ہر ایک کے طفیل میں ایک ایک لاکھ کا حج قبول کر لیا جائے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ پھر جو میری آنکھ کھلی تو مجھے اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ (فضائل حج سے ماخوذ)

سید رفاعی کے لئے روضۂ اقدس سے ظہورِ دستِ مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعی بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ/ اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ/ ستمبر 1182ء نے 555ھ/ 1160ء میں مکہ و مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضہ سے فراغت پائی تو آپ نے جدِ اعلیٰ صاحبِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مشتاقانہ چلے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا اتار دیا۔ ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے پاس مواجہ شریف میں تنکبہ ہو کر کھڑے عرض پرداز ہوئے: "السلام علیک یا جدی" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "وعلیک السلام یا ولدی" اے بیٹے! تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جواب گرامی پر آپ کو وجد آ گیا۔ آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا — تقبل الارض عنی وہی نائبتی
وہذہ دولۃ الاشباح قد حضرت — فامدد یمینک کی تحظی بہا شفتی

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا تاکہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل

☆ سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں ننگے پیر چلتے تھے

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ قبر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہاتھ ظاہر ہوا، شیخ کبیر نے بوسہ دیا

(94) ماہنامہ دو ماہی الفطار۔22 ؛ ذوالحجہ ۔محرم ۱۴۲۸، ۲۹ھ / جنوری ، فروری 2008ء

کہ اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دست مبارک عنایت فرمایئے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہو گئی۔ یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے نوے ہزار حاضرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر، صوفیاء اور علماء بالخصوص حضرت جد ی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو تسلیم کرا حتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا۔ انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود ہو گئے۔" (حضرت رفاعی ارشادات میں بحوالہ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرہ حضرت رفاعی از سید صدیق شاہ عرف چاند پاشاہ)

شیخ جامی اور عشق رسول کی وجہ سے نعت خوانی و گرفتاری

صاحب نفحات الانس و شرح جامی مولانا عبدالرحمٰن جامی (مولود 23 شعبان المعظم 817ھ / 1419ء ، متوفی 18 محرم 898ھ / 1600ء) تصوف اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ ان کی شاعری میں ان کا یہ عشق صاف دکھائی دیتا ہے درج ذیل اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

نسیما جانب بطحا گذر کن	ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن

ترجمہ: اے نسیم بہاری تو بطحا کی جانب گزر کر اور میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے احوال سے آگاہ کر۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دین کی خدمت اور خلق خدا کی منفعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ 867ھ میں ان کو خیال پیدا ہوا کہ جامی تم نے پچاس سال کی زندگی محبوب کے کوچہ سے دور رہ کر گزار دی۔ اس خیال کا آنا تھا کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اور تیز ہو گیا۔ ذوق و شوق انتہا کو پہنچا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کے دوست کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس زمانے میں سفر حج بڑے خطروں سے بھرا ہوتا تھا۔ یہ بغیر کچھ پرواہ کئے چند رفیقوں کے ساتھ خراسان سے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے نیشاپور، بسطام، سمنان، قزوین، ہمدان ہوتے ہوئے بغداد پہنچے، چند دن بغداد میں قیام کرنا پڑا۔ لیکن ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق و اشتیاق میں بے چینی سے کٹتا۔ ایک دن دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے اس ذوق و شوق کا اظہار اس طرح کرنے لگے۔

ہر کنار دجلہ ام افتادہ دور از خانماں	خز در دیدہ دجلہ خوں در کنار من رواں
پا برون کے کردمے بر خاک بغداد از رکاب	گر نہ پیچیدے ہوائے شیر ہم این سو عناں

یعنی میں گھر سے دور دریائے دجلہ کے کنارے آ پڑا ہوں۔ اور میری دونوں آنکھوں سے خون کا دجلہ بہہ رہا ہے۔ میں بغداد کی زمین پر اپنی رکاب سے پاؤں کیوں نکالتا اگر یثرب (مدینہ سے آنے والی ہوا نے میری سواری کی لگام اس سمت نہ موڑی ہوتی) اس کے بعد ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا، اور کوچہ محبوب کی طرف روانہ ہو گئے مدینہ کا سفر اختیار کرنے

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ
امام جامی نے حضور ﷺ کو یارسول اللہ، یاشفیع المذنبین ﷺ کہہ کر پکارا

(95) ماہنامہ دو ماہی الفطار حق و ترجمہ نمبر ● ذوالحجہ ۔ محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری، فروری 2008ء

میں ان کے ذوق و شوق کا اظہار ان اشعار سے ہوتا ہے جو انہوں نے بادہ ... روانگی کے وقت تحریر فرمائے۔

محمل رحلت بہ بند اے ساربان کز شوق یار — میکشد ہر دم بر دم قطرہ ہائے خون قطار
زد ترآہنگ رہ کن کاز زولے اومرا — بردہ است از سینہ صبر دیدہ خواب از دل قرار

اے ساربان! تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کے لئے محمل کس لے کیونکہ میری آنکھوں سے محبوب کی فرقت میں میرے چہرے پر خون کی قطاریں بہہ رہی ہیں۔ جلدی سفر تیز کرنے کا گیت (حدی) شروع کر کیونکہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تشنگی اس قدر شدید ہے کہ میرا سینہ صبر سے، میری آنکھیں نیند سے اور میرا دل قرار سے محروم ہے۔

دو مہینے کی دشوار گزار مسافت طے کر کے یہاں مقام پر پہنچ گئے جس کے نظارے کا اشتیاق برسوں سے دل میں لئے پھرتے تھے جس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں منتظر اور دل بیتاب تھا۔ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اب نظروں کے سامنے تھا۔ روضۂ اطہر کی زیارت سے جو سوز و گداز کی کیفیت ان کے دل پر طاری ہوئی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمانے لگے۔

<u>یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام</u> — <u>بر درت ایں بارہا پشت دو تاہ آوردہ ام</u>
چشم رحمت بر کشا موئے سفید من نگر — گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
عجز و بے خویشی و درویشی و درد — ایں ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

اے گنہگاروں کے شفاعت فرمانے والے! میں گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر حاضر ہوا ہوں وجب کہ گناہوں کے اس بوجھ سے میری کمر دوہری ہوگئی ہے۔ اپنی رحمت کی آنکھ کھولئے اور میرے ان سفید بالوں کو دیکھئے۔ اگرچہ میں شرمندگی سے کالا منہ لے کر آیا ہوں میرا آپ کے لئے جو عشق کا دعویٰ ہے اس کے گواہ کے طور پر عشق ... کو لے کر حاضر ہوا ہوں پھر فرمایا

<u>یارسول اللہ ﷺ نمی گویم کہ مہمان تو ام</u> — <u>یا الہٰی طعمہ جو از ریزہ خوان تو ام</u>
بہ لب افتادہ زبان گر گیں سگے ام تشنہ جان — آرزو مندی نمے از بحر احسان تو ام
گرنہ دارم افسر شاہی بسر ایں بسکہ ہست — گردن تسلیم زیر طوق فرمان تو ام

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ نہیں کہتا کہ میں آپ کا مہمان ہوں۔ یا آپ کے دسترخوان سے گرے ہوئے لقمہ کا خواستگار ہوں۔ میں تو اس کتے کی طرح ہوں جو پیاس سے زبان نکالے ہانپ رہا ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کے سمندر سے ذرا سی نمی کا آرزومند ہوں۔ میرے سر پر شاہی تاج نہ سہی میری گردن تسلیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق میرے لئے کافی ہے۔

یہ سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کی گلیوں کا نظارہ کرتا ہے تو چپے چپے پر جمالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرتا ہے مدینہ کا ایک ایک سنگریزہ اس کو لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی لگتا ہے۔ یہاں کے درو دیوار کو چومتا ہے گلی کوچوں کی خاک آنکھوں میں لگاتا ہے اور کہتا ہے۔

ایں زمینے ست کہ سر منزل جاناں بودہ است — مطرح نور رخ آں مہ تاباں بودہ است

دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اب بھی حضور ﷺ حرمین کے اردگرد کے حالات سے واقف ہیں

(182) ماہنامہ دوماہی انتظار حق و ترمیم نمبر ● ذوالحجہ۔ محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری فروری 2008ء

خوب دل کھول کر اپنے اور ملک وملت کے لئے دعائیں مانگیں۔

کعبۃ اللہ پر قبضہ اور اشارۂ غیبی کے تحت پاک فوج کی سعودیہ عرب آمد

ویسے تو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان شروع ہی سے مثالی تعلق اور گہری دوستی ہے، جس کی تفصیل الگ عنوان کے تحت ہے، البتہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاک فوج کا استعمال بے حد خوش آئند بات ہے۔ اس کا باقاعدہ آغاز یوں ہوا کہ ذوالحجہ 1399ھ/22 نومبر 1979ء کے لگ بھگ (اختتام صدی اور آغاز صدی) میں کچھ سعودی شہریوں نے حرم پاک کے اندر گھس کر حرم پاک کے دروازے مقفل کر دیئے زائرین کو یرغمال بنالیا اور سعودی حکومت کے سامنے چند مطالبات پیش کئے وہ مطالبات کیا ہیں؟ اور یہ اقدام کس نوعیت کا ہے؟ اس سے قطع نظر حرم پاک کو ان حضرات سے خالی کروانا اور زائرین کو بازیاب کروانا سعودی حکومت کے بس کی بات نہیں تھی وہاں گولیاں چلا کر یا بم گرا کر حرم پاک کو خالی کرانا مسئلے کا حل نہ تھا کیونکہ اس میں خون خرابہ بھی ہوتا اور حرم پاک میں توڑ پھوڑ ہونے کی بناء پر تقدس پامال ہوتا۔ اس نازک وقت میں پاکستانی فوج وہاں پہنچی حرم پاک کے اندر پانی بھر دیا اور کرنٹ چھوڑ دیا اس حکمت عملی کو اپنانے کی وجہ سے یرغمالیوں کو حرم پاک خالی کرنا پڑا۔ بعد میں سعودی حکومت نے ان سب کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد پاک فوج حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے بھیجی گئی تھی، یہ پاک فوج اشارۂ غیبی اور مشیت ایزدی کے تحت بھیجی گئی تھی، مؤرخین کے مطابق ایک مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندوی روضۂ اطہر کے قریب بین النوم والیقظہ کی حالت میں تھے کہ حضورؐ کا دیدار نصیب ہوا حضورؐ نے پوچھا کہ حرمین کے اردگرد یہودیوں نے جال بچھا رکھے ہیں اس کے توڑ اور میری حفاظت کی خاطر ضیاء الحق نے کیا کیا؟ اسی طرح تین مرتبہ ہوا اس کے بعد علامہ ندوی ایمرجنسی میں پاکستان آئے اور پاکستان آ کر پتہ چلا کہ جنرل ضیاء الحق عمرے پر گئے ہوئے ہیں علامہ ندوی پھر دوبارہ سعودیہ چلے گئے اور وہیں جنرل ضیاء کو حضور ﷺ کا پیغام پہنچایا۔

جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ علامہ ندوی صاحبؒ اگر خواب میں دوبارہ حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہو جائے اور حضور ﷺ دوبارہ یہ پوچھیں کہ ضیاء الحق نے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے کیا اقدامات کئے تو میری طرف سے سلام کے بعد یہ پیغام پہنچا دیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاکستان کا ایک ایک فوجی کٹ مرے گا۔ اس کے بعد آرمی کے تقریباً دو بریگیڈ سعودی عرب بھیجے گئے، 1981ء میں پرانی نفری کی جگہ نئی نفری بھیجی گئی، 1987ء میں یہ سلسلہ ختم ہوا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اوپر جو شان ورود بیان کیا گیا وہ سچ ہے یا غلط تاہم حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے پاک فوج بھیجنا اچھا اقدام ہے جو قابل تحسین ہے۔

اولیات مسجد حرم

○ عبدالمطلب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں کعبۃ اللہ میں سونے کے دو ہرن رکھے تھے۔ (نور العینین مع الھامش از شیخ محمد خضری بک، تاریخ حرمین شریفین، تاریخ ازرقی)

○ ولید بن عبدالملک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں کعبہ کو سونے سے مزین کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سنگ مرمر سے کعبۃ اللہ کا فرش بنایا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں نقش و نگار کیا۔ (تاریخ حرمین شریفین صفحہ 86)

○ عقبہ بن الازرق بن عمرو الغسانی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے طائفین کی سہولت کے لئے روشنی کا انتظام کیا ان کا گھر بیت

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں مقام ولادت رسول ﷺ کو مقدس مقام تسلیم کرلیا

(168) ماہنامہ الخیر ملتان ۔۔۔ و توحید نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۱۴۲۸ ۔۲۹ھ/جنوری وفروری 2008ء

نشان ثبت کیے قدرت خداوندی سے وہاں زم زم کا ایسا چشمہ پھوٹا جو رہتی دنیا تک تشنگی فرو کرتا رہے گا۔ یہ رب تبارک کی ایک ایسی نعمت ہے جس پر مکہ معظمہ ہمیشہ نازاں و شاداں رہے گا۔ (ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان فروری 2004ء)

مطاف سے نیچے کی طرف بیئر زم زم میں جانے کے لیے سب سے پہلے 1379ھ/1959ء میں راستہ بنایا گیا ہے۔ (المسر والتاریخی لمقام ابراہیم ، تاریخ العرب والقدس) سعودی حکمران سلطان خالد (مدت حکومت 13 ربیع الاول 1395ھ/ 25 مارچ 1975ء تا شعبان 1402ھ/ 1982ء) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے 17 جمادی الاولی 1399ھ/ 1978ء کو انجینئر یحیٰی کوشک کے ذریعہ آب زم زم کی صفائی کی اور تصویر اتاری۔ (ہمدرد نونہال 1991ء۔ تاریخ العرب والقدس)

مکۃ المکرمہ اور اس کے اردگرد چند مقدس مقامات

(۱) **مولد النبی ﷺ:** یہ وہ مقام ہے جہاں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جو محلہ "قشاشیہ" میں سوق الیل نامی گلی میں واقع ہے قریبی بڑی سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے۔ یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کردی ہے اندر قالین بچھا ہوا ہے اور کسی کو جوتا اندر لے جانے کی اجازت نہیں، صفا اور مروہ سے باہر کھڑے ہوکر پہاڑی کی جانب دیکھیں تو پیلے رنگ کا چھوٹا سا مکان نظر آئے گا، یہی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۲) **بیت ابو بکر ؓ:** محلہ مسفلہ زقاق صواغین (زرگروں کی گلی) میں واقع ہے۔ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین شامل ہیں بھی اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہی مقام ہجرت ہے۔ اب وہاں مسجد بنادی گئی ہے۔

(۳) **جنت المعلیٰ:** مکہ کرمہ کا قدیم قبرستان ہے۔ دو حاطوں میں واقع ہے۔ اس مقدس قبرستان میں ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ، حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر الصدیقؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا جناب ابو طالب، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت محمد قاسم بن رسول اللہ کے مزارات ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار تابعین اور اولیائے عظام مدفون ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصے کردیے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔

(۴) **جبل نور:** اس کو کوہ حرا بھی کہتے ہیں۔ جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں مکہ سے تقریباً تین میل دور ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کو فاران کی چوٹی بھی کہتے ہیں۔

(۵) **جبل ثور ۔ غار حرا:** مکہ کرمہ سے تقریباً تین چار میل دور وہ پہاڑی ہے جس کے ایک غار (بنام غار حرا) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اور غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تنا تھا۔ اس پر چڑھنا بہت خطرناک ہے اس لیے سعودی حکومت نے ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ بلندی تقریباً ڈیڑھ میل ہے۔

(۶) **جبل ابو قبیس:** یہ پہاڑ حرم شریف کے جنوب میں کوہ صفا کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ مورخین

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا کہ انبیاء کرام قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں

(187) ماہنامہ دو ماہی اعظم ۔ ختم و توحید نمبر ● ذوالحجہ ۔ محرم ۲۹۔۱۴۲۸ھ / جنوری فروری 2008ء

○ بخاری شریف کی روایت میں اہل مدینہ کو ایذا دینے کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کی سازش کرے گا وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

○ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھے وہ یہیں مرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں وفات پائے گا، میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مقدس بستی وباؤں اور دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گی اور اس کے دروازوں پر فرشتے حفاظت کے لئے مقرر رہیں گے۔ (مسلم ج:1،ص:444)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو مدینہ کی وادی کی سات کھجوریں کھائے تو شام تک انہیں کوئی نقصان دہ چیز اثر نہ کرے گی۔ (متفق علیہ)

○ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے مکۃ المکرمہ کو حرام قرار دیا یعنی بعض مباح امور یہاں حرام ہیں اور میں مدینہ منورہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔ یہاں کسی کا خون بہانا، اسلحہ اٹھانا اور درخت وغیرہ کاٹنا حرام ہے۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں حرمت مکہ اور حرمت مدینہ میں فرق ہے۔ (عینی ج:5،ص:370) مزید تفصیل کے لئے شیخ نورالدین سمہودیؒ کی کتاب "وفا الوفا" ج:1،ص:73 تا 79 ملاحظہ ہو۔

فضائل زیارت روضۂ اقدس و مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

○ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے سوا اور مسجد الحرام کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" (مسلم، احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان)

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے، مسجد الحرام، [illegible] اور مسجد اقصیٰ"

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بزار اور دار قطنی)

○ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص میری زیارت کو آئے اس طرح کہ اس کا مقصد میری زیارت کے سوا کچھ اور نہ ہو تو مجھ پر یہ حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے انتقال کے بعد تو ایسا ہے کہ جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔ (دار قطنی اور بیہقی)

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بالقصد میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا اور جس نے مدینہ میں سکونت اختیار کرلی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (بیہقی)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

بعض آئمہ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کو قریب واجب قرار دیا ہے۔

○ جذب القلوب میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مسلک اس طرح منقول ہے "زیارت آنحضرت نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات است و کہ مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات"

○ امام قاضی عیاض مالکیؒ نے شفاء شریف میں امام ابو عمروؒ سے نقل فرمایا "قبر اقدس کی طرف سفر کرکے جانا واجب ہے۔"

صرف درودِ ابراہیمی کی رٹ لگانے والے ان صیغوں کے ساتھ درود وسلام کو احادیث سے ثابت کر کے دکھائیں

(185) ماہنامہ دو ماہی ۔ اختتام 22 و توحید نمبر ● ذوالحجہ ۔ محرم ۱۴۲۸۔۲۹ھ / جنوری فروری 2008ء

○ جذب القلوب میں ہے "صاحب مواہب گفتہ این ظاہر است در حرمت ترک زیارت زیرا کہ وے جفا فرمودہ دوست وجفا از لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالہ جفا آں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔"

○ امام قسطلانی فرماتے ہیں "بالجملہ باوجود قدرت جو ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدسؐ پر جفا کی اور حضورؐ کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔"

○ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خبردار ہو حضور اقدسؐ نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو غور کرے تو تجھے اپنے اوپر ہلاکت و بدانجامی کا خوف ہونے لگے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف فرمادیا کہ ترک زیارت جفا ہے۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (ابن عدی) مزید تفصیل کے لئے شیخ نورالدین سمہودی کی کتاب "وفا الوفا" ملاحظہ ہو۔

روضۂ اقدسؐ پر حاضری کی دعا

نوٹ: مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضۂ اقدس ہیں، جب حجاج کرام روضۂ اقدسؐ کے سامنے حاضر ہو جائیں تو خوب عاجزی و انکساری کے ساتھ درج ذیل درود وسلام پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ۔ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

وَمَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذَنْبِیْ ۔ وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِیْرًا

بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَكْرِ الصِّدِّیْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ

اجساد رسولؐ و ابو بکرؓ و عمرؓ کی بے حرمتی کی ناتمام کوششیں

یہود و نصاریٰ اور دشمنانِ اسلام نے عہد نبوت میں بھی حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کو ایذائیں دیں اور بعد الانتقال بھی جسد اطہرؐ کو نکال کر غائب کرنے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کے اجساد مبارک کو روضۂ اقدس سے لے جانے کی متعدد مرتبہ کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کوشش ناکام بنادی اور مجرمین کو عبرتناک سزائیں دیں۔ ایسے ہی چند واقعات بطور نمونۂ عبرت پیش خدمت ہیں۔

روضۂ اطہر سے جسم اطہر کو نکالنے کی یہودی سازش

یہ واقعہ 557ھ / 1162ء میں رونما ہوا۔ ایک رات جب کہ ملک العادل نورالدین زنگی (مولود 511ھ / 1118ء متوفی 569ھ / 1174ء) سو رہے تھے، انہیں خواب میں سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ اس وقت

بعد از وصال حضور ﷺ شرپسندوں کے شر پر خبردار ہیں

(189) ماہنامہ [illegible] توحید نمبر ● ذوالحجہ۔ محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری و فروری 2008ء

آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ آپ ﷺ نے نورالدین زنگی کو مخاطب کر کے کہا "نورالدین! یہ دو آدمی ہمیں ستا رہے ہیں، ان کے شر کا خاتمہ کر دے۔"

نورالدین زنگی اسی وقت بیدار ہو گئے، وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو گئے۔ انہوں نے دوبارہ خواب میں وہی کچھ دیکھا، پھر دوبارہ اٹھے، وضو کیا اور نفل ادا کئے۔ پھر لیٹنے کے بعد انہوں نے تیسری بار پھر وہی خواب دیکھا۔ اب کی بار انہوں نے دشمنانِ رسول کو نہایت گہری نظر سے دیکھا اور ان کی تمام شناختیں اچھی طرح ذہن میں محفوظ کر لیں۔ اب انہوں نے جان لیا کہ ہو نہ ہو مدینہ منورہ میں کوئی امر غریب پیدا ہوا ہے، جس کی سرکوبی اس کا فرض ہے، لہٰذا جب وہ تیسری بار بیدار ہوا تو آمادہ عمل تھا۔

اس نے اپنے وزیر جمال الدین کو طلب کیا اور مدینہ منورہ ﷺ کے لئے تیاری کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تیاریاں مکمل ہونے پر یہ تاریخ ساز سلطان مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا اور دو ہفتوں میں وہاں پہنچ گیا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے بعد انہوں نے وہاں کے حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی فرد بھی اس سے بالاتر نہ سمجھا جائے اور اس کے لئے جملہ تدابیر بروئے کار لائی جائیں، چنانچہ تمام تدابیر آزمائی گئیں، اہل مدینہ سے ملاقاتیں کی گئیں، دعوتیں ہوئیں، انعامات کی بارش ہوئی مگر سلطان کو مطلوبہ نا ہنجار شکل دکھائی نہ دیئے۔ آخر ایک دن سلطان نے حکام مدینہ سے دریافت کیا "کیا کوئی ایسا شخص رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو؟" جواب ملا ایسا تو کوئی نہیں رہ گیا، البتہ دو مغربی کہ نہایت ہی درویش، عابد اور عفیف ہیں، اپنے حجرے میں ہی رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور لوگوں سے میل جول سے ہر طرح گریز کرتے ہیں۔

سلطان نے سختی کے ساتھ انہیں حاضر کرنے کا حکم دیا اور پھر جیسے ہی وہ سلطان کے روبرو لائے گئے، اس نے چشم زدن میں شناخت کر لیا کہ مطلوبہ اشرار تو یہی ہیں۔ سلطان نے انہیں بحیثیت مجرمین کے شناخت کیا، مگر رائے عامہ کا اصرار تھا کہ یہ درویش ہیں اور بے ضرر ہیں۔ سلطان بلا توقف انہیں ساتھ لے کر ان کے حجرے میں پہنچ گئے۔ انہیں حجرے کے باہر کھڑا کر کے خود اندر گئے، کہتے ہیں وہاں سلطان کو ایک طاقچے پر قرآن حکیم کا ایک نسخہ ملا، کچھ پند و نصائح کی کتابیں ملیں۔ ایک طرف مال کا ڈھیر ملا، جسے وہ فقرائے مدینہ پر صرف کیا کرتے تھے۔ سلطان تو کمرے میں کچھ تلاش کر رہا تھا، آخر اس نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائیاں اٹھائیں اور فرش کا چپہ چپہ غور سے دیکھا۔ ایک سل اپنی جگہ سے اکھڑی ہوئی اپنی داستان اپنی زبان سے سنا رہی تھی۔ یہ سل اٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سرنگ کا سرا آغاز ہے اور اس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ رہا تھا۔

ایک روایت کے مطابق روضۂ اطہر میں نقب لگانے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد مبارک تک پہنچ چکے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا پاؤں نظر آ رہا تھا۔ نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ جب یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد باہر نکلے تو ان کی زبان پر ایک ہی جملہ رواں تھا "آقائے نامدار ﷺ نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا۔"

درویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لئے گئے۔ تحقیق پر یہ راز منکشف ہوا کہ دونوں یہودی تھے اور روضۂ اطہر سے بذریعہ سرنگ آنحضرت ﷺ کے جسد مبارک نکال کر لے جانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے۔ دن بھر حجرے میں عبادت کرتے اور رات کے وقت سرنگ کھودنے کا کام کرتے اور مٹی کو مشکیزوں میں بھر کر پھینک آتے۔ نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قتل کروا دیا۔ اور ان کی لاشوں کو نذرِ آتش کر دیا، اور روضۂ اطہر کے اردگرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا کر

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے سے ثبوت، روضۂ اطہر کی توہین و بے ادبی ہلاکت ہے

(190) ماہنامہ دو ماہی الفطار... و ترمیم نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۲۹۔۱۴۲۸ھ/جنوری و فروری 2008ء

روضۂ اقدس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ (جذب القلوب۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ ص:۱۸۳، ۱۸۵۔ نور علی نور اکتوبر 2002ء۔ اسلام کراچی 10 محرم الحرام 1427ھ)

روضۂ اطہر پر پیشاب کی کوشش کرنے والا ہلاک

ولید بن عبدالملک اموی خلیفہ نے اپنے عہد حکومت میں روم کے عیسائی بادشاہ کی طرف خط لکھا کہ ہم سرورِ کائنات کی مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں اس لئے کچھ کاریگر اور سنگ مرمر بھیج کر ہماری امداد کرو۔ چنانچہ اس نے کچھ سنگ مرمر اور بیس سے زائد کاریگر اور اسی ہزار دینار کی رقم ارسال کی۔ بعض روایات میں کاریگروں اور نقدی کی رقم میں کم و بیش کا ذکر بھی آیا ہے۔

جب مذکورہ رقم اور کاریگر وہاں پہنچ گئے تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے 91ھ/709ء میں حضور کی ازواج مطہرات کے حجروں کو منہدم کر کے مسجد میں داخل کر دیا اور معماروں اور مزدوروں کو مسجد کی تعمیر پر لگایا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مسلمان معمار کچھ آرام کرنے کے لئے مسجد سے باہر بیٹھ گئے اور صرف چند عیسائی معمار مسجد میں رہ گئے۔ ان میں سے ایک خبیث کہنے لگا کہ میں مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کرتا ہوں اس کے ساتھیوں نے اسے روکا اور کہا یہ بات نامناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کریں۔ لیکن وہ خبیث اپنی ضد پر اڑا رہا اور اپنے ناپاک عزم سے باز نہ آیا۔ چنانچہ جب اس نے قبر پر آنے کا ارادہ کیا تو اسے غیبی طاقت نے ٹانگوں سے پکڑ کر سر کے بل اٹھا کر کے زمین پر پھینک دیا۔ جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور ہلاک ہو گیا اس واقعہ کو دیکھ کر کئی عیسائی مسلمان ہو گئے۔ (وفاء الوفا جلد:2، ص:519)

گنبد خضرا میں آگ لگنے سے عیسائیوں کی خوشی اور عذاب الٰہی

جب 886ھ/1483ء میں مسجد نبوی پر آسمان سے بجلی گری اور اس سے مسجد کی چھت، منار اور گنبد خضراء کا کچھ حصہ جل گیا تو مسلمانوں کو اس کا بے حد رنج و ملال ہوا۔ لیکن اس کے برعکس عیسائیوں نے اس روز خوشی کے شادیانے بجائے، اور گھر گھر مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ جب روڈس کے عیسائیوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ خوشی میں پھولے نہ سمائے۔ عمدہ اور خوبصورت لباس زیب تن کیا، ناقوس بجائے۔ گویا ان کے لئے یہ عید اور خوشی کا دن تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ حرکت ناگوار گزری اور فوراً اسی دن ایک زلزلۂ عظیم آیا جس سے شہر کی فصیل گر گئی اور بے شمار مکانات زمین بوس ہوئے اور لاکھوں جانیں تلف ہوئیں اور یہ زلزلہ کئی دن تک آتے رہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ وہاں سے منتقل ہونے پر مجبور ہوئے اور پھر باقی ماندہ جو دیواروں وغیرہ کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے ان کی نعشیں کئی روز تک نکالتے رہے۔ (وفاء الوفا جلد:2، ص:639) مزید تفصیل کے لئے تاریخ حرمین شریفین ملاحظہ ہو۔

دیوار مسجد نبوی میں سؤر کی تصویر بنانے والا ہلاک

یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے قدیمی دشمن ہیں۔ ان کی دشمنی ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے اور جو بغض و عناد ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔ انہیں عیسائی معماروں میں سے ایک معمار کو شرارت سوجھی۔ اس نے بیل بوٹے کا کام مسجد میں کرتے ہوئے قبلہ کی دیوار میں پانچ جگہ پر خنزیر کی صورت بنا دی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے، چنانچہ اس کے حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔

اس واقعہ کو دیکھ کر بعض عیسائی کہنے لگے کہ ہم نے تو اس میں جنت کے درختوں کی تصویریں بنائی تھیں۔ مسلمان تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہیں۔ (وفاء الوفا جلد:2، ص:519)

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ کے نام کے ساتھ قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی لکھا

حزب البحر

مناجاتِ مقبول

☆جبکہ دوسری جانب اہلسنت کے قادری، چشتی اور سہروردی لکھنے پر علمائے دیوبند کیوں فتوی لگاتے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے دیوبندیوں کو نصیحت کی کہ اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتے رہیں

مناجاتِ مقبول
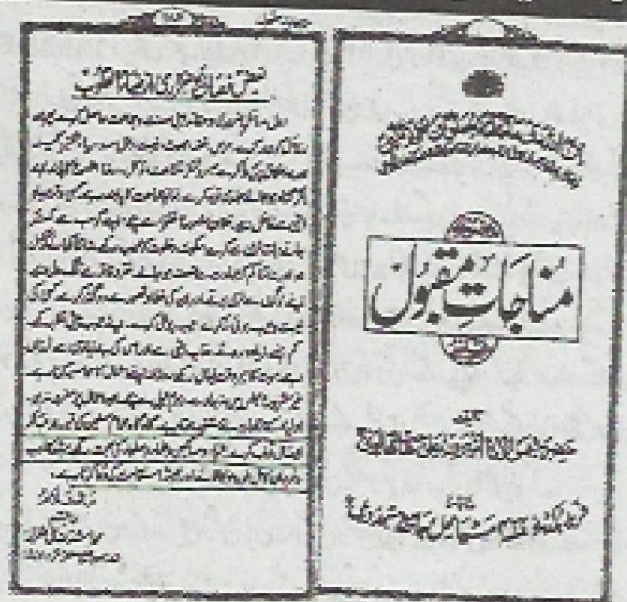
☆سوال: تھانوی صاحب مزارات پر جانے کی نصیحت کرتے ہیں اور علمائے دیوبند مزارات پر حاضری کو شرک کہتے ہیں

کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں قاسم نانوتوی دیوبندی کا شجرہ تحریر کیا جو کہ شجرہ چشتیہ کے نام سے ہے

☆ ہمارا سوال: ہمارے بزرگوں کے شجروں پر بدعت کا فتویٰ لگانے والو اب تھانوی اور نانوتوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجاتِ مقبول میں اللہ کی بارگاہ میں سب کا صدقہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں آلِ رسول کا صدقہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

☆ سوال: جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں غوث وخواجہ اور دیگر بزرگوں کے وسیلے سے دعا کی

مناجاتِ مقبول

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر بزرگوں کے وسیلے کو پکڑنے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں ''اغثنی یارسول اللہ'' کہہ کر حضور ﷺ سے مدد مانگی
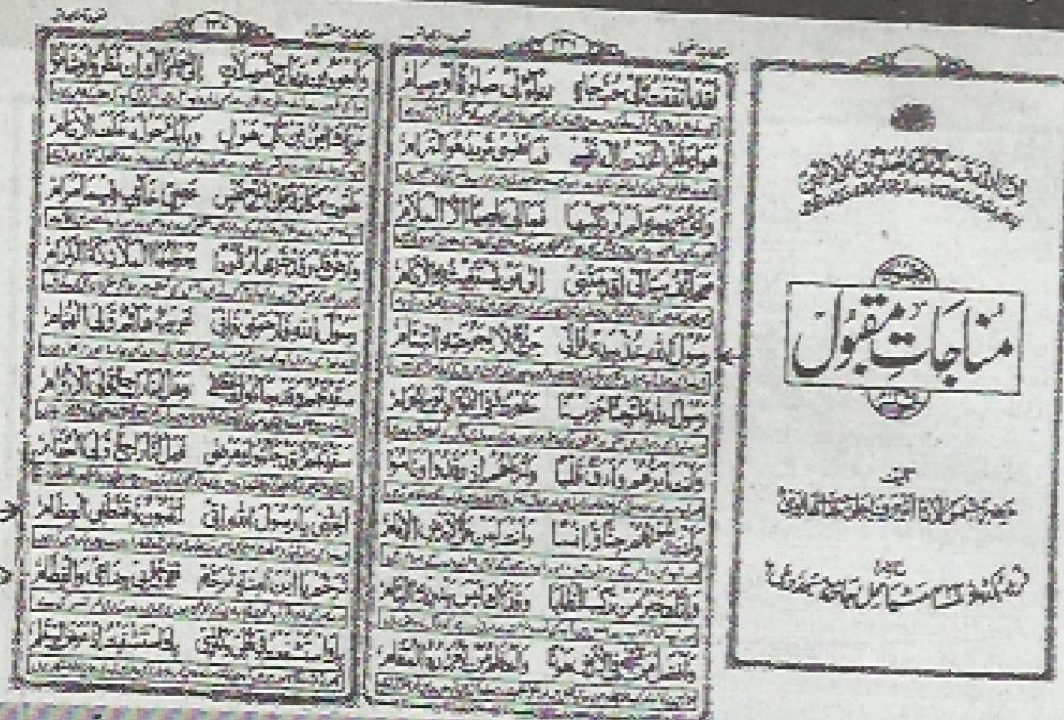
☆ جبکہ دیوبندی مولوی ''یارسول اللہ'' کہنے اور حضور ﷺ سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اللہ تعالیٰ سے انبیاء کرام کا صدقہ مانگا

☆ سوال، جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کہنے کو جہالت وحماقت لکھا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہلِ سنّت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
قائد جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (دار الافتاء) پاکستان
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۵

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابۂ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنیکا طریقہ تھا یا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اسطرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے۔ **بچو!** ایک غلط بات یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

☆ دیوبندی مفتی کے فتوے کی روشنی میں "یارسول اللہ ﷺ" کہنے والے اشرف علی تھانوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

تھانوی نے لکھا کہ اس شجرہ کا نام شجرہ طیبہ، چشتیہ، صابریہ، قدوسیہ، امدادیہ ہے

☆ شجرہ قادریہ، رضویہ طیبہ پر اعتراض کرنے والے اپنا شجرہ بڑی جرأت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں شیخ محمد دیوبندی کا وسیلہ و طفیل پیش کیا
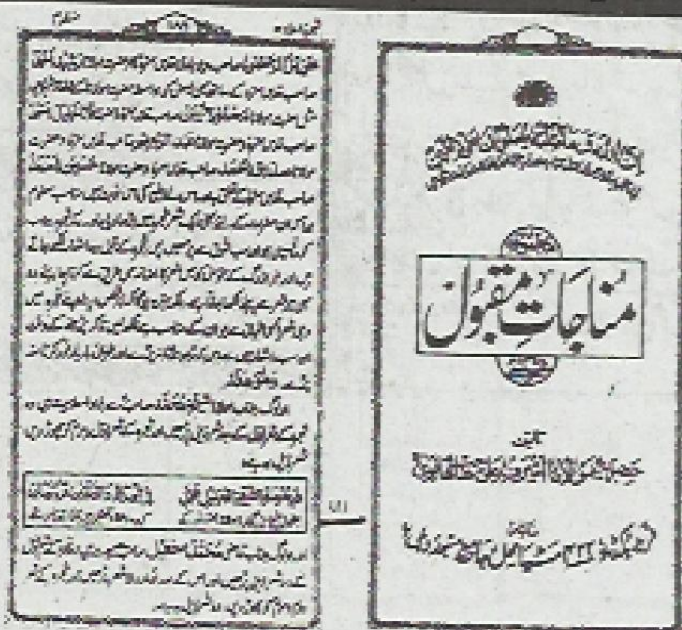
☆ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے وسیلے کو بدعت کہنے والے اپنے مولوی کے وسیلے سے دعا مانگ رہے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنے مرشد کے شجرہ میں بیس مشائخ کا وسیلہ پیش کیا

مُناجاتِ مقبول

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اکابر دیوبند کا وسیلہ پیش کیا

مُناجاتِ مقبول

علمائے دیوبند نے اپنے مرکزی رسالے میں اشرف علی تھانوی کی مناجات مقبول کو انمول شاہکار، عظیم احسان وتحفہ قرار دیا

کتاب "مناجات مقبول" کا تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی کا رسالہ مرقدہ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو بلند پایہ مقام عطا فرمایا وہ سب پر واضح ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ سے بڑے بڑے کام لیے وہاں پر "مناجات مقبول" کتاب کی تالیف بے حد عظیم، انمول شاہکار ہے۔ پوری کائنات میں تمام انسانیت کے لیے تاقیامت عظیم احسان وتحفہ ہے۔ اس کتاب کی تعریف کے لیے ڈھونڈنے سے بھی الفاظ نہیں مل سکتے اور اس کتاب کو پڑھنے کی جو لذت ہے دنیا جہاں کے کسی کونے میں ایسی لذت نہ مل سکے گی کیوں کہ اس میں قرآنی آیات (دعائیں) اور احادیث مبارکہ میں آئی ہوئی تمام چھوٹی بڑی دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ گویا اس چھوٹی سی کتاب میں قرآن بھی ہے اور احادیث مبارکہ بھی ہیں۔

یہ کتاب ہر گھر کی نہیں بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب کی سات منزلیں ساری کی ہیں، ہر منزل پر دن لکھ دیا گیا ہے کہ اس دن یہ منزل پڑھ لی جائے، یہ ضروری نہیں۔ کوئی شخص ایک دن یا دو دن میں ساری کتاب بھی پڑھ سکتا ہے۔ یعنی جس دن کی جو منزل لکھی ہے اسی دن اس منزل کو پڑھنا ضروری نہیں۔ باقاعدہ پڑھ کے دیکھئے اور مزہ آئے تو بتا دیجئے۔

پاکستان کے ہر شہر کے بکسٹور (دینی کتابوں کے ملنے کی جگہوں) سے یہ کتاب "مناجات مقبول" باآسانی مل جاتی ہے۔

ازراہ کرم آج ہی اس کتاب کو کسی فرصت میں خریدیے اور خود بھی پڑھیے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کے لیے دیجئے۔ پڑھنے میں لطف آئے تو مدیر ماہنامہ "علم وعمل" لاہور کے لیے بلا استحقاق بلا حساب بخشش کی دعا فرما دیجئے۔ شکریہ

نوٹ: یہ کتاب چھوٹے بڑے ہر سائز میں مع ترجمہ اور بغیر ترجمہ کے بھی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

ماہنامہ علم وعمل لاہور

شاہ محمد اشرف علی تھانوی

محمد عتیق الرحمٰن

aibneumar@yahoo.com

www.ibin-e-umar.edu.pk

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا گیا کہ معراج کی رات حضور ﷺ نے دیدار الٰہی کا شرف حاصل کیا، جبکہ علمائے دیوبند منبر پر بیٹھ کر دیدار الٰہی کا انکار کرتے ہیں

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے عرب شریف میں صحابہ کرام کے مزارات کی مسماری پر احتجاج نہ کیا بلکہ تھانوی کی قبر کی مسماری پر احتجاج کیا

تھانہ بھون میں قبرستان کی بے حرمتی کا شر انگیز واقعہ

پچھلے دنوں بھارت کے ضلع مظفر نگر کے عالمی شہرت کے حامل مشہور قصبے تھانہ بھون میں ایک متعصب ہندو تنظیم کی طرف سے یہ شر انگیز واقعہ پیش آیا کہ اس قصبے کے قبرستان میں —— جہاں اپنے وقت کے اولیاء اللہ مدفون ہیں اور جہاں حکیم الامت مجدد الملت حکیم مفسر محدث اور فقیہ حضرت مولانا

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مرقد ہے —— مسلمانوں کے خلاف تعصب رکھنے والے اوباش ہندو اس قبرستان میں گھس گئے اور قبروں کو مسمار کر دیا۔

قبروں کی بے حرمتی کے اس سنگین واقعے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح اطراف میں پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چالیس پچاس ہزار مسلمان اس پر احتجاج کرنے کیلئے جمع ہو گئے جو شر پسندوں کی گرفتاری اور ان کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری طیب نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی
"سناؤں ان کو میں حالِ دل کا"

سلام بحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

نبیٔ اکرم شفیعِ اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن، زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ، مزار اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں اُن کو میں حالِ دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

نبیٔ اکرم شفیعِ اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

حسب خواہش حاجی آدم عبداللطیف وبکری والا

☆ ہمارا سوال: جب دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حضور ﷺ بعد از وصال کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مزار پر جا کر حال دل کیوں بیان کیا جائے؟

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے کلام نقل کیا
جس میں حضور ﷺ سے امداد طلب کی گئی ہے

بحق حقوق محفوظ ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے

اُسوۂ رسول ﷺ

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

(۲)

ساری دنیا میں بڑا ہے کون حضرتؐ کے سوا

(جناب پیر بصیر پال عاشق)

رحمۃ للعالمین دامانِ رحمت کے سوا — [illegible] شفاعت کے سوا
اور کوئی خیر البشر ماہِ ہدایت کے سوا — لا قصد [illegible] نبوت کے سوا

ساری دنیا میں بڑا ہے کون حضرتؐ کے سوا

رشکِ حسن حور ہے حسنِ حسیناں کا بہار — رشکِ غلماں ہیں غلامانِ حبیبِ کردگار
رشکِ حوری ہے قدر روضۂ شاہِ مدینہ — خلد والے دیکھتے ہیں آکے یثرب کی بہار

ایک جنت اور بھی ہے باغِ جنت کے سوا

خواہشِ دیدارِ جمال [illegible] امداد کر — جذبۂ الفت تمنائے دلی امداد کر
وحشتِ قلبِ حزیں وارفتگی امداد کر — اے تصور [illegible] نگاہِ شوق کی امداد کر

کچھ نظر آئے نہ اس کو ان کی صورت کے سوا

رات دن تو شب بیداری ہے وحشت [illegible] — تنگ آیا ہوں تمنائے رخِ پرنور سے
قلب میں حسرت وصال کے جلتے ہو ہے — اپنی جنت کے بلا لیں آپ یا حضرتؐ مجھے

داغِ فرقت بھی مجھے دل میں دردِ الفت کے سوا

بادشاہِ دوسرا ہے کون کوئی بھی نہیں — شافعِ روزِ جزا ہے کون کوئی بھی نہیں
صدرِ بزمِ انبیاء ہے کون کوئی بھی نہیں — اور محبوبِ خدا ہے کون کوئی بھی نہیں

میرے آقا کے علاوہ [illegible] حضرتؐ کے سوا

نوٹ: شاعرانہ تخیل اور محبت کا جوش ہے

☆واضح رہے کہ دیوبندی فرقے کے نزدیک غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک ہے، جبکہ دوسری طرف امداد طلب کی جارہی ہے

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے اپنی کتاب میں سلام لکھتے ہوئے حضور ﷺ کے ذکر کو مشکلات کا حل تسلیم کرلیا

بجملہ حقوق محفوظ ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے

اُسوۂ رسول ﷺ

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

٦

گلہائے عقیدت

(۲)

اُسے مرا سلام ہو

(جناب محوی صدیقی)

وہی نبی کہ جس کا فیض ایک فیض عام ہے — وہی نبی کہ جس کا لطف رحمتِ دوام ہے
وہی نبی کہ جس کی ذات نازشِ انام ہے — وہی نبی جو دو جہاں کا سرور و امام ہے
وہی نبی کہ جس کا ذکر لب پہ صبح و شام ہے — وہی نبی زباں کا ورد جس کا پاک نام ہے
وہی نبی ہدایت و رشاد جس کا کام ہے — وہی کہ جو کہ جبرئیل بھی جس کا اک غلام ہے

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی جو حامل لوائے ذوالجلال تھا — وہی کہ جو حبیبِ خدائے لایزال تھا
وہی نبی جو مظہر صفات بے مثال تھا — جو صاحبِ جلال تھا جو صاحبِ جمال تھا
وہی نبی جو بدر[1] اور مہر بھی ہلال[2] تھا — ہدایت و رشاد میں جسے بڑا کمال تھا
جہاں پہ جو کہ پاک حضرت میں اک ہی جمال تھا — غم فلاح قوم میں عجیب اس کا حال تھا

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی کہ جس کا ذکر حلِ مشکلات ہے — وہی نبی کہ جانفزا ہر اک کہ جس کی بات ہے
وہی نبی کہ جس کا عشق نازشِ حیات ہے — وہی نبی کہ جس کی ذات وجہِ کائنات ہے

---

[1] چودھویں رات کا چاند۔ [2] پہلی رات کا چاند

جلد: ۱۰. شمارہ: ۱۲. سلسلہ نمبر ۱۰۱. ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ / دسمبر ۲۰۰۸ء

خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ نے فرمایا:

یہ جو رگوں میں ہمارے اور آپ کے خون دوڑ رہا ہے ہر جاندار کی رگوں میں بھی خون دوڑ رہا ہے خون ناپاک ہے اسلام میں۔ اسلام میں خون ناپاک ہے۔ بدن پھٹ جائے تو بدن ناپاک نہیں ہے؟ پھٹ جائے تو کپڑا ناپاک ہیں اس سے نماز نہیں ہوتی جب معلوم ہوا کہ خون ناپاک ہے اگر یہ خون جسم سے نکلے نہیں اور رگوں میں اندر ہی اندر جم جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ جن رگوں میں نجاست جم گئی ہے وہ جانور حلال نہیں ہے کیونکہ وہ جانور نجس ہے تو ذبح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی رگوں سے وہ خون قدرتی طور پر نکل جائے جو نجاست کو اندر جمع تھا اور جب وہ نجاست اس کے جسم سے نکل گئی ہے تو اب وہ جانور پاک ہو گیا ہے اور اب پرمیشن (Permission) بھی اللہ کی طرف سے ہو گئی ہے کہ ہم نے اللہ کا نام اس کے اوپر پکارا ہے کہتا ہے کہ اب تو کھانے والا وہ حلال ہے اور جو تم نے مارا نہیں۔ موت میں اور ذبح میں فرق ہے موت میں خون جسم سے نکلتا نہیں ہے اور ذبح کے ذریعے سے خون نکل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جھٹکا جائز نہیں شاک (Shock) دے کر اگر آپ اس کو وہ کریں جان نکالیں تو وہ حلال نہیں ہے چونکہ اس کا خون اس کے جسم کے اندر جم کر رہ گیا ہے میں پچھلے سال گیا تھا پانچ سال ہے۔ آسٹریلیا گیا تھا وہاں کے بعض دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ڈاکٹروں کی جو رائے ہے کہ یہ جو عام طور سے گاؤٹ (Gaout) کی بیماری جو لوگوں کو ہوتی ہے فرمایا یہ اس گوشت کے کھانے سے ہوتی ہے جس گوشت کے اندر جانور کا خون نکلتا نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر رہ جاتا ہے تو قربان جائیے اسلام کے پیشوا نے کہا کہ یہ تمہاری صحت کے لیے مضر ہے۔ ناپاک بھی ہے اس لیے جب تک ذبح نہ ہو اور ذبح بھی ایسا کہ جس پر اللہ کا نام پکارا ہو جسم سے خون تو نکل گیا مگر اللہ سے تم نے اجازت نہیں لی یہ تو پورا اور قرنیہ کی طرح حلال نہیں ہے تم بھی جاندار ہو وہ بھی جاندار اس کی جان لینے کے لیے اللہ سے خاص اجازت کی ضرورت ہے اور یہ اللہ اکبر بسم اللہ اللہ اکبر ہے یہ اجازت اور حکم نامہ ہے۔

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر منتظم
مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر مشیر
جناب سید فہیم الحسن تھانوی

قیمت فی پرچہ 15 روپے سالانہ زر تعاون 150 روپے

فون UNA-021-111-1960-91

برائے ممبر شپ
اکاؤنٹ نمبر 924-9 الائیڈ بینک
آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر 8552 صدر 74400 کراچی

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک
امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، برما، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر
سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

دیوبندیوں کے رسالے ماہنامہ احتشامیہ نے تسلیم کرلیا کہ حضور ﷺ بعداز وصال بھی حیات ہیں کیونکہ زندہ شخص ہی اپنے مزار سے ہاتھ باہر نکال سکتا ہے

REGISTERED NO. SS1022 | ZUL HAJJA 1429 /DECEMBER2008

TRUTH TIDINGS FROM EHTISHAM

سید رفاعیؒ کے لئے روضۂ اقدس سے ظہورِ دستِ مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعیؒ بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ/اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ/ستمبر 1182ء نے 555ھ/1160ء میں مکہ و مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضہ سے فراغت پائی تو آپ نے جدِّ اعلیٰ صاحبِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مشتاقانہ چلے، جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا نکال دیا، ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبرِ اطہر کے پاس مواجہ شریف میں قبلہ رو کھڑے عرض پرداز ہوئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ" اے بیٹے! تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جواب گرامی پر آپ کو وجد آ گیا، آپ پر گریہ طاری ہو گیا، بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا ... تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
فَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ... فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا تاکہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے، اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دستِ مبارک عنایت فرمایئے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہو گئی، یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے نوے ہزار حاضرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر، صوفیاء اور علماء بالخصوص حضرت جدی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو عظیم کرامتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ: "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا، انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود گر گئے۔ (حضرت رفاعیؒ ارشادات ص: 8۔ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرۂ حضرت رفاعیؒ از سید مصطفیٰ شاہ عرف چاند پادشاہ)

دیوبندی شیخ الحدیث نے تسلیم کرلیا کہ اللہ کے ولی اپنے مریدین کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں اور وہیں سے مدد کرتے ہیں

دیوبندی شیخ الحدیث شاہ جلیل احمد نے اولیاء اللہ کی کرامات کو برحق مان لیا
کتاب کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱

شیخ الحدیث مولانا الشاہ جلیل احمد اخون دامت برکاتہم

• • •

خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر، خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر
Ph:063-2272378 - 2274100

ولی اللہ کی کرامت

یہ نجم الدین کبریٰ کی کرامت تھی اس میں عقل کے گھوڑے نہ دوڑاؤ، دیکھو قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ (الآیہ ۹۴ پارہ ۱۳ سورۃ یوسف) وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لے کر مصر سے قافلہ چلا تو ہزاروں میل دور حضرت یعقوب علیہ السلام فرمارہے ہیں إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا نہ سمجھو۔ میرے دوستو! یہ ہوائیں بھی اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں وہ اگر چاہے تو ایک لفظ کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچادے۔

ابراہیم علیہ السلام آواز لگا رہے ہیں کہ لوگو حج کرو تو پوری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز گونجی اگر اللہ تعالیٰ کے کسی ولی پر کوئی کرامت ظاہر ہو جائے تو اپنی عقل مت لڑاؤ، اس لئے کہ نبی کا جو معجزہ ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ ولی کے ہاتھ پر کرامت بنا دیتے ہیں۔

معیت صادقین:

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ سچوں کی صحبت اختیار کرو، دیکھو نیک لوگوں کے ساتھ جڑے رہو گے تب ہی ایمان بچے گا ورنہ شیطان اور نفس تباہ و برباد کردے گا۔ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا یہ بہترین دوست ہیں اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین)

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات دار العلوم دیوبند کے استاد نے جمع کر کے علمائے دیوبند کی آرزو پوری کر دی

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانویؒ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

شخصیت کا بھی اثر تھا، مگر زیادہ دلچسپی لوگوں کو انداز بیان کی وجہ سے ہوتی تھی۔ آپ دقیق سے دقیق مضامین تمثیلات، قصص و حکایات اور چیدہ اشعار و امثال کے ذریعہ سمجھاتے تھے، اس لئے لوگ خوب محظوظ ہوتے تھے۔ اور دامن مراد بھر کر لوٹتے تھے الغرض حضرت قدس سرہٗ کے مواعظ میں حکایات برائے حکایات یا برائے دراز نفسی نہیں ہوتی تھیں، بلکہ وہ ایک انوکھا انداز خطابت تھا، جو لوگوں کے لئے نہایت مرغوب تھا۔

میری عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ کوئی جوان ہمت یہ بیڑا اٹھاتا اور حضرت تھانوی قدس سرہ کے مواعظ کے ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوئی حکایات کو جمع کرتا، تا کہ دیندار لوگوں کے لئے اور پند و موعظت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے وہ حکایتیں خوان یغما ثابت ہوتیں اور مقررین ان سے استفادہ کرتے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرے دوست مکرم و محترم جناب مولانا قاری ابوالحسن صاحب اعظمی زید مجدہم استاذ شعبۂ تجوید قراءت دارالعلوم دیوبند نے ہمت کی اور میری دیرینہ آرزو پوری کی۔ انھوں نے حضرت تھانویؒ کے مواعظ کا وسیع مطالعہ کیا اور ان میں سے عام دلچسپی کی حکایات کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ قاری صاحب موصوف نے ہر حکایت پر ایک نہایت دلچسپ عنوان بھی قائم کیا ہے۔ جس سے اس حکایت سے حاصل ہونے والا سبق بھی بیک نظر سامنے آجاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ لوگ حکایتوں کا یہ گلدستہ ہاتھوں ہاتھ لیں گے، اور مقررین ان حکایتوں سے اپنے وعظوں کو دلچسپ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اس مجموعہ سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ وھو الموفق۔

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

دار الاشاعت
2213768

بلگرام کے ایک بزرگ کا قصہ

بلگرام میں ایک بزرگ تھے ان کو فاقہ تھا۔ ایک مرید کو آثار سے یہ بات محسوس ہوگئی کہ شیخ کو آج فاقہ ہے وہ اٹھ کر گئے اور ایک خوان میں کھانا لاکر شیخ کی خدمت میں لائے۔ شیخ نے ان کے لینے سے عذر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ایہ تو ہدیہ ہے اور بغیر سوال کے آیا ہے اس کو قبول کر لینے میں کیا حرج ہے شیخ صاحب نسبت بھی تھے۔ نرا مولوی ایسا نہیں کر سکتا۔ صاف کہہ دیا کہ بے شک یہ ہدیہ ہے اور خلوص سے بھی ہے مگر اس وقت کا قبول کرنا سنت کے خلاف ہے۔ مَا اَتَاکَ مِنْ غَیْرِ اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ۔ (جو چیز بغیر انتظار نفس کے تمہارے پاس آوے اس کو لے لو) اور اس وقت یہ ہدیہ اشراق نفس کے بعد آیا ہے۔ کیونکہ جس وقت تم اٹھ کر چلے تھے میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کھانا لینے گئے ہو اس وقت سے نفس کو اشتیاق اور انتظار لگا ہوا تھا یہی اشراق نفس ہے مرید بھی سمجھدار اور مخلص تھا اس نے کچھ اصرار نہیں کیا اور کھانے کا خوان اٹھا کر واپس لے چلے۔ شیخ کے حکم کے سامنے اور حدیث کے سامنے انہوں نے کوئی تاویل نہیں کی اور خوان واپس لے گئے۔ حتیٰ کہ پیر صاحب کی نظر سے غائب ہوگئے اور وہاں سے پھر لوٹا کر لے آئے اور سامنے رکھ دیا کہ حضرت اب تو لے لیجئے اب تو اشراق نفس جاتا رہا۔ شیخ نے مرید کو گلے سے لگالیا اور یہ قبول کر لیا۔

فائدہ: "دیکھئے شریعت سے عقل کیسی درست ہو جاتی ہے"۔

عربی خواں اور انگریزی خواں کا سوال جواب

ایک عربی مدرسے کے طالب علم سے ایک سائنس داں اسکول کے طالب علم نے پوچھا بتاؤ آسمان میں کل کتنے ستارے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ تم یہ بتاؤ کہ سمندر میں مچھلیاں کتنی ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ تو کہا افسوس ہے کہ تم کو تو زمین کی چیزوں کا بھی پورا علم نہیں جس میں تم رہتے ہو اور مجھ سے آسمان کی چیزوں کی تعداد پوچھتے ہو جو تم سے ہزاروں کوس دور ہے بس وہ چپ ہی تو رہ گئے۔ دیکھئے ان دونوں میں کون زیادہ عقلمند تھا۔

فائدہ: "عقل اور تجربہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کو ایک سمجھنا غلطی ہے"۔

امام احمد بن حنبل کا واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا، عرض کیا کوئی عمل ایسا ارشاد ہو جس سے آپ کا خاص قرب حاصل ہو۔ ارشاد ہوا۔ تلاوت قرآن انہوں نے عرض کیا

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

حضور ﷺ نے مزار پرانوار سے اپنا دست حق پرست نکالا، جسے شیخ رفاعی نے بوسہ دیا

آپ کو مٹاتے ہیں اور حق تعالیٰ بھی ان کے واسطے ایسا ہی سامان کرتے ہیں کہ ان کی ہستی بالکل مٹ جائے۔"

قصہ سید احمد رفاعی

ایک بزرگ تھے سید احمد رفاعی یہ سیدنا حضرت غوث پاک کے معاصرین میں یہ اتنے بڑے شخص ہیں کہ جب مدینہ طیبہ پہنچے جہاں روضہ اقدس کے اوپر ذوق وشوق کی حالت میں یہ شعر پڑھے۔

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا — تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ نوبۃ الاشباح قد حضرت — فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم دور تھے تو اپنی روح کو بھیج دیا کرتے تھے۔ وہ روضہ اقدس پر زمین بوس ہو جایا کرتی تھی اب جسم کے حاضر کرنے کی نوبت آ گئی ذرا اپنے دستِ مبارک کو بڑھایئے تاکہ میرا لب اس سے بہرہ ور ہو سکے ہونٹوں کو یہ دولت نصیب ہو جائے۔

جلال الدین سیوطیؒ نے نقل کیا ہے کہ روضہ منورہ کے اندر سے ایک نہایت نورانی ہاتھ ظاہر ہوا اور وہ حضور اقدس ﷺ کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے دوڑ کر بوسہ لیا اور بے ہوش ہو گئے بس ہاتھ غائب ہو گیا۔ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ تمام مسجد نبوی میں نور ہی نور پھیل گیا ایسا نور کہ اس کے سامنے آفتاب کی بھی کوئی حقیقت نہ تھی اور واقعی آفتاب کی اس نور کے سامنے کیا حقیقت ہوتی جب ان کو افاقہ ہوا تو خیال ہوا کہ میری بڑی عظمت ظاہر ہوگی جس سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ بس کیا کیا کہ دروازہ پر جا کر زمین پر لیٹ گئے اور پکار کر کہا کہ میں سب کو قسم دیتا ہوں کہ میرے اوپر سے پھاندتے ہوئے اور روندتے ہوئے جائیں۔ یہ اس واسطے کیا کہ عجب پیدا نہ ہو جائے کہ میں ایسا ہوں کہ میرے واسطے ایسا ہوا۔ چنانچہ کوتاہ نظر عوام الناس نے ایسا ہی کیا کہ سب ان کے اوپر کو پھاندتے ہوئے گئے ان کو اس میں لطف آتا تھا اور اس کی کچھ بھی پروا نہ تھی کہ ابھی کیا شان تھی اور ابھی کیا گت بن رہی ہے۔

ایک بزرگ سے جو اس مجمع میں موجود تھے اس قصے کے بعد کسی نے پوچھا کہ آپ بھی ان کے اوپر پھاند کر گئے کہا توبہ توبہ یہ کیسے ہو سکتا ہے خدا کا غضب فوراً نازل ہو اگر میں ایسا کرتا عوام تو معذور ہیں کیوں کہ ان کو پہچانتے نہ تھے اور جو ان کو پہچانتا ہو بے ادبی کرے تو فوراً پکڑ لیا جائے گا۔

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

خواب میں حضور ﷺ نے حاجی امداد اللہ مکی کی رہنمائی فرمائی

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تفریح میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

جیسے حافظ صاحب کو شیخ نے دیر سے بیعت کیا تھا ایسے ہی وہ بھی بہت دیر میں بیعت کرتے تھے انہوں نے اپنے مریدوں سے اس کی کسر نکالی۔ چنانچہ عمر بھر میں آٹھ سے زیادہ آپ کے مرید نہیں ہیں۔

حضرت حاجی صاحبؒ

حضرت حاجی صاحب پہلے شاہ نصیر الدین صاحب سے بیعت ہوئے تھے پھر تکمیل سے پہلے ہی ان کا وصال ہو گیا تھا۔ تو حضرت کو دوسرے شیخ کی تلاش تھی۔ اور اس تلاش میں بے چین تھے اور شاہ سلیمان صاحب سے بھی بیعت ہونے کا ارادہ ہوتا تھا کیونکہ اس وقت وہ مشہور تھے۔ اسی عرصہ میں حضور ﷺ کو یا اپنے مشائخ میں سے کسی کو (الشک منی) آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ ایک بزرگ ہیں اور حضور ﷺ نے حاجی صاحب کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ یہ تمہارے شیخ ہیں حاجی صاحب خواب سے بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے کہ یا اللہ یہ کون بزرگ ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ کیوں کہ خواب میں پتہ کچھ نہیں بتلایا گیا آخر ایک دن کسی شخص سے میاں جی صاحب کا تذکرہ سنا تو قلب میں میاں جی کی طرف ایک خاص کشش پائی پھر معلوم ہوا کہ وہ تو یہاں سے قریب ہی لوہاری میں رہتے ہیں۔ حضرت نے زیارت کا ارادہ کیا اب حالت یہ تھی کہ جوں جوں لوہاری کی طرف بڑھتے جاتے اسی قدر دل میں دلچسپی بڑھتی جاتی جیسے کوئی کھینچ رہا ہو جب لوہاری پہنچے اور میاں جی صاحب کی صورت دیکھی تو بعینہ وہی صورت تھی۔ جو خواب میں دکھائی گئی تھی اب تو حاجی صاحب کی اور ہی حالت ہوئی۔ قریب جا کر سلام عرض کیا تو میاں جی نے فرمایا صاحب زادے کیسے آنا ہو گیا۔ بس حاجی صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور جوش میں عرض کیا۔ کیا حضرت کو معلوم نہیں؟ نہ معلوم اس وقت حاجی صاحب کی کیا حالت تھی۔ اس کے جواب میں میاں جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے خواب وخیال کا کیا اعتبار۔ اس میں خواب کی طرف اشارہ تھا اب حاجی صاحب کو اور بھی یقین ہو گیا۔ اور زیادہ گریہ طاری ہو گیا میاں جی صاحب نے تسلی فرمائی کہ آپ گھبرائیں نہیں جو تم چاہتے ہو وہی ہو گا چنانچہ فوراً بیعت فرمالیا۔ حضرت حاجی صاحب پر یہی اثر غالب تھا کہ طالب کو پریشان نہیں کرتے تھے مگر دونوں صاحب کی نیت بخیر تھی حضرت حاجی صاحب کی نظر وسعت رحمتی پر تھی۔ اس لئے فیض کو عام کر رکھا تھا۔ اور حافظ صاحب کی نظر اس پر تھی کہ سلسلہ کی بے قدری نہ کرنی چاہئے بلکہ اچھی طرح مرید کا امتحان کرنے کے بعد بیعت کرنا چاہئے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات والا واقعہ، اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ ہے

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات

دارالاشاعت

شیخ عبدالقادر کا مقام

جائیں تو جائیں کہاں

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات:

محدثین کی اکثر مزارات پر حاضری اور بعد از وصال شیخ سعدی کا تشریف لانا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

انھوں نے دیکھا تو کہا کہ فقط صبری ابھی صبر سے صبر نے قتل کر دیا۔

اسی لئے ایک نیم مجذوب نے یہ نصیحت کی کہ جب تمہیں کوئی برا کہے تو نہ انتقام لو اور نہ صبر کرو۔ مطلب یہ ہے کہ پہلا انتقام نہ لو اور پھر صبر بھی نہ کرو کہ کچھ کہہ کر خاطر غلطی سے نکل جائے

ایک واعظ کی دلیری

ایک واعظ کی مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معین ؒ شریک تھے۔ واعظ نے بہت سی احادیث غلط سلط امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے بیان کیں۔ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے رہے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب واعظ ختم ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ آگے بڑھے اور واعظ سے پوچھا کہ آپ احمد بن حنبلؒ کو جانتے ہیں؟ تو کہا ہاں جانتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ مجھے بھی جانتے ہو؟ کہا کہ نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں۔ واعظ نے بڑی دلیری سے کہا کہ خوب کہا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ ایک آپ ہی ہیں معلوم نہیں کتنے آپ جیسے احمد بن حنبل دنیا میں موجود ہیں۔

بزرگوں کی روحانیت

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ——— والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہؒ یہ دونوں حضرات حضرت نظام الدین اولیاء کے مزار پر اکثر حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم صاحب کو یہ خیال ہوا کہ میں تو یہاں کثرت سے حاضر ہوتا ہوں معلوم نہیں کہ حضرت نظام الاولیاء کو ہمارے آنے کی خبر بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد ایک روز مزار پر تشریف لے گئے اور مزار کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت سلطان الاولیاء کی روحانیت کو متشکل موجود دیکھا کہ وہ یہ شعر نظامی کا پڑھ رہے ہیں۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

شاہ عبدالرحیم صاحب موصوف میر زاہد کے شاگرد تھے۔ زمانہ تعلیم میں ایک روز شیخ سعدی کا ایک قطعہ پڑھتے ہوئے جا رہے تھے مگر تین مصرعے یاد تھے چوتھا یاد نہ آتا تھا کہ یکایک ایک بزرگ صورت آدمی سامنے آئے اور ان کا بھولا ہوا مصرعہ پڑھ دیا اور یہ تھا [illegible] عمامہ جہالت [illegible] اور آگے چل دیئے۔ شاہ صاحبؒ نے دوڑ کر ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا آپ کا اسم شریف؟ تو فرمایا شیخ مصلح الدین شیرازی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال میلاد النبی کے دن خوشی میں کھانا کھلاتے تھے

دُرُّ الثمین
فی مبشرات النبی الامین

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

(بائیسویں حدیث: میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد پاک کی خوشی میں، ایک سال میں اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر چنے بھنے ہوئے، وہی میں نے لوگوں کو تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بہت شاد و بشاش ہیں)

تئیسویں حدیث

خبر دی مجھے والد بزرگوار نے فرمایا دیکھا میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور سوال کیا ان سے قلب کی نسبت کا، اور عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نفس سے کس نسبت کو حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے دل کی طرف توجہ کرو اور اسی نسبت کا استحضار کرو تو میں نے اپنی نسبت استحضار کی پھر آپ نے فرمایا بس یہی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

عید میلاد النبی کے دن مکہ کے لوگ مقامِ ولادت پر جمع ہو کر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:- جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۱۵

رُوح کی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر میں نے اس پر غور کیا اور سوچنے لگا کہ آخر اس نور کی نوعیت کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ نور انوارِ رحمت میں سے ہے۔ بعد ازاں جب میں نے مقام صفراء میں اس قبر کی زیارت کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کی بتائی جاتی ہے (اس کی اصل حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے)، الغرض جب میں اس قبر کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی رُوح کی طرف توجہ کی تو اُن کی رُوح میرے سامنے تیسری رات کے چاند کی طرح ظاہر ہوئی۔ میں نے جب اس میں مزید غور کیا تو مجھ پر کھلا کہ حضرت ابوذرؓ کی رُوح کا یہ نور، "نورِ اعمال" اور "نورِ رحمت" دونوں پر جامع ہے۔ البتہ اس میں "نورِ رحمت" "نورِ اعمال" پر غالب ہے۔

(اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ولادت پر حاضر تھا اور یہ دن آپ کی ولادت مبارک کا دن تھا، اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود و سلام بھیج رہے تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات خوارق ظاہر ہوئے تھے ان کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقعہ پر یکبارگی انوار روشن ہوئے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا اُن کا روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بہرحال اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور روح کی آنکھ کے ذریعے ان کی جن کا مجھے میں نے ان انوار کو دیکھا۔ پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے فرشتوں کا فیض نظر آیا، جو اس قسم کے مقامات اور اس قسم کی مجالس پر مؤکل ہوتے ہیں۔ الغرض اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوارِ رحمت سے خلط ملط ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری کے بعد میں یوں سمجھا کہ آقا ﷺ نے مجھے اپنی چادر میں لے لیا

۱۹۱

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

دسواں مشاہدہ

مدینہ منورہ میں پہنچنے کے تیسرے دن بعد عصر میں روضہ اقدس پر حاضر ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو فیضان فرمایا تھا، اس سے مجھے بھی مستفید فرمائیے۔ میں خیر و برکت کی امید لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں۔ اور آپ کی ذات رحمت العالمین ہے۔ میں نے اتنا عرض کیا تھا کہ آپ حالتِ انبساط میں میری طرف اس طرح ملتفت ہوئے کہ میں یوں سمجھا کہ گویا آپ نے اپنی چادر میں مجھے لے لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا کر خوب بھینچا۔ اور آپ میرے سامنے رونما ہوئے۔ اور مجھے اسرار و رموز

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے مدد طلب کروں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون [illegible]

سے آگاہ فرمایا۔ اور نیز خود اپنی ذات اقدس کی حقیقت مجھے بتائی۔ اور اس ضمن میں آپ نے اجمالی طور پر مجھے بہت بڑی مدد دی۔ چنانچہ آپ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے استمداد کروں۔ اور آپ نے مجھے اس کیفیت سے بھی آگاہ فرمایا کہ آپ کس طرح ان لوگوں کو جو آپ پر درود بھیجتے ہیں، جواب دیتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کی مدح و ثنا کرتے اور آپ کی جناب میں عجز و نیاز مندی کرتے ہیں۔ ان سے آپ کس طرح خوش ہوتے ہیں۔

اس سلسلہ میں میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دیکھا کہ آپ اپنے جوہر روح، اپنی جبلت، اپنی فطرت اور جنت میں سر تا سر غرق ہو گئے ہیں اس عظیم الشان تدلی کا، جو کہ تمام بنی نوع بشر پر حاوی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ اس حالت میں یہ پہچاننا مشکل ہو گیا کہ ظاہر اور مظہر یعنی ظاہر ہونے والی چیز اور جس چیز میں کہ اس کا ظہور ہو رہا ہے، ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ چنانچہ یہی وہ تدلی ہے، جسے صوفیا نے "حقیقت محمدیہ" کا نام دیا ہے۔ اور اس کو وہ قطب الاقطاب اور نبی الانبیاء کا بھی نام دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ حقیقت محمدیہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کی اس تدلی سے جو مظہر بشری میں ظہور ہے۔ چنانچہ جب کبھی عالم مثال میں اس تدلی کی حقیقت متشکل ہوتی ہے تاکہ وہ عالم مثال سے بنی نوع انسان کے لئے عالم اجسام میں ظاہر ہو تو حقیقت محمدیہ کے اس برزخ کو قطب یا نبی کا نام دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں جو آیا ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی شخص لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو حقیقت محمدیہ کا اس شخص کی ذات کے ساتھ اتصال ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اس زندگی میں اپنا فرض پورا کر لیتا ہے اور لوگوں سے منہ موڑ کر اس دنیا سے اپنے رب کی رحمت کی طرف لوٹتا ہے تو یہ حقیقت محمدیہ اس کی ذات سے الگ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان سب کے برعکس جہاں تک ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق ہے، یہ حقیقت محمدیہ آپ کی اصل بعثت میں داخل ہے۔ اور یہ اس لئے تاکہ آپ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کے لئے شاہد[1] ہوں۔ اور نیز اس لئے کہ آپ ذریعہ بنیں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا اس کے فرمانبردار بندوں کی طرف۔ اور وہ اس طرح کہ آپ قیامت کے دن ان سب کی شفاعت کریں۔ الغرض یہ ہیں وہ وجوہ جن کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے عظیم الشان رحمت کا ظہور عمل میں آیا۔ چنانچہ آپ کی اس رحمت کا تقاضا یہ ہوا کہ تمام کے تمام انسانوں کو آپ کی رحمت اپنے دامن میں لے لے۔ اور ان سب کی عملی قوتوں کو بھی قوتوں سے امداد ملا دے۔ اور اس طرح آپ کا وجود تمام اقوام کے لئے اللہ کی رحمت کا واسطہ بن جائے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ قدرت کو رسولوں کو ... تسلسل منظور تھا تو اس کے

[1] یہ اشارہ ہے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف: "وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

قبرِ رسول ﷺ سے نور کے چشمے پھوٹتے ہوئے میں نے دیکھے

۱۵۱

پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نیز جب یہ نظرِ حق کسی شخص میں جاگزیں ہو جاتی تو وہ قطب بن جاتا ہے۔ مزید براں میں اس نظر کے فیضان کے وقت اس حقیقت کو بھی جان گیا کہ یہ نظر اور نقوش کی طرح دل کے اندر نقش نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ انسان کی رُوح کے اصل جوہر اور اُس کے نفس کی گہرائی میں اپنی جگہ بناتی ہے۔

— نیز ایک دن کا واقعہ ہے کہ میرے سامنے وہ سائل کے رنگ میں ایک نور ظاہر ہوا۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ نُور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مُبارک سے چشمے کی طرح پُوری قوت سے پھُوٹ رہا ہے۔

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:- جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

☆یہ وہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

رب کا قول سچا ہے کہ اے محبوب ﷺ! اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا

۱۸۷

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

تیئسواں مشاہدہ

میں نے دیکھا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نظر ہے۔ اور گویا یہی وہ نظر ہے جو حاصل مقصود ہے آپؐ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا، کہ "مگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا۔" یہ معلوم کر کے میرے دل میں اس نظر کے لئے بڑا اشتیاق پیدا ہوا۔ اور مجھے اس نظر سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ اس سے یہ ہوا کہ میں آپؐ کی ذاتِ اقدس سے متصل ہوا۔ اور آپؐ کا اس طرح سے طفیلی بن گیا جیسے جوہر کا عرض طفیلی ہوتا ہے۔ غرضیکہ میں اس نظر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور میں نے اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں خود اس نظر کا محل توجہ اور مرکز بن گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نظر خاص اس کے ارادۂ

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں، جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ روضۂ رسول کی حاضری کے وقت حضور ﷺ کی روح کو ظاہر اور عیاں دیکھا

۱/۶

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:- جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

نواں مشاہدہ

میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی، تو میں نے آپ کی روح اقدس کو ظاہر اور عیاں دیکھا۔ اور عالم ارواح میں نہیں، بلکہ عالم محسوسات سے قریب جو عالم مثال ہے، میں نے اس میں آپ کی روح کو دیکھا۔ چنانچہ اس وقت میں سمجھا کہ عوام مسلمانوں کا یہ جو کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں تشریف لاتے ہیں، اور نمازیوں کے امام بنتے ہیں۔ اور اسی قبیل کی جو وہ اور باتیں کہتے ہیں، وہ سب اسی نازک مسئلہ کے متعلق ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کی زبانوں سے جو کچھ نکلتا ہے، وہ دراصل نتیجہ ہوتا ہے، اس علم کا جو اُن کی روحوں پر القا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ان

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وہ صورت دیکھی جو اس دنیا کی زندگی میں تھی، انبیاء اور حضور ﷺ زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۔ فون ٢٦٣١٨٦١

کے اس علم کی دو صورتیں ہو جاتی ہیں۔ یا تو وہ اس علم کی جو اُن کی روحوں پر القاء کیا جاتا ہے، اصل حقیقت کو پا لیتے ہیں، یا وہ محض اس کی ظاہری شکل ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک اس کی دوسرے کو خبر دیتا ہے، اور دوسرا اجمالی طور پر اس بات کو سمجھتا ہے اور اس کو قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ یہی بات کسی تیسرے کو بتاتا ہے۔ تیسرا اس کو سنتا ہے اور وہ کسی اور نقطۂ خیال سے اس کو مان لیتا ہے۔ پھر یہ چوتھے آدمی کو بتاتا ہے، اور چوتھا آدمی یہ بات سن کر اس کو اپنے خیال پر ڈھالتا ہے اور پانچویں کو بتاتا ہے۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ آگے چلتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں لوگوں کا ایک بات پر متفق ہو جانا بے کار محض نہیں ہوتا۔ اور نیز عوام میں جو باتیں زبان زد اور مشہور ہو جاتی ہیں، ان کی تحقیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس سلسلہ میں ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ جو کچھ عوام کی زبانوں پر ہے، اگرچہ اس کی جو اصل حقیقت ہو، اس تک پہنچنے کی کوشش کرو۔

بعد ازاں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند مرتبہ اور مقدس قبر کی طرف بار بار توجہ کی تو آپ میرے سامنے لطیفہ در لطیفہ صورت میں ظہور فرما ہوئے۔ چنانچہ کبھی آپ عظمت و جلال کی صورت میں ظہور فرماتے اور کبھی جذب و شوق اور انس و انشراح کی صورت میں نظر آتے۔ اور کبھی اس طرح کی جاری و ساری صحبت میں ظاہر ہوتے کہ مجھے خیال ہوتا کہ تمام کی تمام فضا آپ کی روح سے بھری ہوئی ہے۔ اور آپ کی روح اس فضا میں تیز ہوا کی طرح اول اول حرکت کر رہی ہے کہ دیکھنے والا اس میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسری مخلوقوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ نیز میں نے یہ محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار مجھے اپنی وہ صورت مبارک دکھلاتے ہیں، جو آپ کی اس دنیا کی زندگی میں تھی۔ اور آپ مجھے یہی یہ صورت اس حالت میں دکھا رہے تھے جب کہ میری تمام توجہ آپ کی روحانیت کی طرف تھی، نہ کہ آپ کی جسمانیت کی طرف۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی روح جسمانی شکل میں صورت پذیر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء اوروں کی طرح مرتے نہیں، وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں۔ وہاں زندگی نصیب ہوتی ہے .... الغرض اس حالت میں میں نے آپ پر درود بھیجا تو آپ نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور مجھ سے خوش ہوئے اور میرے سامنے ظہور فرمایا۔ [illegible]

[illegible]

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا پاکیزہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ الحمد للہ عقیدہ اہلسنت کے عین مطابق ہے، شاہ صاحب وہ شخصیت ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں، مگر افسوس کہ وہ ان کی نہیں مانتے

مفتی محمد تقی عثمانی دیوبندی کا فتویٰ:

انبیاءِ کرام علیہم السلام وصال کے بعد بھی جسم وجسمانیت کے ساتھ حیات ہیں

فتاویٰ عثمانی

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

ایک سوال کے جواب میں رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ بعد از وصال حضور ﷺ اور انبیاء کرام کا تمام جسم حیات ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

ہو گئی اور وجد غالب ہو گیا محتسب نے کہلا بھیجا کہ آپ اپنا احتساب جاری کریں میں اپنے
اختیار میں نہیں رہا کہ نہیں سکتا محتسب صاحب جو آئے احاطہ خانقاہ میں گھستے ہی بیخود
ہو گئے بعد افاقہ حضرت قطب عالم سے معذرت کی اور بیعت ہو کر صاحب حال ہو گئے
الغرض حضرت مولانا قدس سرہ نے شعر مذکور کی تفسیر میں فرمایا کہ پاٹ سنگ دریں کو کہتے ہیں
جو بڑے پتھر سے جدے ہوتے ہیں اور مثل اوراق کے ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دریا
چمبل کے گھاٹ پر جا کر دیکھو کہ عجب صورت اسکی ظاہر ہوتی ہے کہ باریک پتھر ڈوبتے ہیں اور
موٹے بھاری پتھر تیرتے ہیں اور پانی کے اوپر کو جاتے ہیں پس یہ اشارہ ہے قول باری تعالیٰ
کی طرف فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ الخ الآیۃ

ایک درود شریف حضرت مولانا قدس سرہ نے حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا
تھا جسکو احقر نے ایک کاغذ پر یہی عبارت نقل کر لیا تھا سمعت قطب الارشاد وغوث
العباد و معاذ البلاد مولانا رشید احمد گنگوہی وقت حضوری بحجرتہ العلیۃ
یوم الاثنین ثالث عشر من شہر اللہ المحرم ۱۳۲۲ھ یقول انی رأیت قطب العالم
الشیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ فی المنام وھو قائم فی روضتہ المقدسۃ
مکان دفنہ وھو یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذہ الصیغۃ اللھم صل
علی محمد وعلی آل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ

احقر نے وفات حضرت قدس سرہ سے کچھ پہلے غالباً اسی مرتبہ جبکہ درود شریف موصوف حضرت
سے سنا یہ عرض کیا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات خصوصاً سید الانبیاء خاتم الرسل
صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا حیات النبی ہونا مسلم ہے اور آیہ کریمہ انک میت وانہم میتون
سے سب کا میت ہونا معلوم ہوتا ہے اسکے جواب میں کچھ ایسی پر تاثیر تقریر فرمائی کہ جو مشاہدہ سے تعلق
پر موقوف ہے افسوس اور مطلب سب وقت کے پوری طرح محفوظ نہیں رہا مگر خلاصہ اسکا کچھ ایسا تھا کہ
موت سب کو شامل ہے مگر انبیاء کی ارواح مشاہدہ جمال و جلال حق تعالیٰ و تقابل کا تا بجود بار یہ تجلی
کے اس درجہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ اجزاء بدن پر اسکا یہ اثر ہوتا ہے کہ تمام بدن حکم روح پیدا کر لیتا
اور تمام جسم انکا عین ادراک اور عین حیات ہو جاتا ہے اور یہ حیات دوسری قسم کی اعلیٰ قسم ہے

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی اکابر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 42 مطبوعہ علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں (معاذ اللہ)

ہمارا سوال یہ ہے کہ ہم علمائے دیوبند کی کس بات کو صحیح مانیں؟

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا، بارگاہ رسالت میں حاضری کے وقت روضۂ اقدس کی طرف پیٹھ نہ کریں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

اردو بازار، کراچی

زبان میں اس طرح پہنچا دیں: مثلاً یا رسول اللہ علیک السلام عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے طالب ہیں۔
اگر نام یاد نہ رہے تو اس طرح عرض کریں:
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجیے۔

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو اور ادب و احترام سے خوب دعا کریں اپنے لئے اور اپنے والدین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دوست احباب اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔
بعض لوگ اس کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

۱۲۷

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا کہ جنت البقیع جائیں، ایصال ثواب کریں اور انکے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

اردو بازار، کراچی

(۳) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام کرنا
(۴) ریاض الجنۃ میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔
(۵) اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح کا روزانہ پڑھنا
(۶) کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جانا اور جنت البقیع چلے جانا اور وہاں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔
اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کرنا، خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا کہ ثواب ملے۔
(۷) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بچتے رہیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے

۱۲۳

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ جاری کیا کہ غیر مقلدین چونکہ تقلید کو شرک کہتے ہیں، اس لئے غیر مقلد کو امام بنانا حرام ہے، وہ فاسق ہیں

تذکرۃ الرشید

تالیف

ادارۂ اسلامیات

انار کلی ○ لاہور

۱۷۹

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، غیر مقلدین اہلحدیث کی حمایت بھی کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

مولوی اشرف علی تھانوی کی جانب سے لکھے ہوئے خط میں گنگوہی کو سراپا برکت اور دردمندوں کا دستگیر کہا گیا

سنے کو میرے سامنے فرمایا کہ "ہم کو بہت سے مسائل میں ہمیشہ دھوکا رہا" پس جو کچھ بندہ عرض کرتا ہے محبت سے [illegible]
کو کر دعا ہی عادات کا ہے اور فرط محبت و عقیدت سے عاری حضرت کے ارشاد کو جو بسبب [illegible] تصدیق کرنے
قول بعض مریدین بالفہم کے اور مریدین خود غرض بدنام کنندہ پیران کے کیسی ظن خود صحیح سمجھ گئے
میں سر دست قبول نہیں کیا بلکہ حضرت کو معذور جان کر خطاء سے بری سمجھتا ہوں قال علیہ الصلوٰۃ والسلام
من افتی بغیر علم فاثمہ علی من افتاہ لہٰذا حضرت کو معذور و بری جان کر ان خود غرضوں کو آثم اور ضال و مضل
و مکتسب استنفاد و خویسہ در پردۂ ذہن یقین کرتا ہوں اور واللہ باللہ کہ تیرہ خاصۃ ہرگز مجھے یہ گمان نہیں ہے
ملا شکر جو کچھ پیش آیا ہے بخوف عقیدہ داغ ہوا ہے ہیں لکھ کبھی اس امر میں حضور کو سمجھتا ہوں اور حضرت والے
دعائے خیر کرتا ہوں اگرچہ میں تمہارا شاکی بھی ہوں مگر یہ شکوہ میرا بوجہ محبت کے ہے کیونکر شکر عاجزوں کا ہی ہوتا
غیروں سے کسی کو شکوہ نہیں ہوتا۔ اصول کا جواب تمام ہو چکا۔
امر ثانی کے باب میں جو کچھ آپ نے تحریر لکھی ہیں اُنہیں بندہ کچھ دخل نہیں دیتا جس طرح مناسب
جانو اور مصلحت سمجھو اُسکی تدبیر کرو غرض خلق خدا کو مستفیض کرنے ہے چونکہ منظور ہے جس طرح حاصل ہو اور جو تشدد
کہ موجب فساد ہو اُس سے بچنا مناسب ہے۔
اس مرتبہ کے ساتھ خطا و بیانات آپ کے جو تھانہ بھون ہوئے انکو سُن کر بندہ بہت خوش ہوا اور
تمہارے واسطے دعائے خیر کرتا ہوں فقط
اس تحریر میں اگر کوئی کچھ شبہ ہو تو انکے اظہار کی اجازت ہے ہرگز شرم نہ کریں بندہ ہرگز ناخوش نہ ہوگا اگر مجھے
کوئی خطا ہوئی ہوگی تو بخوشی خاطر اُسکے قبول کرنے میں دریغ نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۵ محرم الحرام۔

تیسرا خط از مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ

از کمترین خدام محمد اشرف علی۔ بعالی خدمت سراپا برکت دستگیر درماندگاں پناہ بے کساں [illegible]
حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی رشید احمد صاحب ادام اللہ برکاتہم۔ بعد تسلیم نیاز خادمانہ التماس ہے
[illegible] انتظار میں بجز رحمت مسعود ملا یا حضور نے جو اس نادان ناکارہ کی دستگیری فرمائی اگر جملہ عمر [illegible]
[illegible] شکر ادا کروں تو محال ہے پس بجز اسکے کیا عرض کروں ع شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو
بالخصوص کلمات محبت و شفقت آمیز سے جو کچھ مسرت و طمانیت ہوئی شاید عمر بھر بھی کبھی نہ ہوئی ہوگی بس [illegible]
حظ و تعلق حضور کی ذات اقدس کو رب با فادہ ہم نیاز مندوں کے سر پر سلامت رکھے چونکہ حضور کے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

☆ حضرت غوث اعظم علیہ الرحمہ کو دستگیر کہنے پر شرک کا فتویٰ لگانے والے یہ کیا کر رہے ہیں؟

رشید احمد گنگوہی دیوبندی عورتوں کو بھی بیعت کرتے تھے اور اس بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

کرتے تھے آپکی عادت مطلق یہ تھی اگر کوئی خادم اپنے بچہ کو لاتا اور عرض کرتا کہ اسکو بیعت فرما لیجئے تو آپکے سر پر ہاتھ رکھکر برکت و صلاحیت کی دعا فرماتے یا کچھ پڑھکر دم بھی کرتے تھے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی یہ کیا جانے پیری مریدی کیا شے ہے؟

مستورات کا بلا ضرورت شدیدہ سفر کرنا چونکہ آپکو ناگوار تھا اسلئے بیعت کی غرض سے عورتوں کا گنگوہ آنا بھی آپکو زیادہ پسند نہ تھا اگر اپنے شوق سے کوئی آگئی تو آپ اس سے ناراض بھی نہیں ہوتے کہ دلشکنی ہو اور رسائی ہو تو آپنے اس طرح جواب لکھوا دیا کہ یہاں آنے اور خواہ مخواہ سفر کی ضرورت نہیں ہے بس میں نے تمہیں بیعت کر لیا۔ یہ بیعت عثمانی کہلاتی ہے اور شرفاء کی مستورات میں اس نوع کی زیادہ مثالیں ملینگی۔

بیعت سے قبل اکثر طالبین کو آپ استخارہ کا حکم دیتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ طریق مسنون اس نیت سے دو رکعت پڑھو اور دعائے استخارہ جو حدیث میں آئی ہے پڑھو یعنی اللھم انی استخیرک بعلمک و استقدرک بقدرتک الخ استخارہ کے بعد جب دوبارہ خواہش ظاہر کرتا تو آپ اسکو بیعت فرما لیتے تھے بعض لوگوں کو آپنے دو دو تین تین مرتبہ استخارہ کرایا اور پوری پختگی اور سچی طلب ظاہر ہونے پر سلسلہ میں داخل فرمایا ہے۔

ذی شعور یا پڑھے لکھے جس وقت آپ سے بیعت ہونا چاہتے تو اول آپ انکو ٹالتے اور یہ فرما کر کہ مجھ کیا رکھا ہے اور یہاں کیا رکھا ہے انکی طلب کا پہلا امتحان لیا کرتے تھے اگر اسپر بھی انکی خواہش قائم رہتی تو پھر انکو بیعت کی غایت سمجھاتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کا مقصود تو یہ ہے کہ آدمی کچھ کرے اور دو چار مہینہ یہاں آکر رہے اگر یہ نہ کر سکے تو پھر مرید ہونے سے کیا نفع؟ اسکے بعد اگر سائل کا سوال پھر ہوا کہ حصول برکت سلسلہ بھی بڑا نفع ہے تو آپ اسکو داخل سلسلہ فرماتے اور ذکر بتلا دیا کرتے تھے طلبہ کو جبتک کہ علم دین کی کتب درسیہ ختم نہ کر لیں آپ بہت کم بیعت فرماتے بلکہ یوں کہکر کہ بیعت ابھی نہیں فرماتے تھے ایک بار کوئی طالب علم بانی پت سے آیا آپنے فرمایا اول تحصیل ختم کرو اسکے بعد دیکھا جائیگا طالب علم کی عموماً جلد بازی کی عادت ہوتی ہے اسلئے انہوں نے بھی عادت سے کام لیا اور کہا کہ حضرت فراغت کے بعد خدا جانے کیا ہو کون مرے کون جئے آپنے فرمایا دین کا کام بند نہیں رہتا اگر تمہیں توفیق ہوئی تو میرے بعد دوسرے تمہیں بیعت کرینگے۔ طالب علم نے پھر جواب دیکر

☆ عورتوں کی بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھنا دین میں نیا طریقہ یعنی بدعت نہیں؟
کیا کبھی حضور ﷺ نے بھی عورتوں کی بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھا؟

گنگوہی صاحب کی باری آئی تو ضعیف حدیث کے بارے میں کہنے لگے کہ
اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث تو ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ العلماء زبدۃ الفقہاء قدوۃ المحدثین حجۃ العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

لباس اگرچہ کم قیمت ہو مگر صاف ستھرا آپکو پسند تھا خصوصاً نماز کو کھڑے ہوتے وقت عمدہ سے عمدہ لباس جو آپ کے پاس موجود ہوتا اسکو زیب تن فرماتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی دی ہوئی نعمتیں اُسکے دربار میں حاضر ہوتے وقت بدن پر ہونی چاہئیں یہ تعمیل تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْكَ کی حق تعالیٰ کی حلال ولذیذ نعمتوں سے آپکو نفرت نہ تھی آپ نے معمولی کھانا بھی کھایا اور عمدہ سے عمدہ غذائیں بھی استعمال فرمائیں کبھی کسی خاص غذا کے پابند ہوئے نہ کسی شے کا بذات خود کوئی اہتمام فرمایا ہاں البتہ ٹھنڈا پانی آپکو نہایت مرغوب تھا اور اسکا آپکی خانقاہ میں اہتمام بھی خاص کیا جاتا تھا گرمی کے موسم میں شکیرہ گوار کے درخت میں لٹکایا جاتا اور جو تدبیر میسر ہو سکتی پانی ٹھنڈا کرنیکے لئے اسکو عمل میں لایا جاتا تھا ٹھنڈا پانی پیکر آپ بہت خوش ہوتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑی نعمت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اسی لئے آپ نے دعا فرمائی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَكَمَا قَالَ خمیری روٹی اور شوربہ بھی آپکو خاص رغبت تھی کیونکہ ملائم اور سریع الہضم ہوتی ہو اسکی وجہ سے معدہ میں گرانی اور عبادت میں کسل نہیں ہونے پاتا تھا۔

خوشبو لیاسہ آپکو بہت محبت تھی ہر قسم کے عطر کا رغبت سے استعمال فرماتے خصوصاً گلاب۔

ایکمرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گنگوہی سے خطاب فرمایا کہ مولوی محمد قاسم صاحب کو گلاب سے بہت محبت تھی مجھے کبھی ہو کر اسکا سبب کیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ حضرت شاید یہ وجہ ہو کہ ایک ضعیف روایت میں آیا ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق مبارک سے پیدا ہوا ہے آپنے فرمایا اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ ابتداء میں اگر کوئی اصرار کرتا تو پان کھا لیتے جب دانت نہ رہے تو پھر پان آپکو کبھی کھاتے نہیں دیکھا حقہ کو آپ جائز فرماتے تھے مگر کبھی خود استعمال نہ فرمایا اگر کسی نے پلا دی تو انکار نہیں فرمایا اور نہیں پلائی تو کبھی مانگی یا منگوائی نہیں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بستور آپ نے چائے پی اور دفعۃً چھوڑ دی پھر کبھی پینے کے وقت پر اسکا کبھی خیال بھی نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت کیا پینے کی چیز میں پھونک مار کر پینا منع ہے آپنے فرمایا ہاں مگر چائے کہ اسکا نفع ہی گرم پینے میں ہے۔

☆ ضعیف حدیث کی رٹ لگانے والے دیوبندی مولوی اپنے اکابر کی اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لیں یا پھر ان پر فتویٰ لگادیں

رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنے مریدین کو خاندانِ چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں بیعت کرواتے تھے

۹۸

قابل اصلاح سمجھا یا کسی خاص مصلحت میں اجمال محسوس فرمایا تو الفاظ معمولہ کو کچھ بدلا اور حسب حال توبہ کے لفظ کہلوائے ہیں اور بیعت کے بعد بجز مختصر وصیت کے ساتھ کسی امر کی نصیحت فرمائی ہو جس کی اس موقع پر خاص ضرورت دیکھی یعنی اگر کوئی مرید جو بظاہر ذی حیثیت ہو اگر حج نہیں کیا یا زکوۃ نہیں دیتا تو اسی کی نصیحت فرمائی اور اگر کسی چشتی خاندان کا ہوا تو چشتیہ کے متعلق وظائف فرمایا غرض چونکہ مقصود اصلاح حال اور واقعات کی تکمیل تھی عبارت کا دہرانا یا الفاظ رٹانا اور کہلوانا مطلوب نہ تھا اسلئے ہمیشہ اور ہر جگہ ایک طرح آپ نے کافی نہیں سمجھا تاہم جن الفاظ سے آپ تجدید ایمان اور توبہ کا عہد و پیمان کرایا کرتے تھے وہ ایسے جامع مانع تھے کہ تمام ضروریات پر مشتمل تھے اسلئے فرق کی شاذ و نادر حاجت پیش آتی تھی۔

بیعت حقیقت میں تجدید توبہ کا نام ہے جو پیر اللہ کے مقبول بندہ شاہد عدل یعنی شیخ کو گواہ بنا کر کیا جاتا ہے اسلئے اس مضمون میں آپ شرع کے پابند بجز اسی آیت مقدسہ کا ترجمہ کیا کرتے تھے جو حق تعالیٰ نے اسی ضرورت کیلئے قرآن میں نازل فرمائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رہا جس وقت آپ کسی کو بیعت فرماتے تو گردن نیچے جھکا لیتے اور طالب کو مخاطب بنا کر یوں فرمایا کرتے تھے "کہو ایمان لایا میں خدا پر اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اسکے نبیوں پر اور تقدیر پر کہ بھلا برا سب خدا ہی کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر توبہ کی میں نے کفر سے شرک سے بدعت سے اور ساری معصیت سے عہد کیا میں نے جھوٹ نہیں بولونگا چوری نہیں کرونگا زنا نہیں کرونگا کسی پر جھوٹا بہتان نہیں باندھونگا پانچ وقت کی نماز پڑھونگا رمضان کے روزے رکھونگا اگر مال ہوگا تو حج کرونگا زکوۃ واجب ہوگی تو زکوۃ دونگا اگر کوئی قصور ہو جائیگا تو فوراً توبہ کرونگا بیعت کی میں نے رشید احمد کے ہاتھ پر خاندان چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ میں۔

اسکے بعد آپ ہاتھ چھوڑ دیتے اور مختصر مگر جامع نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کا مطلب جو عہد سے کیا جاتا ہے ہمیشہ اسکا دھیان رکھنا چاہئے کہ گذشتہ سے [illegible] اول بیعت میں ہو کر [illegible] اور حق تعالیٰ کی رضا کا طالب رہے سنت کا اتباع ہر وقت ملحوظ رکھے اس سے قدم نہ ہٹائے اسکے بعد بزرگوں نے جو طریق ذکر و شغل کا تجویز کیا ہے وہ دوستی کی [illegible] کیلئے [illegible] بہت [illegible] بیعت کے وقت ایک گردن جھکانا اس باطنی توجہ کیلئے ہوتا تھا جسکی ہر وقت اور اس حالت [illegible] کیساتھ طالب کو ضرورت ہوتی ہے یعنی اس گردن جھکانے کا اثر [illegible] ہے کہ وہ شخص جسکو اس وقت کے علاوہ

☆ دیکھ لو اکابرِ دیوبند نے چاروں سلاسل میں بیعت کروائی ہے۔ اب مشائخ اہلسنت پر فتویٰ نہ لگانا۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حدیث نقل کی جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش حضور ﷺ کے وسیلے سے معاف ہوئی (کیا اب بھی وسیلے کا انکار کرو گے؟)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں استغاثہ نقل کیا جس میں
”یارسول اللہ“، ”یاشفیع العباد“ کے القابات کے ساتھ حضور ﷺ سے مدد طلب کی

۱۹۴

لمؤلفہ

يا شفيع العباد خذ بيدي	انت في الاضطرار معتمدي
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
ليس لي ملجأ سواك اغث	مسني الضر سيدي سندي
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
غشني الدهر يا ابن عبد الله	كن مغيثا فانت لي مددي
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے مرے مولا خبر لیجے مری
ليس لي طاعة ولا عمل	بيد حبك ذخري عددي
رکھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس	ہے مگر دل میں محبت آپ کی
يا رسول الاله بابك لي	من غمام الغموم ملتحدي
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
جد بلقياك في المنام لكي	ستر الذنوب في الغد
خواب میں چہرہ دکھا دیجے مجھے	اور مرے عیبوں کو کر دیجے خفی
انت عاف لخلق الله	ويقيل العثار والالد
درگذر کرتا خطا و عیب سے	بخشیے ہر جرم ہے خصلت آپکی

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت : ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

اردو بازار۔ کراچی۔ فون ۲۹۲۱۸۹۱

☆ غیر اللہ سے لفظ ”یا“ کے ساتھ مدد طلب کرنا دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک شرک ہے۔ اب دیوبندی مولوی تھانوی صاحب پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟

دیوبندیوں کی کتاب میں نعتیہ جو کلام نقل کیا گیا اس میں "یا رحمۃ اللعالمین ﷺ" کی بار بار تکرار کی گئی ہے

(۹۵)

یا رحمتہ اللعالمین ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے
منبر ترا عرش بریں یا رحمۃ اللعا[لمین]
آئینہ رحمت بدن، سانسیں چراغ علم و
قرب الٰہی، تیرا گھر، الفقری فخری، تیرا
خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری باب
نور ازل تیری جبیں یا رحمۃ اللعا[لمین]
تیری خوشی بھی اذاں، نیندیں بھی تیری رت
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ
آفاق تیرے سامعین یا رحمۃ اللعا[لمین]
تو آفتاب غار بھی، تو پرچم یلغار
عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار
پھر گڈریوں کو لعل دے ، جاں پتھروں میں ڈال
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم، ماضی سا ہم کو حال
دعوٰی ہے تیری چاہ کا اس امت گمراہ
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمۃ اللعا[لمین]

☆ جبکہ دوسری جانب "یارسول اللہ"، "یا حبیب اللہ" اور "یارحمۃ للعالمین ﷺ" کہنے اور لکھنے کو دیوبندی مولوی ش[رک]
کہتے ہیں۔ کہیں لکھا نظر آجائے تو "یا" کھرچ دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی نے حدیث نقل کی جس میں اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کو بیان فرمایا گیا

نشر الطیب
فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ

کرتا ہوں اور صحیح ابن حبان میں رفیق اعلیٰ کے بعد یہ زیادت بھی مرفوعاً وارد ہے
مع جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ف یہ بھی مثل احادیث بالا کے مقصود میں صریح ہے
پانچویں روایت عبدالرزاق نے طاؤس سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو دو اختیار دیئے گئے ایک یہ کہ دنیا میں رہنا چاہوں
کہ یہاں امت کے فتوحات کو دیکھوں دوسرے یہ کہ (آخرت کو چلے میں) تعجیل کروں
میں نے تعجیل ہی کو اختیار کیا ف جو اوپر ہے وہ یہاں بھی ہے بلکہ اس سے
بھی زیادہ صریح ہے کہ وہاں تو تخییر صحابہ نے سمجھی تھی یہاں خود آپ ہی کے ارشاد
سے منقول ہے چھٹی روایت بیہقی کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت ملک الموت
نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے مجکو بھیجا ہے اگر آپ فرمائیں تو روح قبض کروں اور اگر
آپ فرمائیں تو چھوڑ دوں مجکو حکم ہے کہ آپ کے حکم کی اطاعت کروں آپ نے جبرئیل
علیہ السلام کی طرف دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اللہ تعالیٰ آپ کی لقا کا مشتاق ہے آپ نے ملک الموت کو قبض روح کی اجازت
دیدی الخ سے ان اللہ قد اشتاق الی لقائک کی تفسیر میں کہا ہے معناہ
قد اراد لقائک بان یردک من دنیاک الی معادک زیادۃ فی قربک وکرامتک
ف اس سے بھی آخرت کے سفر کا ترجیح پانا ظاہر ہے کہ وہ مرتب ہے اشتیاق
حق تعالیٰ پر یا علمی تعلق بہ تعلق کا ذکر اسی حق میں جس طرح آپ نے سفر آخرت کو
پسند فرمایا حق تعالیٰ نے بھی آپ کیلئے اوسی کو پسند فرمایا (کلہ من المواہب و
المشکوٰۃ) ساتویں روایت مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں
جسمیں ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو یاد کر کے روتے گئیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
قول مروی ہے کہ تم کیوں روتی ہو کیا تمکو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس کی چیزیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (یہاں سے) بہتر ہیں اور اونھوں نے بھی قصد
کی بھر روتی تھی یہ وجہ بتلائی کہ وحی آسمان سے منقطع ہو گئی سو وہ دونوں حضرات
بھی رونے لگے ف اس حدیث سے بھی تین صحابیوں کا اتفاق معلوم ہوا کہ مقام

اس حدیث کو مدنظر رکھ کر دیوبندی مولوی اپنے اکابر اسمٰعیل دہلوی جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 28 مطبوعہ علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ "جس کا نام محمد ﷺ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" ایسے شخص پر کیا فتویٰ لگے گا؟

حکیم اختر دیوبندی نے قاسم نانوتوی دیوبندی کا لکھا نعتیہ کلام نقل کیا
جس میں نانوتوی نے یوم حشر میں آقا ﷺ کو اپنا مولیٰ (مددگار) تسلیم کیا

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

کس لیے حشر کا ڈر ہو قاسم مجھے میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

دیوبندیوں کی کتاب میں ان کا شجرہ طیبہ سہروردیہ نقل کیا گیا
جس میں مولا علی رضی اللہ کو مشکل کشا کہہ کر پکارا گیا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ہر کہ اعمد عشق یا بد زندگی
کفر باشد پیش او جز بندگی

الموسوم

کنز الحسنات

افضل الصلوات

جو گنہگاروں کو صالحین اور صالحین کو اولیاء اللہ بنانے میں اکسیر ہے۔ [illegible]

مرتبہ

عامل حکیم سید بشیر احمد بخاری الحنفی السہروردی ملتان

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ
چوک نوارہ ... ملتان

مکتبہ حمیدیہ
[illegible]

۲۸

شجرہ طیبہ سہروردیہ

باسمہ سبحانہ ونصلی علی نبیہ اما بعد برائے
طالبان اسرار حقیقت وتلاشیان بحار طریقت وخواستگان فیضان
وبرکت خصوصاً ارادتمندان سلسلہ عالیہ سہروردیہ [illegible]۔ این شجرہ
مقتدیہ روایات اصح المعتمد اسماء الاخیار وروشن اشعار بسلک
نظم سفتہ ام عقیدت مندان سلسلہ عالیہ سہروردیہ را باید کہ شجرہ ہذا
را بخوانند کہ ورد خواندنے قلب وحل مشکلات اثر اکسیر دارد۔ وگوہر
مقصود حاصل سے شود۔

بخش مجھ کو یا الٰہی مصطفیٰ کے واسطے — آل اور اصحاب جملہ انبیاء کے واسطے
اور طفیل حضرت مولا علی مشکل کشا — اور حسنین شہید کربلا کے واسطے
عابد بیمار حضرت شاہ زین العابدین — اور محمد باقر عالی نسب کے واسطے
سید الاحباب جعفر صادق امام — موسیٰ کاظم اور علی ابن رضا کے واسطے

☆ دیوبندی عقیدے کے مطابق مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اگر کوئی غیر اللہ کو مشکل کشا کہے وہ مشرک ہے، لہٰذا اب دیوبندی مولوی حکیم بشیر پر کیا فتویٰ لگے گا؟

دیوبندیوں کے رسالے میں اشرف علی تھانوی کی تحریر نقل کی گئی ہے جس میں تھانوی نے لکھا ہے کہ شانِ رسالت لکھنے کی وجہ سے قصبے میں اموات واقع نہ ہوئیں

☆ تھانوی صاحب نے یہ لکھ کر حضور ﷺ کے ذکر کو دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) تسلیم کر لیا لہٰذا اب دیوبندی عوام کو یہ مان لینا چاہیے کہ جس کا ذکر دافع بلاء ہو، اس کی ذات دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) کیونکر نہیں ہوسکتی؟

حکیم اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ وسیلہ مانگ سکتے ہیں

حضور ﷺ اور تمام اولیاء اللہ کے وسیلے سے دعا مانگ سکتے ہیں

ہاں آپ وسیلہ مانگ سکتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگیں، اولیاء کرام کے وسیلے سے کہیں کہ اے اللہ! جو بھی آپ کے اولیاء ہیں ان کے صدقہ اور طفیل میں میری دعا قبول فرمالیں

☆ چلو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وسیلے کا انکار کرنے والے اولیاء اللہ کے وسیلے سے مانگنے پر آمادہ ہوگئے۔ آہستہ آہستہ ہدایت نصیب ہوتی رہے گی۔

دیوبندیوں کے رسالے میں یہ سلام نقل کیا

”تاجدارِ نبوت ﷺ پہ لاکھوں سلام“ یہ کلام دیوبندی اکابر نے لکھا ہے

ماہنامہ زکریا
ماہنامہ زکریا — اسلام آباد
جلد 1 | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ 9
زیرِ ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن
مدیرِ منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

0321-5523949
0300-5523363
0300-5603080
051-5466558

لاکھوں سلام

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام — شہر یارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولیں، سید الآخریں — تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ آئے، جہاں میں بہار آگئی — نو بہارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جلوہ گاہ محمد ﷺ وہ غارِ حرا — رازدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
نور پاشِ رسالت پہ دائم درود — نور بارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا — شہسوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر نبی ﷺ کی رسالت ہوئی معتبر — افتخارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رونقِ حسنِ یوسف ہے جس کا جمال — اس نگارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سدرۃ المنتہیٰ جس کی گردِ سفر — راہوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بدر میں تو نزولِ ملائک ہوا — کارزارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کیا کہوں جو احد سے محبت رہی — کوہسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو پائے مبارک کی زینت ہوا — اس غبارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کوئی دیکھے رفاقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی — یارِ غارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
[illegible] فاروق رضی اللہ عنہ کا دبدبہ — ذی وقارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بہر عثمان رضی اللہ عنہ رضواں کی بیعت ہوئی — جاں سپارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بابِ شہرِ علومِ نبی ﷺ — شاہکارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے دو پھول پیارے حسن و حسین رضی اللہ عنہما — شاخسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر صحابی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ پہ تصدق رہا — جاں نثارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں — پاسدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کو ترسا کیے چشم و دل اے نفیس
اس دیارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

مارچ 2009ء — ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

☆ ”مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پہ لاکھوں سلام“ کو بدعت کہنے والوں نے ”تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام“ لکھا۔

مولوی یوسف بنوری دیوبندی نے پیش لفظ میں لکھا کہ اکابر دیوبند کا وہی مسلک ہے جو اسمٰعیل دہلوی، سید احمد، شاہ عبد العزیز دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی کا ہے

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تشریح بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت کراچی

پیش لفظ

از حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆علمائے دیوبند پر افسوس ہے کہ وہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کی باتوں کو نہیں مانتے۔

قاری طیب دیوبندی لکھتا ہے کہ دیوبندی فرقے کے لوگ مزاراتِ اولیاء سے استفادہ اور فیض کے قائل ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار ... کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

میں یہ بلا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے لیکن جہاں تک علماء دیوبند کے مسلک کا تعلق ہے وہ اولیاء کرام کے ساتھ اس غلوئے محبت و مخالفت سے کوسوں دور ہے اس کے نزدیک جس درجہ اپنے مشائخ محبوب القلوب ہیں اسی درجہ دوسرے مشائخ بھی باعظمت و باوقعت ہیں اور اگر اتباع مشائخ میں کوئی بات طریق سنت سے کچھ ہٹی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہو مگر خود مشائخ بحیثیت مجموعی اصل طریق پر قائم ہیں تو علماء دیوبند کے مسلک میں ان پر نکیر و ملامت نہ ہوگی اور متبعین کے ان طعن سے انہیں مطعون نہیں کیا جائے گا۔

حاصل یہ کہ اولیاء کرام، صوفیاء عظام کا طبقہ مسلک علماء دیوبند کی رو سے امت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے اس لئے علماء دیوبند ان کی محبت و عظمت کو ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں لیکن اس کے مستحق عبادت کے نہیں رہتے کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع اور طواف و نذر یا منت یا قربانی کا محل بنالیا جائے وہ ان کی منور قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں لیکن انہیں مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلاء اور باختیار نہیں سمجھتے کہ وہ صرف شان کبریائی ہے۔ وہ اہل قبور سے حصول فیض کے قائل ہیں استمداد کے نہیں۔ وہ حاضری قبور کے قائل ہیں مگر ان کے عید گاہ بنانے کے قائل نہیں۔ وہ مجالس اہل دل میں شروط فقہیہ کے ساتھ نفس سماع کے منکر نہیں مگر گانے بجانے کے کسی درجہ میں بھی قائل نہیں۔ البتہ نسبت تورث اور

☆ جبکہ دوسری جانب موجودہ دیوبندی مولوی مسلمانوں کو مزارات پر باادب حاضری دینے سے روکتے ہیں اور شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، دونوں باتوں میں تضاد کیوں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ذکر اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر
دارالاشاعت اردو بازار کراچی
فون ۲۱۳۷۶۸

نبوتِ انبیاء اور منشاءِ ولایتِ اولیاء سمجھتے ہیں اور آپ ہی پر تمام مختارات خداوندی کی ریاست کی انتہا مانتے ہیں، لیکن پھر بھی آپ کا سب سے بڑا کمال عبدیت یقین کرتے ہیں وہ کمالاتِ نبوی اور علو درجات کو انتہائی ثابت کرنے کے لئے آپ کی حدودِ عبدیت کو توڑ کر حدودِ معبودیت میں پہنچا دینے سے مدد نہیں لیتے اور نہ ہی اسے جائز سمجھتے ہیں، وہ آپ کی اطاعتِ مطلقہ کو عین دین جانتے ہیں لیکن آپ کی عبادت کو جائز نہیں سمجھتے۔ وہ آپ کو ساری کائنات میں فردِ اکمل اور بے نظیر جانتے ہیں لیکن آپ میں خصوصیاتِ الوہیت تسلیم نہیں کرتے اور اس میں ذاتی اور عرضی کا فرق بھی معتبر نہیں سمجھتے۔

وہ آپ کے ذکرِ مبارک اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں لیکن اس میں عیسائیوں کے سے مبالغے جائز نہیں سمجھتے کہ حدودِ بشریت کو حدِ الوہیت سے جا ملائیں، وہ برزخ میں آپ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں لیکن وہاں معاشرتِ دنیوی کے قائل نہیں۔ وہ اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبدِ خضراء ہی کے شمعِ ایمانی سے ہو رہا ہے لیکن پھر بھی وہ آپ کو حاضر و ناظر نہیں جانتے جو کہ خصوصیتِ الوہیت میں سے ہے، وہ آپ کے علمِ عظیم کو ساری کائنات کے علم سے خواہ ملائکہ ہوں یا انبیاء و اولیاء بدرجہا بے شمار زیادہ اور بڑھ کر جانتے ہیں، لیکن پھر بھی اس کے ذاتی اور محیط ہونے کے قائل نہیں۔

غرض تمام ظاہری و باطنی کمالات میں آپ کو ساری مخلوقات میں بلحاظ کمال بحال یکتا، بے نظیر اور بے مثال یقین کرتے ہیں لیکن خالق کے کمالات سے

☆ ہم اہلسنت حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور مقرب رسول مانتے ہیں۔ آپ ﷺ کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ان سے محبت وعشق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محفل نعت کا انعقاد کرتے ہیں جبکہ دوسری جانب علمائے دیوبند کا یہ کہنا کہ ہم حضور ﷺ کے ذکر اور ان کی مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اپنے بڑے اجتماعات، رائے ونڈ، جلوس اور کانفرنس میں محفل نعت سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم اولیاء اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں، ان کی نسبتوں کو وسیلہ ترقی درجات مانتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

ایصال ثواب کیلئے مسلک دیوبند

وہ ایصال ثواب کو مستحسن اور اموات کا حق سمجھتے ہیں مگر اس کی مخصوص صورتیں بنانے کے قائل نہیں جنہیں مخصوص اصطلاحات نیاز، فاتحہ وغیرہ کے وضع کردہ عنوانات سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اہل اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں اور انہیں فرائض اصلاح احوال اور وسیلہ ترقی درجات سمجھتے ہیں، مدار نجات نہیں سمجھتے۔

تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس اور شریعت و طریقت

وہ تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس کے لیے حسب سلاسل طریقت مشائخ کی بیعت وصحبت کو حق اور طریقت کے اصول و ہدایات کی پابندی تجربۃً مفید اور ضروری سمجھتے ہیں، لیکن طریقت کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راہ نہیں سمجھتے جو سینہ بسینہ چلی آ رہی ہو، بلکہ شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصہ کو طریقت کہتے ہیں جو اصلاح قلب کا راستہ ہے اور جسے شریعت نے احسان کہا ہے اسلئے اس کے اصول کو کتاب و سنت ہی سے ثابت شدہ جانتے ہیں مگر اس لائن کی بے اصولی یا خلاف اصول یا من گھڑت رواجی رسوم کو طریقت نہیں سمجھتے اور ان کے اختیار کرنے کو خلاف سنت سمجھ کر قابل رد سمجھتے ہیں۔ بعض رواجات یا کئی حال و قال یا تماشائی اچھل کود یا اہل حال کے مغلوبانہ کلمات و افعال کی نقالی اور اس کے خلاف پر فتوی بازی، تکفیر سازی کو تصوف یا طریقت نہیں سمجھتے۔ وہ

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی اپنے منبر اور اسٹیج پر کہتے پھرتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نسبتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم مذہباً حنفی ہیں، سلسلہ ہمارا چشتی ہے اور نسبت ہماری دیوبندی ہے

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

مسلک علماء دیوبند ۲۲

طریقہ پر ان کے علمی مورث اعلیٰ حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی اور بانی دارالعلوم حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اس کے سرپرست اعظم قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم سے پہنچا ہیں پر وہ خود بھی رواں دواں ہیں اور اپنے مستفیدوں کو بھی سو برس سے اسی پر تعلیم و تربیت دیکر رواں دواں کر رہے ہیں۔ اسلئے اب اس جامع اور معتدل مسلک کا اصطلاحی الفاظ میں خلاصہ یہ ہے کہ علماء دیوبند دیناً مسلم ہیں۔ فرقۃً اہلسنت والجماعت ہیں۔ مذہباً حنفی ہیں۔ مشرباً صوفی ہیں۔ کلاماً ماتریدی ہیں۔ سلوکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل ہیں۔ فکراً ولی اللہی ہیں۔ اصولاً قاسمی ہیں۔ فروعاً رشیدی ہیں اور نسبتاً دیوبندی ہیں۔ والحمد للہ علی ھذہ [illegible]

علماء دیوبند کا نقطۂ آغاز

علماء دیوبند کا نقطۂ آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے۔ اسی کی تعلیمات اور طرزِ عمل سے یہ مسلک تعلیمی رنگ سے ہندوستان میں پھیلا اور علماء دیوبند کے نام سے موسوم ہوا اسلئے ضرورت ہے کہ ہم دارالعلوم کے وہ مقاصد جو اس کے مقدس بانی اور بانی کے رفقاء کار اہل اللہ کے طرزِ عمل اور عملی تعلیم سے نمایاں ہوتے پیش کر دیں تاکہ یہ مسلک نظری طور پر ہی نہیں عملی انداز سے بھی سب کے سامنے آجائے۔

اس مسلک کے لحاظ سے اگر دارالعلوم کی تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو اس کے اسلاف اور مؤسسین صرف مدعیانِ مسلک ہی نہ تھے بلکہ مسلک کے

☆ قادری، سہروردی، نقشبندی، اشرفی اور رضوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو چشتی لکھا۔ بریلوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو دیوبندی لکھا اور یہ بھی لکھا کہ ہمارا آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے جبکہ کتاب المہند علی المفند میں ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا افتتاح 1272ھ میں ہوا لہٰذا اکابر دیوبند نے تسلیم کرلیا کہ دیوبندی فرقے کی عمر ڈیڑھ سو سال ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ نہیں تھے۔

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم موئے مبارک، نعلین مبارک اور اولیاء اللہ کے تبرکات کی عظمت کو ضروری اور باعثِ برکت جانتے ہیں

مسلک عُلمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

مشاہدہ و آثارِ صلحاء کی برکت اور ان سے تبرک واستفادہ کے قائل ہیں مگر انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کے قائل نہیں۔

موئے مبارک و پیراہن مبارک و نعلین مبارک

اگر آثارِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے موئے مبارک پیراہن مبارک یا نعلین مبارک کا ایک تسمہ بھی مستند طریق پر مل جائے تو اُسے سلاطین کے تاج اور دنیا و مافیہا کی ہر دولت سے کہیں زیادہ بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں غیر مستند ہوں تو بے ادبی سے بچ کر بے سند چیزوں سے کنارہ کش ہو جانا ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات و آثار کی عظمت بھی ضروری اور موجب خیر و برکت جانتے ہیں لیکن انہیں مقام رکوع و سجود بنا لینے یا ان کی تعظیم کی خاص خاص بندی جزئی رسوم بندی کے قائل نہیں۔ اسی لئے وہ جائے بزرگاں بجائے بزرگاں کے قائل ہیں مگر تبرک کی حد تک نہ کہ تعبد کی حد تک۔

بہرحال حضرات صوفیاء اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی محبت و عقیدت ان کے مسلک پر بلاشبہ ایک شرعی حقیقت ہے مگر اس میں غلو و مبالغہ اور رسم بندی اور زمان و مکان کی قید و بند اور از خود حد بندی سازی، محض رواجی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ ایسی چیزیں ابتداءً کسی صاحب حال اور مخلص سے اتفاقاً عمل میں آگئی ہوں مگر بعد والے بے بصیرت عقیدت مندوں اور بے شعور عشاق نے انہیں ایک مستقل اصول اور قانون کے انداز سے بے پڑھے لکھے عوام میں بنام شریعت

☆ جبکہ دوسری جانب اولیاء اللہ کے تبرکات کا مذاق اڑاتے ہیں، اور تبرکات کی تعظیم کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ کفن میں اور قبر کے اندر مرشد کا رومال، کعبۃ اللہ کا غلاف تبرکاً رکھنا درست ہے

[illegible]

کفنانے کا بیان

[illegible]

بہشتی زیور اصلی

مصنفہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆ جبکہ دوسری طرف اپنے منبر پر بیٹھ کر دیوبندی مولوی یہ شور مچاتے ہیں کہ قبر میں اعمال کے سوا کوئی چیز عذاب سے نہیں بچا سکتی تو پھر یہ برکت کے لئے مرشد کا رومال اور کعبۃ اللہ کا غلاف کیوں رکھنا درست ہے؟

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے مرنے کے بعد خواب میں آ کر اپنی سوانح خود لکھوائی

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نوراللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

ہوا ہے مگر الحمدللہ کہ خواہش نفس کا اتفاق ہوا سے اس خدمت کے لباس میں چھپایا تو اس آستانہ سے ایسی پرورش کی ہے جس سے شاداں و فرحاں واپس ہوا اور طبع کا انتظام شروع کیا۔

اس قصہ کے بعد پھر حوائج سد راہ ہونے لگے اور کچھ ایسے اشکال پیش آئے کہ باوجود احباب کے پیہم تقاضوں اور تحریری استفسار کے اوراق مسودہ کو ہاتھ لگانے کا بھی اتفاق نہ ہوا۔ آخر جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کے کئی مرتبہ ایسے الفاظ مجھے تقاضے ہوئے کہ "سوانح کے چھپنے میں کیا دیر ہے؟" تو شرم کے سبب پسینہ آگیا اور مظاہر العلوم کے جلسے سے واپس آتے ہی ۲۰ محرم ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۲۵ فروری ۱۹۰۸ عیسوی یوم چہار شنبہ مسودہ کا ادھورا حصہ ترمیم و ترتیب اور نظر ثانی کی بقدر ضرورت تغیر و تبدل کے بعد طبع شروع کر دیا۔

اثنائے کتابت میں ایک صاحب دل دیندار شخص کا جن کی صورت میں نے کبھی نہیں دیکھی بذریعہ خط اتفاق ہوا کہ میں نے خواب دیکھا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری جلد چھپ رہی ہے اور ایک بزرگ نے اس کی تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے شریعت کے کسی کامل تبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔

پس مبارک ہو کہ یہ منامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔ میں نے حق تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کیا اور بعد میں پے در پے خود بھی چند خواب عجیب و غریب دیکھے۔ اپنے حضرت صاحب کی زیارت سے بھی خواب میں مشرف ہوا اور مسکرا کر دریافت فرماتے تھے کہ میری سوانح لکھ دی یا نہیں؟ پس کتاب ہوا اپنی بے بضاعتی اور احباب کا کچھ دوستانہ شکوہ کر رہا ہوں اور حضرت قدس سرہ جواب میں یہ حالات خود بیان فرما رہے ہیں لیکن مگر افسوس کہ بیدار ہوتے ہی یاد نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ ان بشارتوں نے مردہ قوت میں روح پھونک دی اور اس کا نتیجہ ملا کہ جس طرح جلد اول اس یادگار کو ہدیہ ناظرین کر کے پیش کیا تاہم اتنا افسوس اب بھی ہے کہ جن نفیس مباحث اور عجیب مضامین کی جستجو تھی کافی طور پر نہ ملے۔ اس خدا کی ذات سے امید ہے کہ آئندہ طبع میں یا جداگانہ کتاب و مباحث و خصوصیات کے عنوانات سے رسائل کی صورت میں طبع کی نوبت آئے گی اور یہ سلسلہ انشاء اللہ شروع ہے تو سالہا سال جاری رہے گا۔ والسلام خیر الختام۔

طالب فیوض باطنی
احقر العباد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

☆بڑی حیرت کی بات ہے، اپنے دیوبندی مولوی کے لئے مرنے کے بعد اس قدر اختیار تسلیم کرتے ہو؟

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کئے

رحمٰن بہشتی زیور اصلی

حکیم الامت حضرت مولانا حافظ محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی بات بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہو تو جب لفظ پر ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچ کر کہو اب سبحانک اللھم پڑھ رہی ہوں پھر سوچ کر کہ اب وبحمدک کہہ رہی ہوں۔ پھر دھیان کرو کہ اب وتبارک اسمک منہ سے نکل رہا ہے اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو، پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سبحان ربی العظیم کو سوچ سمجھ کر کہو۔ غرض منہ سے جو نکلے اور دھیان بھی ادھر رکھو۔ ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئیگا۔

پیری مریدی کا بیان

مرید ہونے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم کبھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بری بات کی پیر سے شرمندگی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پیر سے اعتقاد و محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کی طرح چلیں، چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں۔ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ تیسرے کمانے کھانے کے لیے پیری مریدی نہ

☆ غوث پاک علیہ الرحمہ کے مرید بننے پر اعتراض کرنے والے مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کر رہے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حدیث نقل کی کہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا نفلوں سے زیادہ ثواب کا باعث ہے

توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ ۱۰: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔ مسئلہ ۱۱: محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ ۱۲: اسی طرح بقرعید کی نویں تاریخ روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۳: شب برات کی پندرھویں اور عید کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔ مسئلہ ۱۴: اگر ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر برابر روزے رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی بہت ثواب ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے

اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ ۱: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہمبستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لیوے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔ مسئلہ ۲: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

نوٹ: یہ مسئلہ صفحہ ۳۲ پر درج کیا گیا۔

مسئلہ ۳: دن کو سرمہ لگانا تیل لگانا خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

رحمٰن بہشتی زیور اصلی

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ تمام انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہیں، سید عالم ﷺ کو جاگتے میں جسم وروح کے ساتھ معراج ہوئی

حصہ اول ۴۷ رحمن اسلامی بہشتی زیور

میں سے وہ بھی ہیں آ جاوے۔ عقیدہ۔ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اُس کے ہونے سے
پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بُری چیزوں
کے پیدا کرنے میں بہت سے بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ عقیدہ۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ
دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے
کی قدرت نہیں ہے گناہ کے کام سے اللہ میاں ناخوش اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔
عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ عقیدہ۔ کوئی چیز خدا
کے ذمہ ضروری نہیں اور جو کچھ مہربانی کرے اُس کا فضل ہے۔ عقیدہ۔ بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے
بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی اُن کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم
ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ
نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں اُن میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے
بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعض بہت مشہور ہیں جیسے حضرت
نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام
یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام
ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام
الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل
علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیدہ۔ سب
پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائی۔ اس لیے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے
جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔
عقیدہ۔ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ رتبہ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا
ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب
کے پیغمبر ہیں۔ عقیدہ۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے
بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا پہنچایا
اور پھر مکے میں پہنچا دیا۔ اسے معراج کہتے ہیں۔ عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو
ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اُن کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے
حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور

رحمن بہشتی زیور
اصلی
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی
خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں عقیدہ لکھا کہ اولیاءِ کرام کو چھپی ہوئی باتوں کا علم کشف اور الہام کے ذریعے ہوتا ہے

حصہ اول ۲۸ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔ عقیدہ۔ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اوروں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ عقیدہ۔ ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ۔ ولی خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔ عقیدہ۔ جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی یا شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے۔ عقیدہ۔ ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف یا الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں سکھائیں، ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا ہے مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ عقیدہ۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے اُن کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آوے تو اس کو بھول چوک سمجھے ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ پر بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا، اس لیے خلیفہ اول کہلائے۔ تمام امت

فالصالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں، خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆ ہم اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ اپنے رب عزوجل کی عطا سے چھپی باتوں کو جانتے ہیں۔ جب تم بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہو تو اہلسنت کے عقیدۂ علم غیب پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟

گنگوہی دیوبندی کے زخم پر اعلیٰ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی نے صرف ہاتھ رکھا اور زخم درست ہو گیا، نشان تک باقی نہ رہا

تذکرۃ الرشید ۷۵ جلد اول

دوچار ہوئے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگ جانے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جوانمردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔

(حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ یکایک سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی۔ اعلیٰحضرت نے لپک کر زخم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "کیا ہوا؟" یہاں عمامہ اتار کر سر کو جو دیکھا کہیں گولی کا نشان تک نہ تھا اور تعجب یہ ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر)

حضرت امام ربانی قدس سرہ کو خاندانی درباره تعلق پر اعلیٰحضرت کے ساتھ تو جو کچھ دلبستگی تھی وہ تھی ہی مگر چونکہ حضرت حافظ ضامن صاحب کے ساتھ بھی نہایت ہی درجہ خلوص و انس تھا اور حافظ صاحب بھی مولانا کے گویا دلدادہ عاشق تھے اسی گھمسان میدان میں مولانا کو پاس بلایا اور فرمایا "میاں رشید احمد! جب میں مروں تو تم میرے پاس ضرور ہونا" تھوڑی دیر گزری تھی کہ حافظ صاحب شہید ہوئے اور معلوم ہوا کہ گولی کاری لگی اور خون کا فوارہ بہنا شروع ہوا۔ حافظ صاحب کا زخم سے چور ہو کر گرنا تھا اور حضرت امام ربانی کا بلکہ ان کی نعش کا کاندھے پر اٹھانا۔ قریب کی مسجد میں لائے اور حضرت کا سر اپنے زانو پر رکھ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔

دیکھنے والوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا کی اس جوانمردی پر تعجب تھا کہ کس اطمینان کے ساتھ سنسان مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے اپنے نور دیدہ پیا کے سفر آخرت کا سماں دیکھ رہے اور اپنے عاشق محبوب کی نزع کا آخری وقت نظارہ کر رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور زبان پر کلام اللہ یہاں تک کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زانو پر سر رکھے وصال ہو گیا اور حضرت مولانا ان کی وصیت کو پورا کرنے کے باعث مسرور ہو کر چلے آئے۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت حافظ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تمامی نسبت حضرت قدس سرہ کی طرف منتقل ہوئی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اللہ اللہ جس بزرگ نے دس برس ہوئے اعلیٰحضرت سے سفارش کر کے حضرت مولانا کو بیعت کرایا اور اجازت کے ایک کاغذ سے ہمدردی ظاہر فرمائی تھی وہ قدسی نفس ہر دم آخری وقت میں اس آخری خدمت کا انجام ...

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

☆ اپنے اکابر کے پیر و مرشد کی کرامت لکھنے والو! کبھی غوث و خواجہ رحمہم اللہ کی کرامات بھی اپنی کتابوں میں نقل کر کے اسے تسلیم کر لیا کرو۔

دیوبندی مولوی نے لکھا کہ حاجی امداد اللہ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کی حضور ﷺ نے خواہش ظاہر فرمائی

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

معیشت کے لئے کافی و وافی سامان تھا مگر آپ کا قلب سلیم چونکہ بالطبع زہد و توکل کا شیدا تھا اس لئے آپ نے اپنی ساری جائداد مکسی و ورثی اپنے بھائی کے نام منتقل کر دی اور مسجد کے حجرہ کو مسکن بنا لیا تھا۔

اعلیحضرت چونکہ زاویہ خمول کی پسند اور گمنامی کے ساتھ ایام گزاری کی جانب بہت راغب تھے اسلئے بیٹھنا چاہتے تھے مگر حبیب اللہ علیہ کی دلبستگی کو اخفاء و کتمان حال کا سبب بنایا مگر "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" اپنے چھپانے کب چھپ سکتے تھے خلاق مخلوق نے جیسا آپکو فقر سمجھا اور جیسا کہ دین کا اپنے زمانہ ولادت سے حال رہا ہے غرباء و مساکین اور عوام الناس طالب دین نیک بندوں کی آمد شروع ہوئی جن میں امتثالاً للامر آپ طالبین کو بیعت فرماتے اور عاشقوں کا نام سیکھنے کیلئے آنے والی مخلوق کی دستگیری فرماتے تھے۔ آخر طالبین کا ہجوم دن بدن بڑھتا گیا اور آپ اسی توکل و وسیع خوان پر مہمانوں کی خوشی خوشی ضیافت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپکی بھاوج نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ موروثی جائداد آپ منتقل فرما چکے تو توکل پر بسر و صبر گزران ہے پھر آپ پر مہمانوں کی آمد و رفت اور مسافروں کی زیادتی کا اگر بار رہے تو گو میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس خدمت سے چشم پوشی کروں۔ اسلئے آج سے جتنے مہمان آئیں انکی اطلاع غریب خانہ پر فرما دیں انکا کھانا دونوں وقت یہاں سے آئیگا۔ اول تو اعلیحضرت نے انکار فرمایا کہ نہیں بہت سامان ہیں اللہ کی نعمت بھری پری ہے مگر آخر بھاوج صاحبہ کے اصرار کے سبب جو محض اخلاص کے ساتھ تھا آپ نے قبول فرما لیا اور اسی روز سے مہمانوں کا کھانا دونوں وقت وہاں سے آنے لگا۔

اعلیحضرت کی بھاوج کا حسن اعتقاد اور اخلاص بتاتا تھا کہ مہمانوں کا کھانا خود پکاتی تھیں اور کسی مہمان کے بے وقت آنے سے کبھی بھی تنگدل نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن اعلیحضرت نے خواب دیکھا کہ آپکی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکی بھاوج سے فرمایا کہ "اٹھو تم اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاؤ اُس کے مہمان علماء ہیں انکے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔"

اعلیحضرت کی اس مبارک خواب کی تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی قدس سرہ سے شروع ہوئی اسلئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے آپ کے بعد چار دانگ عالم سے جوق جوق علماء کی آمد شروع ہوئی اور اعلیحضرت کو علماء کا شیخ طریقت بننے

رشید احمد گنگوہی نے اپنے متعلق لکھا "حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے" اس زمانے میں ہدایت ونجات میری اطاعت پر موقوف ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء ... قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ۔ لاہور

اعلیٰ طبقہ میں رکن اعظم بنکر داخل ہوئے تھے جنکے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جنکی زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے مخلوق کو گمراہی سے بچانیکے لئے اپنی تربیت و کفالت میں لے رکھا ہے آپکے اسی مرتبہ کی حیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" اور کھلا ہوا قال ظاہر ہے جن مسائل میں علماء و خواص کے پابند ہو کر اختلافی جھگڑوں میں پڑتے اور حق و باطل میں امتیاز کامل نہ کر سکنے کیوجہ سے تذبذب و تحیر کے بیابان میں سرگرداں پھرا کرتے تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ کو خلوت سے سلگاؤ ہوئی اور شغل تعلیمی کے روز کی بدولت واضح حق جانب بیان فرماتے اور شرح صحیح میں فرما کر علاوہ استشہاد فیصلہ کر دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپکے فتاویٰ میں نہ تضمین استشہاد روایات بہت کم نظر آتے گو ظاہر میں ایسی ہی حقیقت میں امر حق ذیل کا تابع بھی نہیں ہے بلکہ دلیل امر حق کی محکوم اور علامت مطبوع کے قائم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علو مرتبت اور قرب منزلت کا پایا پتہ لگانا کوئی آسان بات نہیں اور نہ اسکی حاجت ہے ہاں اتنی بات ظاہر ہر ایک کے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت میں خاص نسبت جو حضرت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں انہماک و فنائیت جو آپکو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ میں دوسرے کو عطا نہیں ہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور حضوریان بارگاہ احدیت کے لب لباب اور درویشوں کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت و پختگی یعنی دین کے بارہ میں ثبات اور ثابت قدمی آپکو عطا ہوئی تھی اسکی نظیر اہل عصر کو نظر نہیں آتی سو اوقات ہو یا مخالفت اور دوست ہو یا دشمن چاہے بادل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا خود مقر ہے اور ہوگا کہ حضرت امام ربانی اس سیدھی اور صاف شاہراہ پر چلتے چلتے جان دے گئے جسکو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ اکثر مخالفین نے جن باتوں کو بدعت حسنہ کہا انکو حضرت امام ربانی نے بدعت سیئہ قرار دیا اور نافر و متنفر رہے لیکن جن حضرات کا مسلک اور قول یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے انکے التزام و اہتمام اور پابندی و انصرام کا معترضین کو بھی صاف اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور لاثانی پختگی آخر کیوں تھی اور کہاں سے آئی تھی مگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے والدین کے سلسلہ نسب میں پیر بخش، غلام حسن، غلام علی، غلام قادر نام کے لوگ ہیں

تذکرۃ الرشید

تالیف

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت

☆بڑی حیرت کی بات ہے انہی اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان ناموں کے رکھنے کو ناجائز، حرام اور مشرکانہ نام قرار دیا ہے تو کیا (معاذ اللہ) گنگوہی صاحب کے آباؤ اجداد مشرک تھے؟

آپ نے پچھلے صفحے پر گنگوہی کے آباؤ اجداد کے نام ملاحظہ فرمائیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ان ناموں کو گنگوہی نے موجودہ فتوے میں شرکیہ نام قرار دیا۔ اب گنگوہی کے فتوے کی روشنی میں ان کے آباؤ اجداد کے نام پر کیا فتویٰ لگے گا؟

کامل
فتاوی رشیدیہ
مبوب بطرز جدید
از افادات مبارکہ
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی
ناشران
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دو دکان نمبر ۱
اردو بازار کراچی نمبر ۱

۱۸۳

طوافِ قبر

سوال :- جو افعال قبور [illegible]

جواب :- ان سب امور میں جیسا کہ مائۃ مسائل میں لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے جواب ہے اس میں بندہ موافقت رکھتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا

سوال :- قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب :- قبر کو بوسہ دینا حرام ہے کہ یہ بدعت [illegible]

نبی بخش وغیرہ نام رکھنا

سوال :- نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش، مدار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے۔

جواب :- ایسے نام موہم شرک ہیں منع ہیں ان کو بدلنا چاہیے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتب فقہ و حدیث کا انکار کرنا

سوال :- زید کہتا ہے کہ کتب فقہ یا دوسری کتب احادیث [illegible]

دیوبندی مولوی نے اپنے پیرومرشد گنگوہی کے لئے القابات کی بارش کردی حتیٰ کہ گنگوہی کو قطب العالم اور غوث الاعظم لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نوراللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا وشفیعنا محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد بندہ سراپا تقصیر عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عموماً اور اہل طریقت کی بارگاہ میں خصوصاً کمال ادب کے ساتھ عرض رساں ہے کہ قطب العالم قدوۃ الاعاظم غوث الاعظم اسوۃ الافاضل جامع الفضائل والفواضل [illegible] ... الشیخ مولانا الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ العزیز کی وفات ایسی وفات نہ تھی جس کا صدمہ کسی خاص حصہ ملک یا خاص جماعت وابستگان تک محدود رہا ہو چونکہ اس جامع کمالات [illegible] نے حسب طبائع تعلق دین و محبت سنت نبویہ تمام مسلمانان ہندوستان بلکہ دیگر بلاد کے دلوں کو ایک گہرا رنج پہنچایا تھا اس لئے اس دلگداز صدمہ سے تمام [illegible] ابھی قرار بھی نہیں پکڑا تھا کہ چاروں طرف سے معدن کمال کی سوانح مرتب کرنے کی خواہش بلکہ اصرار [illegible] اور تقاضے شروع ہو گئے۔ اس مبارک صدا کا بلند ہونا حقیقت میں ایک طبعی و فطری بات تھی [illegible] اور ذتیں ایسی تھیں جن کا اٹھانا بشری قوت سے باہر تھا۔

اس زمانہ میں ایک جگہ کی دوسری جگہ بلکہ ایک ملک کی دوسرے ملک میں خبریں معلوم ہو جانے کے وسائل اس کثرت سے مہیا کر دئیے ہیں کہ سطح زمین کا معمور حصہ دنیا بھر کے حالات [illegible]

☆ کبھی اپنی کتابوں میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کو بھی غوث الاعظم لکھ دیا کرو۔

امام احمد رضا خان کو اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والو!
اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ کو دو صفحات میں آٹھ مقامات پر اعلیٰ حضرت لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء عمدۃ المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج المولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

اور فرماتے تھے اور فارغ ہوتے ہی جیب میں رکھ کر کلام اللہ یاد کرنا شروع کر دیتے تھے تا آنکہ اوائل شوال
دوسرے سال حافظ ہوئے اور مبارک ماہ رمضان کی تراویح میں امام جماعت بنکر محراب سنائی۔
چونکہ خدا طلبی کا شوق ازل سے قلب مبارک میں جوش مار رہا تھا اسلئے آپکو بیعت ہونے کے لئے شیخ
کامل کی تلاش ہوئی اور محبوب کو محبوب کی طرف لانے والے پاک خدا نے آپکی رہبری فرمائی۔ اس غیبی نصرت
اور خدائی امداد سے آپ نے تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کی جانب رخ کیا اور اس بادشاہت سے دامنوں
بھرپور کیا جسکی طلب میں سلاطین دنیا تخت و تاج چھوڑ اور کئی سال کی خیرباد کہتا آسان معلوم ہوا ہے۔

سلوک و تحصیل طریقت

بازار عشق و شوق محبت کے جاں فروش — لیکیں کر چل چلاؤ ہے دنیائے دُون کا
سیکھیں طریق وصل و لقائے خدائے پاک — دل بیچکر خرید لیں سودا جنون کا

حضرت امام ربانی مولانا گنگوہی قدس سرہ کو قاسم العلوم زبدۃ الافاضل مولانا المولوی محمد قاسم صاحب
نانوتوی کے ساتھ طالب علمی کے زمانہ میں چار سال تک موافقت و معیت اور ہم سبق و یکجا رہنے کے سبب
اس درجہ تعلق بڑھ گیا تھا کہ فلک علم کے دونوں شمس و قمر گویا جسم و روح یا گل و بو کا علاقہ رکھتے اور
یک جان دو قالب کا مظہر بنے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم کو جناب شیخ المشائخ قدوۃ اصفیاء
حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ نسبی بھی تھا کیونکہ اعلیحضرت کی ننھیال
قصبہ نانوتہ اور مولانا مرحوم کے خاندان میں تھے۔ حضرت حاجی صاحب کی بہن بھی نانوتہ میں بیاہی
تھیں اسلئے حضرت اکثر نانوتہ تشریف لاتے اور مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب بچپن سے
حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اعلیحضرت کا ان دونوں نونہالان چمنستان
علم و فضل کے ساتھ بچپن ہی میں نہایت شفقت اور نہایت محبت و اخلاص کا برتاؤ تھا۔ کتاب کی
جزبندی دونوں حضرات کو اعلیحضرت ہی نے سکھائی تھی جسکے بعد دونوں صاحبوں نے اپنی لکھی ہوئی
کتابوں کی جلدیں خود ہی باندھیں اس تعلق یگانگت اور اول بار رتبہ طالب علمی کے باعث حضرت مولانا
قاسم العلوم نے وطن سے دہلی آتے اور دہلی سے وطن جاتے تھانہ بھون کی حاضری اور اعلیحضرت
کی زیارت کا اپنا معمول بنا رکھا تھا اعلیحضرت بھی جب دہلی تشریف لاتے تو حضرت مولانا مملوک العلی

امام احمد رضا خان کو اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والو!
اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ کو دو صفحات میں آٹھ مقامات پر اعلیٰ حضرت لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

صاحب کے پاس قیام فرماتے اور استاذ الکل کے رشید شاگرد بھی زیارت سے بہرہ یاب ہوتے تھے حضرت مولانا قاسم العلوم اپنے جماعت طلبہ میں اعلیٰحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات علیہ و عملیہ کا تذکرہ فرماتے اور خوارق و کرامات کے اظہار و بیان سے آستانہ علیہ کی طرف ترغیب دلایا کرتے تھے خصوصاً امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ سے چونکہ جلوت و خلوت کی شرکت بھی بہت ہی خصوصیت کا ذکر ہوتا بلکہ اس کی کوشش بھی تھی کہ حضرت مولانا بھی آپ کی ذات مقدس سے با تصوریت ہوں۔

امام ربانی قدس سرہ چونکہ پیاری باتیں سنتے ہوئے تھے کہ قطب وقت اور شیخ زمین ہیں اسلئے شروع ہی سے خواہش طبعی اور اصلاح نفس یعنی تصوف و سلوک کے حاصل کرنے کا شوق آپ کے قلب میں جاگزیں تھا اور آپ چاہتے تھے کہ کسی صاحب قلب سلیم الامر کا دامن پکڑیں مگر چونکہ کی فطری استقامت و استقلال نے آپ کو شوق میں اس درجہ مغلوب نہ ہونے دیا تھا کہ طبع کے اطمینان کئے بغیر کسی کے ہاتھ پر بیعت ہو جاتے اس لئے آپ اعلیٰحضرت کے محامد و صفات اور مناقب و فضائل کو خاموش ہو جاتے اور قلب کو ٹٹولا کرتے تھے کہ اندرون کس طرف میلان کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے پہلی زیارت جو حضرت مولانا کو حاصل ہوئی اس کا تذکرہ خود حضرت امام ربانی نے بارہا فرمایا کہ جب میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دہلی میں استاد رحمۃ اللہ سے پڑھتے تھے تو اعلیٰحضرت شروع کرنے کو کہا مگر مولانا کو فرصت نہ تھی اسلئے انکار فرماتے تھے بالآخر میں نے عرض کیا کہ حضرت ہفتہ میں دو دن بدھ اور جمعرات (یا جمعہ) کو پڑھا دیا کیجئے خیر یہ منظور ہو گیا اور ہفتہ میں دو سبق ہونے لگے تو اس سبق کی ہمیں بڑی قدر تھی ایک روز یہی سبق ہو رہا تھا کہ ایک شخص نیلی لنگی باندھے ہوئے سامنے آگئے ان کو دیکھ کر حضرت مولوی صاحب مع تمام مجمع کے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ لو بھائی حاجی صاحب آگئے اور حضرت مولانا نے مجھ سے خطاب ہو کر فرمایا کہ لو بھائی رشید اب سبق پھر ہو گا۔ مجھے سبق کا بہت افسوس ہوا اور میں نے مولوی محمد قاسم صاحب سے کہا کہ "یہی حاجی صاحب ہیں جن کو بڑا کہا" مولوی محمد قاسم صاحب نے کہا کہ ہاں یہ حاجی صاحب ہیں ایسے ہیں ایسے ہیں "ہمیں کیا خبر تھی کہ [illegible] یہی حاجی صاحب ہو جائیں گے" اول زیارت مجھے اس وقت ہوئی تھی بارہا اس کے بعد حضرت حاجی صاحب امام دونوں کا حال دریافت فرمایا کرتے اور یوں کہا کرتے تھے کہ سارے طالب علموں میں دو دو طالب علم اس مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتوی بڑے ہی اللہ ہوشیار معلوم ہوتے ہیں اور بس۔

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں "علم غیب رسول ﷺ" پر مفصل مضمون تحریر کیا

ماہنامہ

دعوۃ التوحید

اسلام آباد

ایمان کی دولت کا امین

توحید کی خوشبو سے معطر

جلد 10 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

ایڈیٹر
حافظ مقصود احمد

نائب ایڈیٹر
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مجلسِ ادارت

مولانا عطاء المومن | ڈاکٹر حافظ محمد انور
پروفیسر عنایت اللہ مدنی | میاں انوار اللہ

مجلسِ مشاورت

☆ محمد داؤد کھوکھر
☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی
☆ چوہدری محمد ارشد
☆ چوہدری محبوب احمد
☆ عبداللہ بن شیخ محمد اسلام

نمائندگان

فرانس : میاں قمر محمود
راولپنڈی : سید انصار احمد (0322-5143240)
سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ 0300-9616800

فی شمارہ : 15 روپے
زرِ سالانہ : 150 روپے

فہرست مضامین

مرکز دعوۃ التوحید ۔ جامع
مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 - اسلام آباد
موبائل: 0300-5053986 فون: 4438752 فیکس: 4438752

سرورِ کونین ﷺ نے غیب کی خبریں دیں، اگر یہ علم غیب نہیں تو پھر علم غیب کس کا نام ہے

ڈاکٹر مفتی محمود السفار اردو قالب: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

نبی ﷺ نے اپنے بعض معاصرین کی موت کی کیفیت و مقام کی اطلاع دی (2)

وفاتِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اطلاع: نبی ﷺ کی دختر فاطمہ چل کر آپ کے پاس آتی ہیں' ان کے والد ان سے فرماتے ہیں۔ بیٹا آؤ مرحبا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ نے فاطمہ کو اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا اور پھر ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں' پھر آپ نے ان سے چپکے سے ایک بات کی' جس سے وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے تمہارے چہرے پر دیکھی وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کرسکتی۔ جب آپ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے میرے کان میں کہا تھا: ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الا حضر اجلی وانک اول اهل بیتی لحاقا بی فبکیت' فقال ﷺ: اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنین فضحکت لذلک [1] "جبرئیل میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا ہے۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی۔ اس پر میں رونے لگی تو آپ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں کہ جنت کی عورتوں کی یا (آپ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی سردار بنو؟ تو اس پر میں ہنس پڑی"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا: فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت [2]

"تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی اس مرض میں وفات ہو جائے گی' جس میں واقعی آپ کی وفات ہوئی' تو میں رو پڑی' پھر دوبارہ آپ نے آہستہ سے مجھ سے جو بات کی اس میں آپ نے فرمایا کہ میں آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ سے جا ملوں گی تو میں اس پر ہنس پڑی"۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے تین غیب کی خبریں دی ہے:

۱۔ آپ کی وفات قریب ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام اسی سال وفات پا گئے۔

۲۔ آپ نے یہ خبر دی کہ فاطمہ آپ کے بعد زندہ رہیں گی اور آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے ان کی ہی وفات ہوگی۔ آپ ﷺ کے صرف چھ مہینے بعد آپ کی وفات ہوئی تو اس طرح آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

۳۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا واضح معجزہ ہے بلکہ دو معجزات ہیں: آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اپنے بعد زندہ رہنے اور یہ کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ سے ملیں گی۔ پھر اسی طرح ہوا۔ آپ ﷺ سے بہت جلد ملاقات کی خبر پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خوشی سے ہنس پڑیں [3]

یہ اطلاع کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات مکہ میں نہیں ہوگی: آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور صداقت کی نشانیوں میں سے آپ ﷺ کی یہ اطلاع بھی ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں فوت نہیں ہوں گی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں بیمار پڑ گئیں۔ جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: مجھے مکہ سے باہر لے چلو کیونکہ مجھے مکہ میں موت نہیں آئے گی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری وفات مکہ میں نہیں ہوگی۔ [4]

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حدیث نقل کی کہ حضور ﷺ بعد از وصال فرمارہے ہیں کہ میں نے ابھی ابھی حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید ہوتے ہوئے دیکھا

یہ روایت کہ حضرت حسین ؓ مس امت مقتول ہوں گے جب کہ قحران پر چھا جائے گا طبرانی نے اپنی کبیر میں تحریر کیا ہے کہ اس کا کوئی سند بن طریقہ ہے جو اپنی جا اہل پرست ہے۔
حسین ؓ کو قتل کیا جائے گا اور ان کی تربت کی مٹی دکھائی گئی اور ان کے قاتل کا پتہ بتایا گیا۔ اس روایت کو حفاظ کے ذریعہ بھی لکھا گیا ہے۔

جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث ایک انصاری خاتون سلمیٰ کی زبانی یہ لکھی ہے کہ میں ام المومنین حضرت سلمہ ؓ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئی اور وہ گریہ وزاری کر رہی تھیں میں نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال گرد آلود تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد عالی ہوا میں نے ابھی ابھی حسین ؓ کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔

اور یہی حدیث بخاری و ترمذی میں حضرت انس ؓ کی زبانی یوں تحریر ہے کہ گورنر کوفہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین ؓ کا سر لا کر ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبید اللہ بن زیاد نے سر حسین ؓ کو ایک لکڑی سے چھیڑا اور ان کی کچھ تعریف کی تو میں (انس ؓ) نے کہا۔ حضرت آپ رسول اکرم ﷺ سے بہت مشابہ ہیں اور اس وقت سر حسین ؓ وسمہ کے خضاب سے رنگین تھا۔

نیز ایک روایت حضرت انس ؓ کی زبانی یہ ہے کہ عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت حسین ؓ کا سر مبارک لایا گیا جن کی ناک میں عبید اللہ بن زیاد ایک لکڑی کرنے لگا اور کہنے لگا میں نے ایسا خوبرو کبھی کوئی نہیں دیکھا تو میں (انس ؓ) نے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

عمارہ بن عمیر ؓ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ اور اس کے ساتھیوں کا سر کاٹ کر مسجد میں لایا گیا[1]۔ جہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں (عمارہ) بھی اس بھیڑ میں سے گھس کر مسجد میں پہنچ گیا۔ اور اس ہجوم نے کہا وہ آیا وہ آیا یعنی ایک سانپ تھا جو مقتولوں کے سروں میں گھستا ہوا عبید اللہ کے سر کے پاس اور اس کی ناک میں گھس کر تھوڑی دیر بیٹھا رہا اور پھر نکل کر آنکھوں میں غائب ہو گیا۔

---

[1] عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کا سر کاٹ کر پہلے کوفہ کے قصر امارہ میں مختار بن عبید کے آگے رکھا گیا اور پھر اس خادم مختار کے حکم سے مسجد بھیجا گیا تا کہ لوگ حاکم کی وقت مختار سے خوف زدہ رہیں۔ ۴۲

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال ، اشغال ، نماز ، روزہ ، دعا ، اعتقاد کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر لمحے حقیقی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

☆(اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی تمام واقعات دیکھ رہے ہیں)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ حضرت عمر عبدالعزیز نے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے لگوائے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مگر خاندان بنو امیہ میں سے یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو معاملات امت میں رخنہ اندازی کرے گا۔

رویانی نے اپنی مسند میں ابوالدرداء کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اموی خاندان کا یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو میری سنتوں میں ردو بدل کرے گا۔

نوفل بن فرات کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں کسی نے یزید بن معاویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے امیر المومنین یزید بن معاویہ کہا۔ اس پر خلیفہ وقت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا اے شخص تو نے یزید کو امیر المومنین کہا یہ تیرا جرم ہے۔ پھر اس شخص کو بیس (۲۰) کوڑے لگوائے۔

☆ موجودہ دور کے بعض مولوی جو یزید کو امیر المومنین اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، انہیں بھی سخت سزا دے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی سنت کو زندہ کرنا چاہئے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ معرکۂ کربلا کے بعد یزید نے مکہ و مدینہ پر حملہ کروایا، جس سے کئی صحابہ شہید ہوئے

یزید کا مکہ مدینہ پر حملہ

۶۳ھ میں یزید کو اطلاع دی گئی کہ باشندگانِ مدینہ نے چڑھائی کا ارادہ کیا اور اس کی بیعت فسخ کردی ہے تو یزید نے ایک زبردست فوج روانہ کرکے افسر فوج کو حکم دیا کہ مدینہ والوں سے نبرد آزمائی کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ایک فوج مکہ معظمہ بھیجی تاکہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے معرکہ آرا ہو کے انہیں قتل کردے۔ یزیدی فوج جو مدینہ منورہ آئی تھی اس نے باب طیبہ میں معرکہ حرہ قائم کیا اور مدینہ والوں کو دردناک تکلیفیں پہنچائیں۔ لوگو! تمہیں کیا معلوم معرکہ حرہ کیا چیز ہے۔ سنو! معرکہ حرہ دردناک تکلیف دینے والی جنگ وہ عظیم سانحہ ہے جس کے بیان کی دل میں قوت نہیں اور کوئی کان اس کے سننے کی طاقت بھی نہیں رکھتا معرکہ حرہ اس سانحہ عظیم کو حضرت حسن بصریؒ نے اس طرح بیان کیا کہ بخدا یزیدی فوج کی اس دردناک تکلیف دینے والی جنگ میں اکثر صحابہ شہید کئے گئے اور ہزار ہا کنواریوں کی عصمت دری کی گئی اور مدینہ کو لوٹا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یزید پر لعنت

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے مدینہ والوں کو خوف زدہ کیا اللہ اس کو خوف زدہ رکھے گا۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (مسلم)

باشندگانِ مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ و جرائم حد سے تجاوز کر گئے تھے

علامہ واقدی نے کئی طریقوں سے عبداللہ بن حنظلہ غسیل کی زبانی لکھا ہے قسم بخدا ہم یزید پر چڑھائی نہ کرتے لیکن اس کے حالات اور مختلف جرائم کے سبب ہم خوفزدہ تھے کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھر کی بارش نہ ہو۔ یزید کے زمانے میں اس کے مقرب لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں اور باپ کی بیویوں سے شادی کرنے لگے تھے یزید خود شراب نوشی کرتا اور تارک نماز تھا۔

علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ یزید نے باشندگانِ مدینہ کے ساتھ جو سختیاں کیں وہ کیں لیکن اس کے باوجود وہ شراب خور اور ممنوعہ افعال کا مرتکب تھا۔ اسی سبب سے لوگ اس سے ناراض ہوئے اور اس پر سب نے حنظلہ طیبہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ اللہ یزید کو غارت کرے اس نے فوج حرہ و مکہ معظمہ میں صرف حضرت ابن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی۔ اس

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرکے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

☆مزید یہ کہ باشندگانِ مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ جرائم حد سے بڑھ گئے تھے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ

والدین رسول، مومن، موحد اور جنتی ہیں

مومن کے ماہ وسال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال ، اشغال ، نماز ، روزہ ، دعا ، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

والدہ ماجدہ نے مقام ابواء میں وفات پائی۔[1]

بعض کہتے ہیں کہ مقام حجون[2] میں انتقال فرمایا۔

قاموس میں ہے کہ مکہ معظمہ کے مقام نابغہ میں حضور انور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ مدفون ہیں۔

ابن سعدؒ نے ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی عمر جب چھ سال کی تھی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے عقیل بنو نجار میں اپنے ماموں وغیرہ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں اور وہاں سے جب مکہ معظمہ واپس ہو رہی تھیں تو مقام ابواء میں آپؓ نے رحلت فرمائی۔

روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ وفات پانے کے بعد رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔ طبرانی نے اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زبانی تحریر کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ حزن و ملال کے عالم میں مقام حجون جب سر حسن اتفاق تھے رہے اور پھر وہاں سے شاداں مراجعت فرمائی اور مجھ سے کہا کہ میں نے اپنے اللہ سے دعا کی مانگی تو اس نے میری والدہ ماجدہ کو میرے لئے زندہ کر دیا اور وہ میری نبوت پر ایمان لائیں اس کے بعد پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ گئیں یعنی وصال فرما گئیں۔

اس حدیث کو ابوحفص بن شاہین نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں بھی لکھا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ کے والدین اسی دنیا میں زندہ کئے گئے اور وہ دونوں رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائے۔

خطیب نے بھی یہ حدیث تحریر کی ہے اور سہیلی نے یہ حدیث قلمبند کر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس روایت کے بعض راوی مجہول الحال ہیں۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بہت منکر اور اس کے بعض راوی مجہول الکیفیت ہیں۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ دونوں کے دونوں جنتی ہیں۔

---

[1] مکہ مدینہ کے درمیان میں ایک جگہ ہے جہاں ... [illegible] ... مدفون ہو چکے تھے اور یہیں حضور انور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا۔ بعض ... [illegible]

[2] حجون ... [illegible] ... مترجم۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی روایت نقل کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب کو پورے سال رونما ہونے والے معاملات لکھ دیئے جاتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنة في أيام السنة

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ مرنے والوں کے ناموں کی فہرست پندرہویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ رات کے وقت بظاہر روزہ نہیں ہوتا اس لئے روزہ دار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب وقت کتابت شب اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن کے وقت مرنے والوں کی فہرست بناتا ہے اور رات کے وقت وہ فہرست ملک الموت کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس کا ثبوت دوسری احادیث سے بھی ملتا ہے اور اس روایت کو ابن ابی دنیا نے بھی تحریر کیا ہے۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے شعبان کی پندرہویں شب میں ملک الموت کو ایک فہرست دے کر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روح اس سال وقت مقررہ پر قبض کرنا۔ اور شعبان کی پندرہویں شب کے وقت لوگوں کے حالات متفرق ہوتے ہیں کوئی فرش فروش کرتا ہے کوئی باغوں کے درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی نکاح کرتا ہوتا اور کوئی شادی کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے۔ اور کوئی محلات بنوا تا ہوتا ہے۔ لوگوں کی مشغولیات کے وقت دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کی موت کی تاریخ لکھتا ہوتا ہے۔

دیلمی نے ابو ہریرہؓ کی زبانی لکھی ہے کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدت حیات ظاہری منقطع کرنے کا وقت وہاں لکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان کے مرنے والوں میں سے فلاں فلاں شخص کی فلاں وقت شادی ہوگی اور فلاں وقت یہ مرنے والا بچہ پیدا ہوگا۔

عثمان بن مغیرہ الاخنسؓ کی زبانی بھی اس قسم کی روایت شیخ ابوالحسن بکری نے تحریر کی ہے۔

دوسرا مقالہ

احادیث کی روشنی میں خصوصیت کے ساتھ پندرہویں شعبان کی فضیلت حکم الٰہی فیها يفرق كل أمر حكيم (اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ دیا جاتا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہؓ نے بیان کیا ہے پندرہویں شعبان کی رات میں سال بھر تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس رات زندہ رہنے والے اور حج کرنے والے سب کے نام کی فہرست تیار کی جاتی ہے جس کی تعمیل میں کسی قسم کی ذرا سی بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر ابن منذر اور ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔

بعض علماء کی رائے ہے کہ کتابت کا یہ کام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث نقل کرتے ہیں کہ 27 رجب کی شب میں عبادت اور دن کو روزہ سو سال کے روزے اور عبادت کے برابر ہے

مومن کے ماہ و سال

ما ثبت بالسنة فی ایام السنة

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہندوپاک میں مقیم غوث اعظم کی اولاد ومشائخ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کوعرس مناتے ہیں

مومن کے ماہ وسال

اردو ترجمہ مع عربی متن

مَاثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِيْ اَيَّامِ السَّنَةِ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مناقب غوث اعظمؓ

آپ کی خوبیوں اور مناقب کے بارے میں شیخ نے لکھا ہے کہ ہر مہینہ اپنی رویت ہلال سے پہلے آپ کے پاس آتا۔ اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس مہینہ میں کوئی ہونے والی برائی یا سزا وغیرہ مقدر ہوتی تو ناپسندیدہ و منکر صورت میں آتا اور اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس میں نعمتیں اور خوبیاں ہوتی تو خوبصورت شکل میں نمودار ہوتا۔

بہجۃ الاسرار اور شیخ عالم و عارف امام عبداللہ یافعیؒ کی کتاب خلاصۃ المفاخر در مناقب شیخ عبدالقادر جس کے تکملہ کتاب کا نام روضۃ الریاحین ہے اس میں مرقوم ہے کہ زمانہ کے بہترین مشائخ میں۔ سے غوث الاعظم کے فرزند سید السادات سیف الدین عبدالوہاب کا بیان ہے کہ والد بزرگوار پیر و مرشد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے پاس ہم کئی لوگ جمعہ کے دن سہ پہر کے وقت بتاریخ ختم جمادی الآخر ۵۶۰ھ نشست تھے اور پیر و مرشد فرما رہے تھے اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان آیا اور پیر و مرشد کے پاس بیٹھ کر اس نے کہا السلام علیک اے ولی اللہ میں رجب ہوں اور یہ خوشخبری دینے آیا ہوں کہ بہ تقدیر الٰہی اس ماہ میں لوگوں کے لئے کوئی عام برائی نہیں ہے۔ چنانچہ پورے مہینہ لوگوں نے بخیر و خوبی گزارا۔ پھر اس ماہ رجب کا آخری دن جو اتوار کا دن تھا ہم لوگ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک کریہ المنظر بدصورت شخص آیا پھر کہا السلام علیک یا ولی اللہ میں شعبان ہوں اور اللہ نے اس ماہ میں مقدر کر دیا ہے کہ بغداد میں بلائیں آئیں گی۔ ارض حجاز میں سخت قحط ہوگا اور خراسان میں رن پڑے گا چنانچہ جیسا اس بدصورت نے کہا تھا ویسا ہی دیکھنے میں آیا۔

عرس غوث اعظمؓ

مستند روایات معلومہ کے پیش نظر غوث اعظم کا عرس ۹۔ ربیع الآخر کو ہونا چاہئے۔ اور اسی تاریخ کو پیر و مرشد امام کامل و عارف شیخ عبدالوہاب قادری المتقی مکی "آپ کا عرس قرار دیتے تھے۔ یہ وہ تاریخ عرس ہے جو قابل اعتماد اس سبب سے بھی ہے کہ یہی تاریخ عرس ہمارے پیر و مرشد شیخ اعظم علی متقی اور دیگر شیوخ کے نزدیک قابل اعتماد ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں ان دنوں ۱۱ ربیع الثانی ہی زیادہ مشہور و معروف ہے اور غوث الاعظم کی اولاد و مشائخ عظام مقیم ہند (و پاک) گیارہویں تاریخ کو عرس کرتے ہیں۔

☆ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں منانے کو بدعت کہنے والے سوچیں! گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے مشائخ ہر سال گیارہویں مناتے تھے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "ماثبت من السنہ" میں گیارہویں شریف کا ثبوت موجود ہے

یا حی برحمتک نستغیث یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر [illegible]

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن [illegible] پاکستان
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۲۳)

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگانِ دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا سب کو یہ غیر اسلامی کام چھوڑ دینا چاہیے

☆ شاہ عبدالحق لکھ رہے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے ہیں، دیوبندی مفتی کے گیارہویں شریف کے متعلق جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا۔

یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی

دیوبندیوں کے رسالے میں سید عالم ﷺ کی نورانیت کو قرآن سے ثابت کیا گیا

ماہنامہ زکریا

دارالعلوم زکریا اسلام آباد کا ترجمان
علمی، تبلیغی، اور اصلاحی مجلہ
ماہنامہ زکریا
اسلام آباد
جلد ۹ | جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ | جون 2009ء | شمارہ ۱۲

محمد زکریا مدنی

زیر ادارت وسرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

0321-5523363
0300-5523363
0300-9803080
051-6485558

حضرت کی بات نہایت کرمی کررہی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

(اے محبوب) آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں

(۶) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا (سورۃ الطور آیت نمبر ۴۸)

اور آپ صبر اور انتظار اپنے رب کے حکم کا تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

آپ ﷺ کا نور ہونا

(۷) قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵)

تمہارے پاس آئی ہے اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب ظاہر کرنے والی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سراج منیر بنایا

(۸) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۵، ۴۶)

اے نبی ہم نے بیشک آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے اور کفار کو ڈرانے والے ہیں اور سب کو اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

حضور ﷺ کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتانا

(۹) لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں انہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں۔

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں نور سے مراد نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور تسلیم کیا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے احکامات کی تکمیل کے لئے پردۂ بشریت میں بھیجا

مضامین و مقالات ۲۳ [illegible]

اسی طرح ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کے شاگرد بھی اس خطاب کے مستحق ہو گئے۔

والسٰبقون (الذین اتبعوھم) کے اندر جو ضمیر ہے اس سے مراد حضرات صحابہ ہیں حق تعالیٰ نے یہاں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون واسطہ متبوع فرمایا ہے۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے سلسلے کی بنیاد ڈالی ہے شاگردوں کو اپنے استاد اور مرشد کے نقش سے متبوع ہونے کا اور ان کی تابعداری کا سلسلہ جاری ہونے پر اس آیت کی دلالت ظاہر ہے۔

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین میں حق تعالیٰ نے نور کو مقدم فرمایا ہے اور نور سے مراد نور محمدی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے [illegible] نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعام اور احسان کو اپنی کتاب کے انعام اور احسان سے پہلے بیان فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اہمیت ظاہر فرمادی۔

حق تعالیٰ نے چالیس برس تک اپنے اس نور کو چھپایا ہے۔ ۴۰ برس کے بعد جب کتاب نازل ہوئی۔ آپ [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف جاذب تھی۔

نور حق و تجلی جناب جان
عقل در ظلمت وہم و بدگمان

پس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حکمت کی تکمیل کے لیے پردۂ بشریت میں بھیجا [illegible]

REGD NO. SS - 1053

☆ کیا اب بھی اہلسنت کے عقیدۂ نور و بشر پر اعتراض کرو گے؟

دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا ہے کہ مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے

اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارت کو جانا

سوال: زیارت قبور اولیاء پر سفر کر کے جانا [illegible]

جواب: محض زیارت کے لئے سفر کر کے جانا جائز ہے، اگرچہ اس میں اختلاف ہے مگر [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسلمانوں کے میلوں میں سوداگری کیلئے جانا

سوال: مسلمانوں کے میلوں میں جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری یا خرید کے جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب: درست نہیں۔

ملازمین سرکار کا بغرض انتظام کفار کے میلوں میں جانا

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

میلوں اور عرسوں میں تجارت کے لئے جانا

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب

اردو بازار کراچی

☆ جبکہ اس کے برعکس موجودہ دیوبندی مولوی اپنے منبر پر، چینلوں پر بیٹھ کر مزارات پر حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں۔ کیا یہ دوغلی پالیسی نہیں؟

کتاب ''الموضوعات الکبیر'' کا اصل عکس جس میں انہوں نے لکھا ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انگوٹھے چومنے والا عمل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے تو عمل کیلئے کافی ہے

الموضوعات الكبير

العلامة نور الدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بملا علي القاري

ومعه أيضاً في أسفل الصفحة

تذكرة الموضوعات

الحافظ أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي بن أحمد المقدسي المعروف بابن القيسراني

في أحاديث رجالها الكذابين والمجروحين الضعفاء والمتروكين

تحقیق

بشیر محمد

نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی

الطباعة والنشر والتوزيع

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ترمذی شریف کے حوالے سے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے

کیونکہ شغل بیسر نافع ہو گا کہ بہت سوق تام سے اس رحمت کے انتظار کرنے میں۔ واللہ اعلم
واقعہ نسبت دیدارِ حق تعالیٰ کی رویت اور کلام۔ ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور عبد الرزاق نے
بواسطہ معمر کے حسن سے روایت کیا کہ انھوں نے حلف کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا اور ابن خزیمہ نے عروہ بن الزبیر سے اس رویت کو ثابت کیا
اور ابن عباس کے تمام اصحاب اسکے قائل ہیں اور کعب احبار اور زہری اور معمر
سب اسکا جزم کرتے ہیں اور نسائی نے باسناد صحیح بطریق عکرمہ حضرت ابن عباس
سے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اسکی تصحیح کی ہے انھوں نے فرمایا کیا تم تعجب
کرتے ہو کہ خلت حضرت ابراہیم کے لئے ہو اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے
اور رویت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور طبرانی نے اوسط میں باسناد ثقات
ابن عباس سے ذکر کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ بصر سے اور ایک مرتبہ قلب سے۔ اور خلال نے
کتاب السنہ میں مروزی سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ لوگ کہتے
ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص زعم کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو دیکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا افترا کیا سو کون سی دلیل سے حضرت
عائشہ کے قول کا جواب دیا جاوے انھوں نے فرمایا کہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کے قول سے روایت لی یعنی میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے (تو امام احمد کی روایت
سے یہ حدیث مرفوع بھی ثابت ہوگئی) اور کلام کرنا صحیح مسلم میں ابن مسعود سے روایت ہے
پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت ہوئیں اور جو شخص آپ کی
امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھیراوے اس کے گناہ معاف
کئے گئے (کذا رواہ مسلم) اور یہ بھی وعدہ ہوا کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور
اسکو کرنے نہ پاوے تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اور اگر اس کو کر لیا تو کم از کم دس
[illegible] کر کے لکھی جاویگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کرے پھر اس کو نہ کرے تو وہ بالکل

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ولادت : ۱۲۸۰ھ ، وفات ۱۳۶۲ھ

دار الاشاعت
اردو بازار۔ کراچی۔ فون ۲۹۲۱۸۹۱

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ حضور ﷺ نے دنیا میں ہی رب تعالیٰ کو دیکھا، یہ شرف کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا

REGD NO. SS - 1053

دیوبندیوں کے رسالے میں علمائے دیوبند کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حجرۂ رسول کے غلاف کا ایک ٹکڑا، مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں بطورِ تبرک رکھتے، حجرۂ رسول کی خاک سرمے میں ملا کر ساری زندگی آنکھوں میں لگاتے

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے
بیرون ملک 240 روپے
0321-8628363
0300-8622083
0300-9833680
051-5485558

الشہاب الثاقب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم چند باتیں چشم دید کر جن سے اکثر حضرات واقف ہوں گے بیان کرتے ہیں، حضرت مولانا کے یہاں تبرکات میں حجرہ مطہرہ کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا۔ بعد اسباق کبھی کبھی حاضرین و خدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچی کو خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں سے لگاتے اور سر سے چومتے تھے۔ پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ اس امر کو ہزاروں نے ملاحظہ فرمایا۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں۔ اور اوقات مبارکہ مخصوصہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم و ادب سے اسی طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور اثمار جنت (جنت کے میوے) ہاتھ آگئے ہیں۔ حالانکہ بصرہ وغیرہ کی کھجوریں ہمیشہ آتی رہتی تھیں مگر ان کی وقعت اس سے زیادہ ہرگز نہ تھی کہ میووں میں سے یہ بھی ایک میوہ ہے۔ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گٹھلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پھینکنے نہ دیتے اور نہ خود پھینکتے تھے۔ ان کو دستہ میں کوٹ کر نوش فرماتے، بعض بھائیوں کے کوٹ کر لوگوں کو استعمال کی ہدایت فرماتے تھے۔

احقر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں بمراہی بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت قدس سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریفہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں؟ چونکہ وہ احقر کے پاس تھی اس لیے باوجود استادہ پیش خدمت اقدس کیا تو نہایت وقعت و عظمت سے قبول فرمایا کہ سرمہ میں ڈال دیا اور روزانہ بعد از عشاء خواب استراحت فرماتے وقت اس کو لگاتے رہے اس سرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ اس قصہ سے عام خدام واقف ہیں۔"

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

"الشہاب الثاقب" ہی میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ علمائے دیوبند میں سے قاسم نانوتوی مدینے میں ننگے پیر چلتے، سبز گنبد کے سبز رنگ کی وجہ سے سبز رنگ کا جوتا استعمال نہ کرتے

دارالعلوم زکریا اسلام آباد کا ترجمان
علمی تبلیغی و اصلاحی مجلہ
ماہنامہ زکریا
اسلام آباد
جلد 1 | ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ | اپریل 2009ء | شمارہ ۱۲

زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن
مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے
بذریعہ ڈاک 240 روپے
بیرون ملک 35 امریکی ڈالر
0321-5623393
0300-5623393
0300-9600080
051-5465558

ماہنامہ زکریا

محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "یہ جملہ حضرات جس قدر ادب و تعظیم واجب بہ نسبت حضور علیہ السلام جانتے اور کرتے ہیں کوئی مخالف روئے زمین پر آج اس درجہ پر نہیں جناب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل برابر اونٹ پر سوار نہ ہوتے۔ حالانکہ اونٹ ان کی سواری کا موجود تھا۔ اور خالی پیر میں زخم پڑ گئے تھے۔ کانٹے لگتے تھے۔ پتھروں سے ٹھوکریں کھا کر ننگے پاؤں کا کر دیا تھا تمام عمر کیفیت (سبز رنگ) کا جوتا اس وجہ سے نہ پہنا کہ قبہ مبارک سبز رنگ کا ہے۔ اگر کوئی ہدیہ لے آیا تو کسی دوسرے کو دے دیا۔"

فراق مدینہ منورہ میں ان کے تعظیم و احترام سے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں ؎

امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ

"شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق سید دو عالم ﷺ اور عشق مدینہ منورہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق مدینہ منورہ اور سید دو عالم ﷺ اقدس کی انتہا یہ ہے کہ چودہ سال تک روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر درس حدیث اور علوم دینیہ اور بعض راویوں کے بیان کے مطابق روزانہ روضہ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف فرمایا کرتے تھے ان کے عشق مدینہ منورہ کی داستان بہت طویل ہے۔"

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے عشق و محبت اور اتباع سنت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ پر اتباع سنت کا ایسا غلبہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کی ہر ہر ادا میں اتباع کا

☆مولوی حسین احمد مدنی چودہ سال روزانہ روضہ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف کرتے تھے

دیوبندیوں کے رسالے میں ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے مدینے کی مٹی کھانے کو کہا

زیر ادارت وسرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن مدظلہ

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

ماہنامہ زکریا

میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "انسان کو جب کسی کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو اس کے تمام متعلقات سے الفت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے سویدائے قلب میں حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت راسخ ہو گئی تھی اس لئے حرمین شریفین کے خس و خاشاک تک کو آپ محبوب رکھتے اور خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچی میں رکھ لیتے اور کبھی کبھی سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ لوگ حرمین شریفین کی چیزوں کے [illegible] کو یوں ہی پھینک دیتے ہیں یہ نہیں خیال کرتے کہ ان چیزوں کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا لگی ہے۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدنی کھجور کی گٹھلی پسی ہوئی حضرت نے صندوقچی میں سے نکال کر مجھے عطا فرمائی کہ اس کو پھانک لو۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی مٹی مجھے کھلائی اور ایک دفعہ مدینۃ الرسول ﷺ کی مٹی عطا فرمائی کہ اس کو کھالو میں نے عرض کیا کہ حضرت مٹی کھانا تو حرام ہے آپ نے فرمایا "میاں وہ مٹی اور ہوگی"

ایک مرتبہ حضرت نے حرم کی حق کا ذرا سا ٹکڑا مجھے عطا فرمایا اور کہا اس کو نگل جاؤ اور ایک بار غلاف کعبہ کا ریشم کا ایک تار عطا فرمایا اور کہا اس کو کھالو۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا جی چاہتا تھا کہ ہر مسلمان حق تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اس درجہ محبت لئے ہوئے ہو کہ حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی اشیاء کو جان سے زیادہ عزیز سمجھے۔

(تذکرۃ الرشید ص [illegible])

بندہ راقم الحروف نے سیدی و مرشدی و سندی حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاں بھی اس چیز کا بہت اہتمام دیکھا کہ حضرت اقدس حرمین شریفین کی ہر چیز کو بڑے اہتمام اور محبت سے محفوظ فرماتے ہیں اور بار بار اس کی ساتھیوں کو بھی تاکید فرماتے ہیں اور انتہائی والہانہ انداز محبت میں فرماتے ہیں کہ بھائی اس کو حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی ہے حبیب ﷺ کے وطن کی چیز ہے اس کا احترام اس کی محبت، ایمان کا حصہ ہے۔

ربیع الاول ۱۴۳۰ھ — مارچ 2009ء

0321-8523383
0300-8523383
0300 9803080
051-5466558

☆ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچہ میں رکھ لیتے اور سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔

ہمارا سوال: یہی کام اگر اہلسنت والے کریں تو شرک اور نہ جانے کیا کیا فتوے لگتے ہیں، لیکن اکابر دیوبند جب یہ کرتے تھے تو فخر کے ساتھ اپنے رسالوں میں نقل کیا گیا۔ کیا یہ ناانصافی نہیں؟

اکابرِ دیوبند نے حضور ﷺ کی بیداری میں زیارت ہونا تسلیم کرلیا، بیداری میں زیارت کیلئے حیات کا ہونا ضروری ہے، چنانچہ نبی ﷺ کی حیات بھی تسلیم کرلی

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مؤلفہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

(٥)

حضرت یہ سن کر بے حد مسرور ہوئے [illegible] فرمایا اور بار بار فرماتے تھے
کہ تو بیعت کر لیا کر [illegible] آپ ہیں [illegible] لوگوں کو
دیکر دل کو [illegible] فرماتے ہیں
جب تک [illegible] بار بار [illegible] بھیجتے ہیں۔
مولانا نے یہ بھی لکھا ہے کہ،

• ایک دفعہ حضرت رائے پوری میں حضرت اقدس کی مجلس میں تشریف فرما
تھے [illegible] فرمایا کہ [illegible] بھی محسوس
ہوتے ہیں [illegible] محسوس ہوتی ہے اور
طبیعت میں [illegible] سکون [illegible] محسوس ہوتا
ہے [illegible]
پیدا ہو گیا ہے [illegible] خواب میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، بہت ہی خوش ہوئے
فرمایا الحمد للہ الحمد للہ، آپ کو احساس بھی ہے اور یہ سب آنحضرت
ہی [illegible] احساس کو تجلی [illegible]
ہے [illegible] حضرت [illegible] ہیں اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب یا بیداری میں زیارت ہو جانا بہت
ہی مبارک ہے، آپ کو [illegible] حاصل ہونے

(٦)

والے ہیں یہ بشارت دیتا ہوں۔"
ان دونوں تحریرات سے آپ حضرت [illegible] کی مولانا انوری پر [illegible]
شفقت و توجہ تھی اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔
حضرت مولانا انوری کی خدمت میں گزارش کی گئی کہ حضرت اقدس
رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات، مکتوبات اور سوانح و حالات کے سلسلہ میں کچھ جناب بھی
سپرد قلم فرمائیں [illegible] مولانا نے ازراہ کرم [illegible] کو شرف
قبول بخشا جس پر ہم مولانا موصوف کے شکر گزار ہیں۔"

• عبدالرشید نعمانی

اکابرِ دیوبند نے تسلیم کیا کہ ہمیں حضور ﷺ نے خواب میں تشریف لا کر بخاری شریف کے سات پارے پڑھائے اور آئندہ پڑھانے کی بھی خبر دی

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

(۱) رائے پوری کا قصہ ہے عرض کیا خواب میں آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا۔ ہم کئی ساتھی ہیں ہم نے سات پارے بخاری شریف کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھے ہیں۔ فرمایا بہت مبارک ہے اور آپ بخاری شریف پڑھایا کرو گے بلکہ تمام کتب حدیث کا درس دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سالہا سال تک یہ دولت نصیب فرمائی۔ اس سال تو امراض کے ہجوم کے باعث درس کا موقع نہیں ہوا۔ ورنہ ہر سال تمام صحاح اور موطا امام مالک اور موطا امام محمد شرح معانی الآثار طحاوی پڑھائی۔

(۲) [illegible] میں حضرت اقدس تشریف لائے ہوئے تھے دو بجے رات کے احقر کو بلایا کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں ضیاء القلوب کا مطالعہ کر لیں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں اس کے مطابق بیعت کر لیا کریں اور ملازمت اسکول سے سبکدوش ہو جائیں (احقر سکول میں ملازم تھا) بس توکل کر کے بیٹھ جائیں انشاء اللہ روپے میں کھیلو گے کسی کے محتاج نہ ہو گے۔ رات کے واقعہ نے تو مجھے یقین دلایا کہ آپ سب کچھ انشاء اللہ برداشت کر سکتے ہیں احقر نے

دیوبندی مولوی بھی اپنے اکابر کے ہاتھ پر توبہ کرتے اور مرید ہوتے ہیں اس کے باوجود اہلسنت پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

کے اور والد صاحب کے بڑے مہربان تھے اور تمام جماعت رائپور کے استاذ اور حضرت گنگوہیؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے بہت اونچے عشاق میں سے گزرے ہیں مولانا غلام رسول صاحب نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پھر حضرت گنگوہیؒ کی خدمت میں جاکر مرید ہوگئے۔ مولانا غلام رسول صاحب نے پڑھا ؎

گراں ہے ہے تے زار و زار رڈواں — میں تسبیح آنسوواں والی پرو واں

فرمایا کہ واقعی مولانا محمد صاحب تو بہت بڑے عشاق میں سے تھے۔ میں نے سہارنپور میں زیارت کی ہے بس ساری رات روتے ہی رہتے جب ذکر شروع کرتے تو یہ شعر پڑھتے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب — ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جو ایک بار مولانا کا وعظ سن لیتا تھا اسکی تہجد کبھی فوت نہیں ہوتی تھی۔ بڑا متعدی عشق تھا۔ بعض اولیاء کی نسبت لازمی ہوتی ہے کہ خود صاحبِ کمال اور دوسروں کو ایسا نہیں بناتے۔ بعضوں کی نسبت متعدی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ فرماتے ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گر تو سنگِ خارہ و مرمر شوی — چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

اولیاء اللہ کی صحبت مبارکہ بڑی تاثیر رکھتی ہے انسان دوسرے کے اخلاق جذب کر لیتا ہے اگرچہ غیر شعوری طور پر ہی ہو پھر بھی صحبت کی تاثیر

اکابرِ دیوبند بھی سعودی حکومت کو نجدی حکومت لکھا کرتے تھے

مگر اس دور کے دیوبندی نجدیوں کی حمایت کرتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۳۸

اور میں مایوس ہو گیا تو ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آسمان سے آترے ہیں ساتھ بہت سے پنگھوڑے سنہری ہیں میرے تکیہ کی جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ صبح فجر کی نماز کے وقت میں نے صحت پائی، بخار اتر گیا حضرت اقدس کی خدمت میں سارا واقعہ لکھا اور یہ بھی کہ اس کا اثر یہ ہے کہ توکل کی کیفیت بڑھ گئی ہے فرمایا بہت ہی مبارک ہو یہ بھی تجلی ہے اور آپ کی ترقی ہوئی۔

فرمایا جب نجدیوں کی حکومت آئی اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ثم مدنی حج کو تشریف لے گئے میں بھی گیا اس وقت الطاف الرحمٰن اور مولوی عبدالعزیز صاحب گنگلوی سائیں سکندر علی بھائی محمد علی ساتھ تھے حضرت کی بذل المجہود کا جو حصہ طبع ہو چکا تھا وہ نجدیوں نے قبضہ میں کر لیا حضرت خود ابن سعود سے ملے اور کتاب چھڑا کر لائے پھر علمائے نجد نے اعتراض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ تم لوگ سیدنا کیوں کہتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے حضرت نے فرمایا حدیث میں آیا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر۔

اکابرِ دیوبند نے پیغمبر علیہ السلام کی ولادت گاہ کو واجب الاحترام جگہ قرار دیا

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری رحمۃ اللہ علیہ لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۳۹

انا سیدی کا لفظ آیا نہیں؟ لاجواب ہو گئے۔ حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کوئی اللہ کا بندہ ہو تو ان کی (نجدیوں کی) اصلاح کرے حالانکہ خود بھی ماشاء اللہ حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور بدعات کے رد میں شمشیر برہنہ تھے پھر بھی ان نجدیوں کی سختیاں دیکھ کر یہ فرمایا کرتے تھے۔

(۳۴) بھاولپور کے مشہور مقدمہ مرزائیوں (قادیانیوں) کے ایام میں حضرت شاہ صاحب کشمیری نے فرمایا تھا کہ ہم نے خوب تیار کر کے مولانا شبیر احمد صاحب کو بھیجا تھا پیغمبر کی ولادت گاہ واجب الاحترام جگہ ہوتی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لیلۃ الاسراء میں تشریف لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اتریے یہ جگہ بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے لہٰذا آپ نے براق سے اتر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث گیارہ کتابوں سے نکال کر دی۔ مولانا شبیر احمد صاحب فرماتے تھے جب میں نے ابن سعود کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو اس نے حافظ وہبہ کی طرف دیکھا کہ جواب دے تو قاضی بلیہد نے پوچھا یہ حدیث کہاں ہے میں نے حوالہ دیا تو جواب کچھ نہ دے سکے۔ اس پر میں نے ابن سعود سے کہا فقط نجد میں ہی محدثین نہیں ہیں دنیا میں اور لوگ بھی حدیث جانتے ہیں۔

(۳۵) غالباً ۱۳۴۳ھ کا واقعہ ہے کہ جب حضرت اقدس لائل پور تشریف لے گئے

اکابرِ دیوبند تعویذات اور دم بھی اہتمام کے ساتھ کیا کرتے تھے

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفۂ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

(۳۰)

تو مولانا محمد یونس مرحوم مرادآبادی بیمار تھے۔ مولانا جامع مسجد لائلپور کے خطیب تھے ان کا پیغام آیا کہ حضرت مجھے دیکھ جائیں مولانا کے اصرار پر حضرت اقدس تشریف لے گئے۔ مولانا نے عرض کیا کہ حضرت مجھے دم فرمائیں حضرت نے دم فرمایا، پھر گلاس میں پانی دیا کہ اس پر دم فرما دیں پھر فرمایا کہ یہاں کے علماء کہتے ہیں کہ پانی میں تو سانس لینا منع ہے تو دم کرنا کیسے جائز ہو گا فرمایا پانی پر دم کرتے وقت دم کرنے والے کی توجہ لینا منظور ہوتا ہے سانس ہی ڈالنا منظور نہیں ہوتا۔ پانی پیتے وقت سانس کی ممانعت اور چیز ہے۔ مولانا کی خوب تسلی ہو گئی۔

حضرت تھانوی فرماتے تھے کہ تعویذ لینے والے کو چاہیئے کہ اس وقت تعویذ کی فرمائش کرے جب تعویذ دینے والے کی پوری توجہ ہو اس کا قوی اثر ان شاء اللہ ہوتا ہے ورنہ جب تعویذ لکھنے والے کی توجہ اس طرف نہ ہو یا غصہ کی حالت میں ہو کچھ اثر نہیں ہوتا یا برعکس ہو جاتا ہے۔

(۳۶) ایک دفعہ احقر نے عرض کیا کہ خروج میں تو ذکر کرتے وقت خوب گرمی محسوس ہوتی تھی اب اتنا ہی ذکر کرتا ہوں لیکن کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ فرمایا خروج میں ذکر جاگزیں نہیں ہوتا تو محسوس ہوتا ہے لیکن جب جزو بدن بن جاتا ہے تو پھر محسوس نہیں ہوتا صرف احساس کا فرق ہوتا ہے انوارات میں تو اور ترقی ہوتی ہے لیکن چونکہ جزو بدن بن جاتا ہے اس لئے محسوس

☆ تعویذات اور دم درود دیوبندی مولوی بھی کرتے ہیں مگر بدنام ہم اہلسنت کو کرتے ہیں

یزید شرابی، بے نمازی، قاتل اور اہلبیت کا پکا دشمن تھا

(دیوبندی اور اہلحدیث مولویوں کی کتابوں سے ثبوت)

جیسے ہی محرم الحرام شروع ہوتا ہے، ماتمی مجالس شروع ہوجاتی ہیں، وہیں دوسری جگہوں پر یہ ماتم شروع ہوجاتا ہے کہ یزید اچھا آدمی تھا۔ یزید کا کوئی قصور نہ تھا۔ یزید امیر المومنین تھا، امام حسین رضی اللہ عنہ کرسی کے لئے کربلا تشریف لے گئے تھے (معاذ اللہ)، معرکۂ کربلا سیاسی جنگ تھی (معاذ اللہ)، واقعہ کربلا من گھڑت اور تاریخ دانوں کا گھڑا ہوا واقعہ ہے۔ ایسی باتیں کرنے والوں کی بھاری اکثریت دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقوں سے تعلق رکھتی ہے۔ لہٰذا مسلک اہلسنت پر تنقید کرنے والوں اور یزید کی حمایت کرنے والوں کے لئے اکابر دیوبند، دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری محمد طیب کی کتاب شہید کربلا اور یزید، دیوبندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع کی کتاب اسوۂ حسینی یعنی شہید کربلا اور غیر مقلدین اہلحدیث کے امام علامہ وحید الزماں کی کتابوں سے اصل ثبوت پیش کئے جارہے ہیں تاکہ وہابی، دیوبندی اس حقیقت کو تسلیم کرلیں کہ یزید ظالم، فاسق، شرابی، بے نمازی، قاتل اور اہلبیت اطہار کا پکا دشمن تھا۔

دیوبندی مولوی نے اس کتاب کے شروع میں واضح لکھ دیا کہ یہ کتاب دیوبندی فرقے کی متفقہ کتاب ہے

محمود احمد عباسی کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" کا مفصل و مدلل اور مسکت جواب

شہیدِ کربلا اور یزید

حادثۂ کربلا کے اسباب و نتائج، سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی وضاحت، آپ کے موقف پر کئے جانے والے اعتراضات کا تحقیقی جواب، اور افراط و تفریط سے ہٹ کر علمائے اہلِ سنت کے مسلکِ اعتدال کی تشریح!

تصنیفِ لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

٣

شہیدِ کربلا اور یزید

یہ کتاب، "جماعت دارالعلوم دیوبند" کے متفقہ مسلک حق کی ترجمان ہے۔ محمود عباسی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" مسلک اہل سنت و الجماعت کے نقیب "دارالعلوم دیوبند" کے نقطۂ نظر کے لحاظ سے ایک انتہائی گمراہ کن اور پر از اغلاط کتاب ہے۔ بزرگان دارالعلوم دیوبند بصیرت و تحقیق کی روشنی میں حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کو برحق اور یزیدیوں کے موقف کو نفسانیت پر مبنی کہتے ہیں۔

جماعت دارالعلوم دیوبند کے اس کتاب سے تحریراً و تقریراً کھلی بیزاری کا اعلان کرنے کے باوجود بھی بعض ناپاک ضمیر لوگ محض اپنی خود غرضی اور نام آوری کیلئے "خلافت معاویہ و یزید" جیسی بیہودہ اور لچر کتاب کی تصنیف یا تالیف یا نقطۂ نظر سے بزرگان دارالعلوم دیوبند کے متفق ہونے کا سوقیانہ اور عیارانہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں وہ لائق صد ہزار ملامت افراد پردہ دار ہیں۔ پیش نظر کتاب "شہید کربلا اور یزید" ترجمان اہل حق حضرت حکیم الاسلام کے حق نگار قلم سے "خلافت معاویہ و یزید" کی تردید اور موقف امام حسین رضی اللہ عنہ کی تائید میں علمی، فکری، تحقیقی، اور مسلکی لحاظ سے حرفِ آخر کی حیثیت سے پیش کی جا رہی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد سالم قاسمی

یکم رمضان [illegible]ھ

(صاحبزادہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ)

دیوبندی مولوی قاری طیب نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے جملے نقل کیے کہ امام حسین کی شہادت حق تھی، اگر وہ شہید نہ تھے، تو کون شہید ہوگا؟

شہید کربلا اور یزید

حادثۂ کربلا کے اسباب و نتائج

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں نقل کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے مارے گئے

شہید کربلا اور یزید

قدیمی کتب خانہ

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ حضرت مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کی گردنیں کاٹ کر جب یزید کو بھیجی گئیں تو یزید نے خط لکھ کر ابن زیاد کا شکریہ ادا کیا

اسوۂ حسینی

یعنی

شہید کربلا

جگر گوشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعہ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از مصنف

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دار الاشاعت

ابن زیاد نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

مسلم بن عقیل ؓ کی شہادت اور وصیت

مسلم بن عقیل ؓ پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ عمرو بن الاشعث کا امن دینا کوئی چیز نہیں، ابن زیاد مجھے قتل کرے گا۔ مسلم بن عقیل ؓ نے کہا مجھے وصیت کرنے کی مہلت دو، ابن زیاد نے مہلت دے دی، تو انہوں نے عمر بن سعد سے کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان قرابت ہے اور میں اس قرابت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم سے ایک کام ہے جو راز ہے، جس تنہائی میں بتلا سکتا ہوں، عمر بن سعد نے اس کو سننے کی ہمت نہ کی، ابن زیاد نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تم سن لو، ان کو علیحدہ کر کے مسلم بن عقیل ؓ نے کہا کہ کام یہ ہے کہ میرے ذمہ سات سو (۷۰۰) درہم قرض ہیں جو میں نے کوفہ کے فلاں آدمی سے لئے تھے، میری طرف سے ادا کر دو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ حضرت حسین ؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر ان کو راستہ سے واپس کر دو۔ عمر بن سعد نے ابن زیاد سے ان کی وصیت پورا کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا کہ بے شک امین آدمی کبھی خیانت نہیں کرتا تم ان کا قرض ادا کر سکتے ہو، باقی رہا حسین ؓ کا معاملہ سو اگر وہ ہمارے مقابلہ کے لئے نہ آئیں تو ہم بھی ان کے مقابلہ کے لئے نہ جائیں گے اور اگر وہ آئے تو ہم مقابلہ کریں گے۔

مسلم بن عقیل ؓ اور ابن زیاد کا مکالمہ

ابن زیاد نے کہا کہ اے مسلم تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا نظم منتظم اور ایک کلمہ تھا سب ایک امام کے تابع تھے تم نے آکر ان میں تفرقہ ڈالا اور لوگوں کو

اپنے امیر کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔

مسلم بن عقیل ؓ نے فرمایا کہ معاملہ یہ نہیں بلکہ اس شہر کوفہ کے لوگوں نے خطوط لکھے کہ تمہارے باپ نے ان کے نیک اور شریف لوگوں کو قتل کر دیا، ان کے خون ناحق بہائے اور یہاں کے عوام پر کسریٰ و قیصر جیسی حکومت کرنی چاہی اس لئے ہم اس پر مجبور ہوئے کہ عدل قائم کرنے اور کتاب و سنت کے احکام نافذ کرنے کی طرف لوگوں کو بلائیں اور سمجھائیں۔

اس پر ابن زیاد اور زیادہ برافروختہ ہو کر مسلم بن عقیل ؓ کو برا بھلا کہنے لگا۔ مسلم بن عقیل ؓ خاموش ہو گئے۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو قصر امارت کی اوپر کی منزل پر لے جاؤ اور سر کاٹ کر نیچے پھینک دو۔ مسلم بن عقیل ؓ اوپر لے جائے گئے وہ تسبیح و استغفار پڑھتے ہوئے اوپر پہنچے اور ابن زیاد کے حکم کے موافق ان کو شہید کر کے نیچے ڈال دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مسلم بن عقیل ؓ کو قتل کرنے کے بعد ہانی بن عروہ کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور ان کو بازار میں لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

ابن زیاد نے ان دونوں کے سر کاٹ کر یزید کے پاس بھیج دیئے یزید نے شکریہ کا خط لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حسین ؓ عراق کے قریب پہنچ گئے ہیں، اس لئے جاسوس اور خفیہ پولیس پورے شہر میں پھیلا دو اور جس پر ذرا بھی حسین ؓ کی تائید کا شبہ ہو اس کو قید کر لو مگر سوا اس شخص کے جو تم سے مقاتلہ کرے کسی کو قتل نہ کرو۔

حضرت حسین ؓ کا عزم کوفہ

حضرت حسین ؓ کے پاس اہل کوفہ کے ڈیڑھ سو خطوط اور بہت سے وفود

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو خواب میں کسی نے تمام کی شہادتوں کی خبر دی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلا

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
کراچی پاکستان 2213768

اور سوار آپ کی مدد کے لئے آجائیں گے اس وقت اگر آپ کی رائے مقابلہ ہی کی ہو تو میں آپ کے لئے بیس ہزار بہادر سپاہیوں کا ذمہ لیتا ہوں جو آپ کے سامنے اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور جب تک ان میں کسی ایک کی آنکھ بھی کھلی رہے گی کسی کی مجال نہیں کہ آپ تک پہنچ سکے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو جزائے خیر عطا فرمائے مگر ہمارے اور حر بن یزید کے درمیان ایک بات ہو چکی ہے اب ہم اس کے پابند ہیں اس کے ساتھ کہیں جا نہیں سکتے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے طرماح بن عدی رخصت ہو گئے اور اپنے ساتھ سامان رسد لے کر دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے اور پھر آئے بھی، مگر راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی غلط خبر سن کر لوٹ گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا خواب

اس طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ چلتے رہے اور قصر بنی مقاتل تک پہنچ گئے یہاں پہنچ کر آپ کو ذرا غنودگی ہوئی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے بیدار ہوئے آپ کے صاحبزادے علی اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو گھبرا کر سامنے آئے اور پوچھا کہ ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی گھڑ سوار میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کچھ لوگ چل رہے ہیں اور ان کی موتیں ان کے ساتھ چل رہی ہیں اس سے میں سمجھا کہ یہ ہماری موت ہی کی خبر ہے۔

علی اکبر رضی اللہ عنہ کا مومنانہ ثبات قدم

صاحبزادے نے عرض کیا کہ ابا جان! کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادت سے ایک دن قبل حضورﷺ نے خواب میں آ کرامام حسین کو ملاقات کی خبر دی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

شمر یہ خط لے کر جب عمر بن سعد کے پاس پہنچا تو وہ سمجھ گئے کہ شمر کے مشورہ سے یہ صورت عمل میں آئی ہے کہ میرا مشورہ رد کر دیا گیا اس کو کہا کہ تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا کلمہ متفق ہو رہا تھا اس کو ختم کر کے قتل وقتال کا بازار گرم کر دیا، بالآخر حضرت حسینؓ کو یہ پیام پہنچایا گیا، آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار فرما دیا کہ اس ذلت سے موت بہتر ہے۔

حضرت حسینؓ کا آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھنا

شمر ذی الجوشن اس محاذ پر محرم کی نویں تاریخ کو پہنچا تھا، حضرت حسینؓ اس وقت اپنے خیمے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اسی حالت میں کچھ اونگھ آ کر آنکھ بند ہو گئی اور پھر ایک آواز کے ساتھ بیدار ہو گئے، آپ کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ آواز سنی تو دوڑی آئیں اور وجہ پوچھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، فرمایا کہ تم اب ہمارے پاس آنے والے ہو۔

ہمشیرہ یہ سن کر رو پڑیں، حضرت حسینؓ نے تسلی دی اسی حالت میں شمر کا لشکر سامنے آ گیا، آپ کے بھائی عباسؓ آگے بڑھے اور حریف مقابل سے گفتگو ہوئی، اس نے بلا مہلت قتال کا اعلان سنایا، عباسؓ نے آ کر حضرت حسینؓ کو اطلاع دی۔

حضرت حسینؓ نے ایک رات عبادت گذاری کے مہلت مانگی

حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ آج کی رات قتال ملتوی کر دو، تاکہ میں آج کی رات میں وصیت اور نماز و دعا اور استغفار کر سکوں، شمر اور عمر بن

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
یزید نے اپنی چھڑی امام حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر لگائی

اسوۂ حسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعہ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دار الاشاعت

کیا ابھی تک ہمارے خون سے تیری پیاس نہیں بجھی، میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں، اگر تو ان کو قتل کرے تو ہم کو بھی ان کے ساتھ قتل کر دے۔

علی اصغر ؓ نے فرمایا کہ اے ابن زیاد! اگر تیرے اور ان عورتوں کے درمیان کوئی قرابت ہے تو ان کے ساتھ کسی صالح متقی مسلمان کو بھیجنا جو اسلام کی تعلیم کے مطابق ان کی رفاقت کرے۔ یہ سن کر ابن زیاد نے کہا اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو کہ خود اپنی عورتوں کے ساتھ جائے۔

اس کے بعد ابن زیاد نے ایک نماز کے بعد خطبہ دیا جس میں حضرت حسین اور علی رضی اللہ عنہما پر سب و شتم کیا، مجمع میں عبداللہ بن عفیف ازدی بھی تھے کھڑے ہو گئے جو نابینا تھے اور ہر وقت مسجد میں رہتے تھے کہا اے ابن زیاد! تو کذاب بن کذاب ہے تم انبیاء کی اولاد کو قتل کرتے ہو اور صدیقین کی سی باتیں بناتے ہو۔ ابن زیاد نے ان کو گرفتار کرنا چاہا تو ان کے قبیلہ کے لوگ چھڑانے کے لئے کھڑے ہو گئے اس لئے چھوڑ دیئے گئے۔

حضرت حسین ؓ کے سر مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا گیا پھر یزید کے پاس شام بھیجا گیا

ابن زیاد کی شقاوت نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ حکم دیا کہ حضرت حسین ؓ کے سر کو ایک لکڑی پر رکھ کر کوفہ کے بازاروں میں اور گلی کوچوں میں گھمایا جائے کہ سب لوگ دیکھ لیں۔ اس کے بعد اس کو اور دوسرے اصحاب کے سروں کو یزید کے پاس ملک شام بھیج دیا اور اسی کے ساتھ عورتوں بچوں کو بھی روانہ کیا۔ یہ لوگ شام پہنچے تو انعام کے شوق میں زحر بن قیس جعفی ان کو لے کر گیا تھا اور یزید کے پاس

پہلے یزید نے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے میدان کربلا کے معرکہ کی تفصیل بتلا کر کہا کہ امیر المؤمنین کو بشارت ہو کہ مکمل فتح حاصل ہوئی، یہ سب مارے گئے اور ان کے سر اور عورتیں اور بچے حاضر ہیں۔

یہ حال سن کر یزید کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور کہا کہ میں تم سے اتنی ہی اطاعت چاہتا تھا کہ بغیر قتل کے گرفتار کر لو۔ اللہ تعالیٰ ابن سمیہ پر لعنت کرے اس نے ان کو قتل کرا دیا، خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو معاف کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت حسین ؓ پر رحم فرمائے، یہ کہا اور اس شخص کو کوئی انعام نہیں دیا۔

سر مبارک جس وقت یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی حضرت حسین ؓ کے دانتوں پر چھڑی لگا کر حصین بن ہمام کے یہ اشعار پڑھے

ابی قومنا ان ینصفونا فانصفت
قواضب فی ایماننا تقطر الدما
یفلقن ھاما من رجال اعزة
علینا وھم کانوا اعق واظلما

"یعنی ہماری قوم نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا تو پھر ہماری خونچکاں تلواروں نے انصاف کیا جنھوں نے ایسے مردوں کے سر پھاڑ دیئے جو ہم پر سخت تھے اور وہ قطع رحمی کرنے والے اور ظالم تھے۔"

ابو برزہ اسلمی ؓ موجود تھے آپ نے کہا اے یزید تو اپنی چھڑی حضرت حسین ؓ کے دانتوں پر لگاتا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ ان کو بوسہ دیتے تھے۔ اے یزید! قیامت کے روز تو آئے گا تو تیری شفاعت ابن زیاد

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادتِ حسین کے بعد بھی یزید نے گھرانہ اہلبیت کی شان میں توہین و بے ادبی کی

اسوۂ حسینی

یعنی

شہیدِ کربلا

[illegible]

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

ہی کرے گا اور حضرت حسین ؓ آئیں گے تو ان کے شفیع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں گے یہ کہہ کر وہ یزید کی مجلس سے نکل گئے۔

یزید کے گھر میں ماتم

جب یزید کی بیوی ہند بنت عبداللہ نے یہ خبر سنی کہ حضرت حسین ؓ قتل کر دیئے گئے اور ان کا سر لایا گیا ہے تو کپڑا اوڑھ کر باہر نکل آئی اور کہنے لگی امیر المؤمنین کیا ابن بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اس نے کہا ہاں خدا ابن زیاد کو ہلاک کرے اس نے جلدی کی اور قتل کر ڈالا۔

یزید نے کہا کہ حضرت حسین ؓ نے یہ کہا تھا کہ میرا باپ یزید کے باپ سے اور میری ماں یزید کی ماں سے اور میرے دادا رسول اللہ ﷺ یزید کے دادا سے بہتر ہیں ان میں پہلی بات کہ میرا باپ بہتر ہے یا ان کا اس کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کرے گا وہ دونوں وہاں پہنچ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے کس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

اور دوسری بات کہ ان کی ماں میری ماں سے بہتر ہیں تو میں قسم کھاتا ہوں کہ بے شک صحیح ہے ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میری والدہ سے بہتر ہیں۔

رہی تیسری بات کہ ان کے دادا میرے دادا سے بہتر ہیں سو یہ ایسی بات ہے کہ کوئی مسلمان جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس کے خلاف نہیں کہہ سکتا ان کی یہ سب باتیں صحیح درست تھیں مگر جو آفت آئی وہ ان کی سمجھ کی وجہ سے آئی انہوں نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔

قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من

تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

اس کے بعد عورتیں اور بچے یزید کے سامنے لائے گئے اور سر مبارک اس مجلس میں رکھا ہوا تھا حضرت حسین ؓ کی دونوں صاحبزادیاں فاطمہ اور سکینہ پنجوں کے بل کھڑے ہو کر سر مبارک کو دیکھنا چاہتی تھیں اور یزید ان کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا کہ نہ دیکھ سکیں جب ان کی نظر اپنے والد ماجد کے سر پر پڑی تو بے ساختہ رونے کی آواز نکل گئی ان کی آواز سن کر یزید کی عورتیں بھی چلا اٹھیں اور یزید کے محل میں ایک ماتم برپا ہو گیا۔

یزید کے دربار میں زینب ؓ کی دلیرانہ گفتگو

ایک شامی شخص نے صاحبزادی کے متعلق ناشائستہ الفاظ کہے تو ان کی پھوپھی زینب ؓ نے نہایت سختی سے کہا کہ نہ تجھے کوئی حق ہے نہ یزید کو اس پر یزید برہم ہو کر کہنے لگا کہ مجھے سب اختیار حاصل ہے زینب ؓ نے فرمایا کہ اللہ جب تک تو ہمارے ملت و مذہب سے نہ نکل جائے تجھے کوئی اختیار نہیں۔ یزید اس پر اور زیادہ برہم ہوا حضرت زینب ؓ نے پھر تیزی سے جواب دیا بالآخر وہ خاموش ہو گیا۔

اہل بیت کی عورتیں یزید کی عورتوں کے پاس

اس کے بعد یزید نے اہل بیت کو اپنی عورتوں کے پاس بھیج دیا یزید کی عورتوں میں سے کوئی نہ رہی جس نے ان کے پاس آکر گریہ و بکا اور ماتم نہ کیا ہو اور جو زیورات وغیرہ ان سے لئے گئے تھے ان سے زائد ان عورتوں نے ان کی خدمت میں پیش کئے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید نے امام زین العابدین کے سامنے بکواس کی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؒ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان
2213768

علی ابن حسین ؓ یزید کے سامنے

اس کے بعد علی اصغر ؓ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں سامنے لائے گئے، انہوں نے سامنے آکر کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ اس طرح قید میں دیکھتے تو ہماری قید کھول دیتے، یزید نے کہا سچ ہے اور قید کھول دینے کا حکم دے دیا، اس کے بعد علی اصغر ؓ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ ہمیں اس طرح مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھتے تو اپنے قریب بلا لیتے یزید نے ان کو اپنے قریب بلا لیا اور کہا کہ اے علی بن حسین! ؓ تمہارے والد نے ہی مجھ سے قطع رحمی کی اور میرے حق کو نہ پہچانا اور میری سلطنت کے خلاف بغاوت کی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ معاملہ کیا جو تم نے دیکھا۔

علی اصغر ؓ نے قرآن کی آیت پڑھی:

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ. لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ.

"یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے زمین میں یا تمہاری جانوں پر، سو وہ کتاب تقدیر میں لکھی ہوئی ہے زمین کے پیدا کرنے سے قبل اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے (اور تمام کاموں کا تابع تقدیر ہونا) اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جائے اس پر زیادہ غم نہ کرو اور جو چیز مل جائے اس پر زیادہ خوش نہ ہو، اللہ تعالیٰ فخر کرنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔"

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید شروع میں امام حسین کے قتل پر راضی تھا مگر مخالفت اور بدنامی کی وجہ سے اس نے بعد میں اپنا پینترہ بدلا

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہید کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کا واقعہ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دار الاشاعت

یزید یہ سن کر خاموش ہو گیا اور حکم دیا کہ ان کو اور ان کی عورتوں کو ایک مستقل مکان میں رکھا جائے اور یزید کوئی ناشتہ اور کھانا نہ کھاتا تھا جس میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو نہ بلاتا ہو ایک روز ان کو بلایا تو ان کے ساتھ چھوٹے بھائی عمرو بن حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے یزید نے عمرو بن الحسین رضی اللہ عنہ سے بطور مزاح کہا کہ تم اس لڑکے (یعنی اپنے لڑکے خالد) سے مقابلہ کر سکتے ہو، عمرو نے کہا ہاں کر سکتا ہوں، بشرطیکہ آپ ایک چھری ان کو دے دیں اور ایک مجھے، یزید نے کہا کہ آخر سانپ کا بچہ سانپ ہی ہوتا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ یزید شروع میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی تھا اور ان کا سر مبارک لایا گیا تو خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد جب یزید کی بدنامی سارے عالم اسلام میں پھیل گئی اور وہ سب مسلمانوں میں مبغوض ہو گیا تو پشیمان ہوا اور کہنے لگا کاش میں تکلیف اٹھاتا اور حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھتا اور ان کو اختیار دے دیتا کہ جو وہ چاہیں کریں اگرچہ اس میں میرے اقتدار کو نقصان ہی پہنچتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اور ان کا اور ان کی قرابت کا یہی حق تھا، اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے اس نے ان کو مجبور کر کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو یا کسی سرحدی مقام پر پہنچا دو، مگر اس نالائق نے قبول نہ کیا اور ان کو قتل کر کے ساری دنیا کے مسلمانوں میں مجھے مبغوض کر دیا ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج بو دیا کہ ہر نیک و بد مجھ سے بغض رکھنے لگا، اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے۔

اہل بیت کی مدینہ کو واپسی

اس کے بعد جب یزید نے ارادہ کیا کہ اہل بیت اطہار کو مدینہ واپس بھیج دے

تو نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ ان کے لئے ان کے مناسب شان ضروریات سفر مہیا کریں اور ان کے ساتھ کسی امانت دار متقی آدمی کو بھیجے اور اس کے ساتھ ایک حفاظتی دستہ فوج کا بھیج دے جو ان کو مدینہ تک بحفاظت پہنچائے اور علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو رخصت کرنے کے لئے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اللہ ابن مرجانہ پر لعنت کرے، واللہ اگر میں خود اس جگہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے میں قبول کر لیتا اور جہاں تک ممکن ہوتا تو ان کو ہلاکت سے بچاتا اگرچہ مجھے اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑتا، لیکن جو مقدر تھا وہ ہو گیا صاحبزادے تمہیں جب کوئی ضرورت ہو مجھے خط لکھو اور میں نے تمہارے ساتھ جانے والوں کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے۔

تنبیہ: یزید کی یہ ندامت و پشیمانی اور بقیہ اہل بیت کے ساتھ ظاہر اکرام کا معاملہ بعض اپنی بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے تھا یا حقیقت میں کچھ خدا کا خوف اور آخرت کا خیال آ گیا تھا، علیم و خبیر ہی جانتا ہے مگر یزید کے اعمال اور کارنامے اس کے بعد بھی سب سیاہ کاریوں ہی سے لبریز ہیں مرتے مرتے بھی مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے لشکر بھیجے ہیں اسی حال میں مرا ہے، حسابہ علی اللہ۔ (مؤلف)

اس کے بعد اہل بیت ان لوگوں کی حفاظت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ان لوگوں نے راستہ میں اہل بیت کی خدمت بڑی ہمدردی سے کی رات کو ان کی سواریاں اپنے سامنے رکھتے تھے اور جب کسی منزل پر اترتے تو ان سے علیحدہ ہو جاتے اور اپنے چاروں طرف پہرہ دیتے تھے اور ہر وقت ان کی ضروریات دریافت کر کے پورا کرنے کا اہتمام رکھتے تھے یہاں تک کہ یہ سب حضرات اطمینان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔

وطن پہنچ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کئی ماہ فضا سوگوار رہی

اُسوۂ حُسَینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ
اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

سے نکل گیا کہ ہم پر یہ مصیبت حضرت حسین ؓ کی وجہ سے آئی ہے حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ کو غصہ آ گیا اس کو جوتہ پھینک مارا کہ کم بخت تو یہ کہتا ہے واللہ اگر میں وہاں ہوتا تو میں بھی اُن کے ساتھ قتل کیا جاتا، واللہ آج میرے بیٹوں کا قتل ہی میرے لئے تسلی ہے کہ اگر میں حضرت حسین ؓ کی کوئی مدد نہیں کرسکا تو میری اولاد نے یہ کام کر دیا۔

واقعۂ شہادت کا اثر فضائے آسمانی پر

عام مؤرخین ابن اثیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت حسین ؓ کی شہادت کے بعد دو تین مہینہ تک فضا کی یہ کیفیت رہی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا اور دھوپ درو دیوار پر پڑتی تو اتنی سرخ ہوتی تھی جیسے دیواروں کو خون لپیٹ دیا گیا ہو۔

شہادت کے وقت آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا گیا

بیہقی نے دلائل میں بسند روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے اور آپ پراگندہ بال پریشان حال ہیں، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس میں کیا ہے فرمایا! حضرت حسین ؓ کا خون ہے، میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کروں گا حضرت عباس ؓ نے اسی وقت لوگوں کو خبر دے دی تھی کہ حضرت حسین ؓ شہید ہو گئے، اس خواب کے چند روز کے بعد حضرت حسین ؓ کی شہادت کی اطلاع پہنچی اور حساب کیا گیا تو ٹھیک وہی وقت آپ ؓ کی شہادت کا تھا۔

اور ترمذی نے سلمٰی سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک روز ام سلمہؓ کے پاس گئیں

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اپنی کتاب میں قاتلان حسین کا عبرتناک انجام تحریر کیا

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؒ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

و پریشان ہو گئے تو یہ نعمت مبدل بہ تغیر ہو جائے گی (یعنی تمہیں لوگوں کا محتاج کر دیا جائے گا کہ تم ان کے دروازوں پر جاؤ گے۔"

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ایک روز حرم مکہ میں حجر اسود کو پکڑے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے:

"یا اللہ! آپ نے مجھ پر انعام فرمایا مجھے شکر گزار نہ پایا، میری آزمائش کی تو مجھے صابر نہ پایا، مگر اس پر بھی آپ نے نہ اپنی نعمت مجھ سے سلب کی اور نہ مصیبت کو مجھ پر قائم رہنے دیا، یا اللہ کریم سے تو کرم ہی ہوا کرتا ہے۔"

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ چلے گئے تھے اور ان کے ساتھ ہر جہاد میں شریک رہے اور ان کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ وہ شہید کر دیے گئے اس کے بعد اپنے بھائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ امارت چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو آپ بھی ان کے ساتھ مدینہ میں آ گئے اور جب تک حضرت یزید کا فتنہ شروع نہیں ہوا مدینہ ہی میں مقیم رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں آپ کے اہل بیت کے تئیس حضرات شہید ہوئے۔ (اسعاف الراغبین)

قاتلانِ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

جس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیاس سے مجبور ہو کر دریائے فرات پر پہنچے اور پانی پینا چاہتے تھے کہ کم بخت حصین بن نمیر نے تیر مارا جو آپ کے دہن

● بعض اہل تاریخ نے دوسرا نام ذکر کیا ہے۔ دمش

مبارک پر لگا اس وقت آپ کی زبان سے بے ساختہ یہ دعا نکلی کہ:

"یا اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اس کا شکوہ آپ ہی سے کرتا ہوں، یا اللہ ان کو چن چن کر قتل کر، ان کے ٹکڑے ٹکڑے فرما دے، ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔"

اول تو ایسے مظلوم کی بددعا، پھر سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تو لیت میں شبہ کیا تھا دعا قبول ہوئی اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ایک ایک کر کے بری طرح مارے گئے۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ جو لوگ قتل حسین میں شریک تھے ان میں سے ایک بھی نہیں بچا جس کو آخرت سے پہلے دنیا میں سزا نہ ملی ہو کوئی قتل کیا گیا، کسی کا چہرہ سخت سیاہ ہو گیا یا مسخ ہو گیا یا چند ہی روز میں ملک سلطنت چھن گئی اور ظاہر ہے کہ یہ ان کے اعمال کی اصلی سزا نہیں بلکہ اس کا ایک نمونہ ہے جو لوگوں کی عبرت کے لئے دنیا میں دکھا دیا گیا ہے۔

قاتل حسین رضی اللہ عنہ اندھا ہو گیا

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بڈھا آدمی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھا، وہ دفعۃً نابینا ہو گیا تو لوگوں نے سبب پوچھا اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آستین چڑھائے ہوئے ہیں، ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے اور اس پر قاتلان حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس (۱۰) آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں اس کے بعد آپ نے مجھے ڈانٹا اور خون حسین رضی اللہ عنہ کی ایک سلائی میری آنکھوں میں لگا دی میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔ (اسعاف)

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی اسرار احمد نے اپنی کتاب میں یزید کو امیر لکھا اور اس کی حمایت کی، کیا یہ منافقت نہیں؟

ہجری سالِ نو
اور
سانحۂ کربلا

از

ڈاکٹر اسرار احمد

★

ترتیب و تسوید: شیخ جمیل الرحمٰن

مع

کربلا کی کہانی

حضرت ابو جعفر محمد باقرؒ کی زبانی

ترجمہ از مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

یا عبداللہ ابن عمرؓ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین — ہاں ایک فتنہ تھا جس نے برسرِ عام جب بھی مصالحت و مفاہمت کی صورت پیدا ہوتی نظر آئی اس کو تارپیڈو کیا اور اس کے بجائے ایسی نازک صورتِ حال CRITICAL SITUATION پیدا کر دی کہ کشت و خون ہو۔ مسلمان ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلائیں اور فتنہ اور بھڑکے اور حق کے سیلاب کے آگے بند باندھا جا سکے۔ اور یہ "رُکتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا" والی صورت ختم ہو سکے۔ چنانچہ کون انصاف پسند ایسا ہوگا جو نہ جانتا ہو کہ حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سے لے کر کربلا کے سانحۂ فاجعہ تک مسلمانوں کی آپس میں جو مسلح آویزش رہی ہے اس میں درپردہ ان سبائیوں ہی کا ہاتھ تھا۔ مستند تواریخ اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ البتہ ان کو نگاہِ حقیقت بین اور انصاف پسندی کے ساتھ پڑھنا ہوگا۔ جنگِ جمل میں حضرت علیؓ کو فتح ہوئی۔ آنجنابؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا! بالکل وہی جو ایک بیٹے کو ماں کے ساتھ کرنا چاہیے۔ چالیس خواتین اور حضرت صدیقہؓ کے لشکر کے معتبر ترین لوگوں کے ہمراہ پورے ادب و احترام کے ساتھ ان کو مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ نہ ذاتی دشمنی تھی نہ بغض و عناد۔ ادھر کیا ہوا! معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ کیا امیر یزید نے خاندانِ رسالتؐ کی خواتین کو اپنی لونڈیاں بنایا؟ آخر وہ دمشق بھیجی گئی تھیں۔ لیکن وہاں کیا ہوا! ان کا پورا احترام کیا گیا، ان کی دلجوئی کی گئی۔ ان کی خاطر مدارات کی گئی۔ امیر یزید نے انتہائی تأسف کا اظہار کیا اور کہا کہ "ابن زیاد اس حد تک نہ بھی جاتا تو بھی میں اس سے راضی رہ سکتا تھا۔ کاش وہ حسینؓ کو میرے پاس آنے دیتا ہم خود ہی باہم کوئی فیصلہ کر لیتے۔" لیکن کربلا میں جو کچھ ہوا وہ اس فتنے کی وجہ سے ہوا جو کوفیوں نے بھڑکایا تھا۔ جو اپنی دوعملی اور منافقت کی پردہ پوشی کے لئے نہیں چاہتے تھے کہ مصالحت و مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ان کو جب محسوس ہوا کہ ہماری سازش کا بھانڈا پھوٹ جائے گا تو انہوں نے وہ صورتِ حال پیدا کر دی جو ایک نہایت دردناک اور الم انگیز

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی درسگاہ بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ''حیات یزید'' میں یزید کو امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

حیات سیدنا یزید

رحمۃ اللہ علیہ

آغاز خلافت —

تاریخ وفات —

حصہ اول

مؤلف

محمد عظیم الدین صدیقی

شائع کردہ

مجلس حضرت عثمان غنیؓ

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

السید محمد انیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزید کی ۔۔۔ کیسے راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی

اللہ کی جناب مقدس میں مان لی ۔۔۔ کل عازمین حج نے امارت یزید کی

حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی ۔۔۔ ہے کتنی سربلند امامت یزید کی

جو شامل جہاد ہوا جنتی ہوا ۔۔۔ ہے وجہ افتخار قیادت یزید کی

شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار ۔۔۔ عیسائیوں نے مانی شجاعت یزید کی

بیٹیں جو مال ان پہ مسلسل نوازشات ۔۔۔ احسان معاویہؓ کے عنایت یزید کی

با مصلحت تھی پوچھئے ابن حسینؓ سے ۔۔۔ تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی

پسماندگان کربلا کی مشکلات میں ۔۔۔ تھی باعث سکون عنایت یزید کی

اس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا ۔۔۔ ویسے ہی یاد آگئی سخاوت یزید کی

لازم تھی مومنین پہ قرآں سے پوچھئے ۔۔۔ اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزید کی

ملے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد ۔۔۔ زینبؓ کو بھی پسند رفاقت یزید کی

خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار ۔۔۔ ناقابل بیان ذہانت یزید کی

تمکین دین اشاعت اسلام بکمال ۔۔۔ اللہ کا کرم تھا کرامت یزید کی

مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی ۔۔۔ دانش معاویہؓ کی خلافت یزید کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے انیس ۔۔۔ اہل عرب عجم نے سیادت یزید کی

۳

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
یزید کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ذلیل کیا اور ذلت کے ساتھ ہلاک ہوا

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؒ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

ہلاکتِ یزید

شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہو گئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حُسین رضی اللہ عنہ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کی آفاتِ ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعۂ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہو گئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہو گیا اس نے اعلانِ عام کر دیا کہ قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کر کے قتل کیا، ایک روز میں دو سو اڑتالیس آدمی اس جرم میں قتل کیے گئے کہ وہ قتل حسین رضی اللہ عنہ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا ذبح کر دیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی اور

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں اس بات کو تسلیم کر لیا کہ مزارات پر دعائیں قبول اور مسائل حل ہوتے ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنفہ

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

حاصل کرنے سے پہلے صادر ہوتی ہوں، اور ہر شخص کے لئے ولادت سے وفات تک اطوار و تغیرات اُس کے درپے ہوتے ہیں، اور اللہ ہی حفاظت کرتا ہے۔

رہا اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو کسی بھی مقام پر اس کے جواز میں شک نہیں اور رہا جواز عند القبر میں اختلاف ہے۔

مزارات پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

بعض علماء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس یا اس کے علاوہ مقامات مقدسہ پر دعا کے جلد قبول کی اُمید رکھتے ہیں، امام شافعی فرماتے ہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر تریاق مجرب ہے۔

ابن حجر مکی نے خلاصہ میں امام شافعی سے نقل کیا کہ میں امام ابو حنیفہ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو ابو حنیفہ کی قبر پر دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

واقدی نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ شہداء اُحد کی قبروں پر جا کر دعا کرتی تھیں۔

اگر یہ قائل ہے کہ شیخان یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم نے دعا عند القبر کو ایسی بدعت یا منکر چیز کہا ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں نہ تھی اُس کے کلام کے لئے وجہیں ہیں۔

علامہ جزری کہتے ہیں اگر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر دعا قبول نہیں ہوتی تو کونسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں لکھا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اُردو

مصنف

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

۱۷

زمین وآسمان کا فاصلہ

۲۸

سب سے پہلے نورِ محمد کو پیدا فرمایا

نورِ محمد مادہ تخلیق کائنات ہے

دیگر تخلیقات

جبکہ اسی ماہنامہ کے دوسرے صفحہ پر خود انہی نے جلوس نکالا، کیا یہ منافقت نہیں؟

وزیر مذہبی امور استعفیٰ دیں اور قوم سے معافی مانگیں: ساجد میر

حکومت نے تو مشرکین مکہ کو مات دے دی، وہ بھی حاجیوں کو پانی پلاتے تھے

سپریم کورٹ کا دادرسی کا مرکز بننا جمہوریت کے علمبرداروں کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ سینیٹر ساجد میر نے کہا ہے کہ حج انتظامات میں کرپشن ثابت ہوجانے پر حامد سعید کاظمی وزارت برقرار رکھنے کا اخلاقی جواز کھو چکے ہیں، انہیں مستعفی ہوکر اللہ تعالیٰ اور پوری قوم سے معافی مانگنی چاہیے، بدعنوان ٹیم کا حصہ بن کر انہوں نے علماء کے تشخص کو پامال کیا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حاجیوں کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے، ان کیلئے آسانیاں اور سہولتیں فراہم کرنا ریاست کی دینی ذمہ داری بنتی ہے، حاجیوں کو تو مشرکین مکہ نے بھی تنگ نہیں کیا تھا بلکہ وہ انہیں پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے، حکومت نے مشرکین مکہ کو بھی مات دے دی ہے، حجاز میں حج کو لوٹ کر پاکستان کا نام بدنام کیا ہے اور اپنی بدانتظامی چھپانے کیلئے سعودی حکومت کو ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کی، لوگوں کی دادرسی کا واحد مرکز سپریم کورٹ رہ گیا ہے، یہ جمہوریت اور عوام کے حقوق کی علمبردار حکومت کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے، سپریم کورٹ کے بروقت نوٹس اور احکامات کو سراہا اور امید ظاہر کی حکومت اس پر عمل درآمد کرائے گی۔

جہلم میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ ریلی

تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدے پر پورے دین اسلام کی عمارت قائم ہے۔ حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا ہے وہ مرتد ہے اور اس کی سزا قتل ہے ہمارے ملک میں قانون ناموس رسالت ﷺ 295 سی ایکٹ موجود ہے۔ قادیانی اور یہود ونصاریٰ اس قانون کو ختم کرانا چاہتے ہیں اور اکثر وبیشتر یورپ اور ہمارے ملک میں توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب ہورہا ہے۔ اس لابی نے قانون ناموس رسالت ﷺ کو ختم کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں بل پیش کردیا ہے اس پر ملک کے تمام دینی، مذہبی، سیاسی جماعتوں اور انجمن تاجران پاکستان نے ملک بھر میں احتجاج کیا اور تحریک چلائی۔ اسلام آباد میں منعقدہ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے متفقہ فیصلے کے مطابق 24 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث سے ایک احتجاجی ریلی شاندار چوک تک نکالی گئی جس میں مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور مرکزی انجمن تاجران ضلع جہلم کے قائدین کے علاوہ رئیس الجامعہ اور مدیر الجامعہ نے بھی خطاب کیا۔ اس ریلی میں جہلم شہر کے علاوہ ضلع بھر سے کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی اسلام آباد کو صدمہ

مورخہ 23 دسمبر بروز جمعرات ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی کے بھائی حافظ شکور الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ شکور الٰہی بڑے دیندار، مسلک سے جذباتی لگاؤ رکھنے والے اور دینی طلبہ سے محبت کرنے والے تھے، اکثر وبیشتر قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ گوجرانوالہ میں ان کی نماز جنازہ میں علماء، خطباء اور دینی مدارس کے طلبہ کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی کی خواہش پر مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مولانا [illegible] نے پڑھائی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ اور مدیر الجامعہ نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اہلحدیث مولوی ساجد میر مذہبی جلوس پر پابندی کا مطالبہ کرنے والے خود سعودی حکومت کی حمایت میں ریلی نکال رہے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

حکومت سعودی عرب اور عوام سے اظہار یکجہتی کیلئے
جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی

مورخہ 5 جون بروز اتوار جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر کی قیادت میں سعودی عرب کی حمایت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی اس موقع پر دریائے جہلم کے نئے پل پر پروفیسر ساجد میر اور دیگر قائدین کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور انہیں موٹر سائیکلوں کے جلوس کی شکل میں جامعہ علوم اثریہ پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا استقبال رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر، مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق اور انجمن اہل حدیث کے صدر راجہ اعجاز گل ایڈووکیٹ اور جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ دیگر لوگوں نے کیا بعد ازاں موٹر سائیکلوں، کاروں کی عظیم الشان ریلی جامعہ علوم اثریہ سے شروع ہو کر نیا محلہ، روز سول لائن، چوک اہل حدیث، مین بازار، راجہ بازار اور شاندار چوک سے ہوتی ہوئی اکرم شہید پارک تک پہنچی جہاں ریلی نے ایک عظیم الشان جلسے کی شکل اختیار کر لی احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یہودی لابی پاک سعودی تعلقات کو خراب کرنا چاہتے ہیں تا کہ عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے یہود و ہنود کے ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گر دشمنان اسلام اور پاکستان کان کھول کر سن لیں ان کے مذموم ناپاک ارادوں کو ناکام بنا دیا جائے گا سعودی عرب کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے اور پاکستان اور عالم اسلام کی پہلی ایٹمی قوت کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو توڑ دیا جائے گا رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے ہم اسے کسی صورت اکیلا نہیں چھوڑیں گے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب حافظ عبدالستار حامد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین ایمانی جذباتی عقیدت محبت ہے سب پاکستانیوں کے دل عالم اسلام کے قائد خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کے ساتھ ہیں۔ ریلی سے سید الطاف الرحمن شاہ (گجرات)، مولانا عکاشہ مدنی، صدر انجمن راجہ اعجاز گل ایڈووکیٹ، سیکرٹری انجمن شیخ محمد اسحاق نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے سرانجام دیئے۔ ریلی کی کامیابی میں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ انجمن اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنڈ دادنخان سے جناب محمد طارق کھیلے وال اور جناب شہباز احمد نے ایک بڑے قافلے کی قیادت کرتے ہوئے ریلی میں شرکت کی۔

اہلحدیث فرقے کی فکری داغ بیل ڈالنے والے شاہ ولی اللہ تو حنفی یعنی امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے

۱۰

قاری عبدالوکیل صدیقی

ہماری پکار

مسلک اہل حدیث سے مراد برصغیر کے ان علماء کا مسلک ہے جو میاں نذیر حسین محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان کی شب و روز محنتوں اور ان کے شاگردوں کے ذریعے سے برصغیر پاک و ہند میں پروان چڑھا۔ اس مسلک کی تاریخ شرک و بدعت اور باطل نظریات و عقائد کے ساتھ کشمکش سے بھری ہوئی ہے۔ علماء مبارک پوری علامہ وحید الزمان شمس الحق ڈیانوی مولانا ثناء اللہ امرتسری مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی مولانا اسماعیل سلفی مولانا عطاء اللہ حنیف مولانا داؤد غزنوی مولانا عبدالرحمن کیلانی علامہ احسان الٰہی ظہیر حافظ محمد گوندلوی مولانا عبدالوہاب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی ساری زندگیاں توحید و سنت اور مسلک سلف کے احیاء میں گذری ہیں۔ "مسلک اہل حدیث" کوئی نیا مسلک نہیں بلکہ یہ صحابہ و تابعین کا طریقہ اور سلف صالحین کا مسلک ہی ہے جو خالص قرآن و سنت کے علم بردار تھے اور قرآن و سنت کے واضح حکم آ جانے کے بعد کسی کے قول کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ مسلک اہل حدیث اپنے عقیدہ، عبادات، مسائل اخذ کرنے کے انداز اور اجتہاد و فتوے کے طریقوں میں محدثین اور سلف صالحین کے طریقے پر ہے۔ اس مسلک کی برصغیر میں فکری داغ بیل تو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ہی ڈالی لیکن اس کے پروان چڑھانے میں میاں صاحب اور ان کے تلامذہ و فیض یافتگان کی کوشش ہے۔

ہم ندائے الایمان کے ذریعے اپنے ماحول و معاشرہ میں اللہ کی توحید کی پکار لگانا چاہتے ہیں۔ جو تمام انبیاء کی پہلی اور بنیادی دعوت تھی۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ اے لوگو! تمہارا معبود فقط ایک اللہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بھی بندگی نہ کرو۔ اور یہی بات ہمارے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے بھی فرمائی۔ قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

عقیدہ توحید کے بغیر انسان کی نجات ممکن نہیں اور انسان کے تمام اعمال شرک کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ عقیدہ و ایمان کا احیاء اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے دینی، بے حیائی اور بدعت پرستی عام ہو چکی ہے۔ لوگ دین، اللہ، رسول اور آخرت کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں۔ ان سب کو تجدید دلانی ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہم سب نے لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے اور بالآخر ختم ہو جائے گی۔ جوانی، مال و دولت، اقتدار اور دنیا کے عزت و منصب کے مزے بالآخر ختم ہو جائیں گے۔ ہم آخرت میں اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک عقیدہ درست نہ ہو اور عقیدہ و ایمان پر ہی مضبوط دینی سیرت تعمیر ہوتی ہے۔ ہم لوگ دنیا میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم عقیدہ و ایمان کے حامل پکے سچے مسلمان نہ بن جائیں۔ ملک میں اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی بے دینی و بے حیائی سے اس وقت تک مقابلہ نہیں کیا جا سکتا جب تک ہمارا اللہ پر ایمان اور عقیدہ مضبوط نہ ہو جائے۔ اللہ کی ہدایت ہی ہم سب کی نجات کا ذریعہ ہے مغربی نظام اور طور طریقے ہمارے دین و اخلاق کے لیے نقصان دہ ہیں۔

مسلک اہل حدیث کا نام برصغیر میں معروف و مشہور ہے۔ لیکن یہ فقط برصغیر کے بعض افراد کا منہج و طریقہ نہیں بلکہ یہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تحریک ہے۔ اس تحریک کے افراد ہر ملک میں موجود ہیں اور خاص طور پر دیار حجاز میں اس مسلک کے حاملین کو خاص شان و شوکت حاصل ہے۔ ہم مسلکاً اہل حدیث ہیں۔ لیکن ہم شرعی اصول و قواعد اور اخلاق حسنہ کے مطابق دیگر مسالک و مذاہب کا بھی احترام کرتے ہیں۔

☆ جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک اور مقلد گمراہ ہیں تو کیا آپ کے فرقے کی فکری داغ بیل گمراہ نے ڈالی؟

امام بخاری کو اپنی تحریک کا سالار کہنے والے اہلحدیث بھول گئے کہ امام بخاری، امام شافعی کے مقلد تھے جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک ہے

صحیفہ اہلحدیث

مسلک اہل حدیث

از افادات شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مسلک اہل حدیث:

مسلک اہل حدیث ان تمام مسلم اور حق المسلک جماعتوں میں سب سے زیادہ وسیع ہے جس میں اصلاح دین کی سب سے زیادہ مراعات رکھی گئی ہیں" کتاب وسنت کی موجودگی میں کسی خاص آدمی کے طریق فکر کو لازم اس میں بکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے ہر عالم کو مجتہد ہو یا غیر مجتہد حق پہنچتا ہے کہ کتاب وسنت کو پڑھے اور سمجھے ائمہ حق ومناہج سلف کی روشنی پر چلتے ہوئے کتاب وسنت پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

تاریخ کی روشنی میں:

جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تحریک اہل حدیث محض فروعی مسائل اور فقہی مسالک تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ صفات باری تعالیٰ ظہور قدرت وغیرہ تک پہنچی ہے حالات میں اس نے اپنے نظریات کو پورے اعتدال سے پیش کیا جنہیں آج قبول کرنے کے لئے کوئی بھی بے قرار ہے مگر حسن اہل حدیث

تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اصول روایات کے اس استحکام کے بعد جس قدر وسعت اور ظروف و احوال کی رعایت اس مسلک میں ہے دوسری جگہ کافی حد تک نایاب ہے۔ اس لئے مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ مسلک اہل حدیث اسلامی تعلیمات کی صحیح ترین تعبیر ہے اور تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے ہر دور میں جس احتیاط سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے دشمن بھی اسے سراہنے پر مجبور ہیں تو اس میں جس قدر اعتدال ائمہ حدیث نے قائم رکھا اس کی مثال کسی دوسری جگہ مشکل ہے یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی بنا پر مسلک اہل حدیث کو ترجیح دیتا ہوں اور پورے ادب کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے اہل حدیث احباب خصوصاً نوجوان علماء سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے مسلک کو پہچانیں اپنے ماضی کی تاریخ اور اپنے بزرگوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

آج کی ضرورت:

حزبی پابندیوں سے دنیا تنگ آ چکی ہے اسلامی جمعیتیں آپ کی منتظر ہیں جمود وتقلید کی عظمتیں آپ سے روشنی کی آرزو مند ہیں۔ یعنی آج آپ کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے جتنی کہ چند سال پہلے آپ کی ضرورت تھی ان کی سنت کی شمع کو ہاتھ میں لے کر ایک اجتماعی تحریک کی حیثیت سے کام کیجئے اور پرانی تحریکات میں اصول کے تقاضوں کے مطابق تعاون کیجئے" مگر خدا کے لئے گروہ بندی چھوڑ دیجئے احساس کمتری اس ماحول میں بھٹکنے نہ پائے پہلے اپنے مسلک کو سمجھئے اپنے ماضی اور اسلاف کی مساعی اور کارناموں پر غور کیجئے اور نقش رفتار کو ابھار کے کر پاپہ رکاب ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر ہے۔

تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے صرف فقہی گروہ بندیوں ہی میں اعتدال نہیں پیدا کیا بلکہ صرف اعتزال وتجہم اور جبر وقدر کی پیچیدگیوں کو درست کیا بلکہ اپنے وقت کی سیاسیات پر کڑی نگرانی کی سیاسین سے اگر لڑنے کا موقع آیا تو پوری جرات اور بے جگری سے لڑے اور جب وہ سیدھے ہو گئے تو پوری دیانت داری سے ان کے ساتھ تعاون کیا فجزاھم اللہ عنا وعن المسلمین احسن الجزاء اور اس ساری کشمکش میں کوئی ذاتی مقصد پیش نظر نہیں رہا۔

مقدس قافلہ سالار:

اس تحریک کے مقدس داعی اور قافلہ سالار امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی مایہ ناز تصنیف "صحیح بخاری" اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہی ایک پاکیزہ نوشتہ ہے جس سے ہمیں حضرت امام رحمہ اللہ کے مسلک کا پتہ چلتا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ مسلک اہل حدیث کی فنی اصطلاحات کا دامن کہاں تک وسیع ہے ایمان عبادات معاملات معاشیات اخلاق کارنامے بین الاقوامی تعلقات بدعات سے اجتناب کس قدر اہم گوشے اس کی پہنائی میں آگئے ہیں یہی پروگرام ہے جسے تکمیل تک پہنچانا آج بھی ہر جماعت کا فرض ہے اور ایسے مقاصد میں ان کی تکمیل ہی اسلام کے مقاصد ہیں اور یہی تحریک اہل حدیث کا موقف۔

(انتخاب: فیصل احسان سلفی)

حلال و حرام کی تمیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے مال حاصل کیا" حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے" (صحیح بخاری)

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے تفہیم الاسلام میں اشتہار لگایا گیا

ستمبر 2011ء ☆ بمطابق شوال 1432ھ ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 64

کتاب وسنت کا داعی وخصوصی ترجمان

مجلہ سلسلہ تفہیم الاسلام

زیر نگرانی: فضیلۃ الشیخ مولانا قاری محمد یعقوب شیخ حفظہ اللہ

زیر قیادت: فضیلۃ الشیخ مولانا محمد شریف خان چنگوانی حفظہ اللہ

مدیر مسئول: مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ ٭ نائب مدیر: حافظ عزیز احمد خان ٭ مدیر: رشید اللہ خان عزیز

آئینہ ترتیب

مضامین — صفحہ نمبر

مؤسس: حکیم عبدالخالق خان عزیز

من آثار

مولانا عبدالرزاق فاروقی البہاٹی ٭ پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری
مولانا حکیم فیض اللہ خان ٭ مولانا عبدالرزاق سلفی عنایت پوری

مجلس ادارت

مجلس مشاورت

نوٹ: "تفہیم الاسلام" ایک خبرنامہ کی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے آزاد کتاب وسنت کی روشنی میں تطہیر عقائد وافکار کا داعی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط وکتابت کیلئے ایڈریس: ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ "تفہیم الاسلام" محلہ رحمان آباد (شکاری) عقب واپڈا ہاؤس احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0333-6357567
سالانہ چندہ -/300 روپے
ہدیہ فی شمارہ -/25 روپے

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

غوث اعظم کانفرنس اور غریب نواز کانفرنس کے انعقاد کو بدعت کہنے والے اولیاء اللہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں

حرمین شریفین پر کئی مرتبہ حملے ہوئے مگر کسی صحابی یا تابعی نے تقدسِ حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد نہیں کیا

☆ جبکہ دورِ حاضر میں صرف سعودی نجدی کے خلاف ریلی نکالی گئی تو ملک پاکستان کے سارے اہلحدیث اٹھ کھڑے ہوئے، ہم اس کانفرنس کو کیا سمجھیں۔ حرمین شریفین سے محبت یا سعودی نجدی حکومت کی محبت؟

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں مسجد نبوی میں اس طرح عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

☆ عوام اہلسنت کے اپنے نام کے ساتھ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی لکھنے کو بدعت کہنے والے اپنے نام کے ساتھ سلفی، مکی، مدنی، رحمانی، محمدی، لکھنوی اور دہلوی لکھنا دورِ رسالت یا دورِ صحابہ سے ثابت کریں۔

سارے بیانات سے واضح یہ ہو رہا ہے کہ اہلحدیث مولوی حرمین شریفین کے تحفظ کی نہیں بلکہ سعودی نجدی حکومت کا تحفظ کر رہے ہیں

حضرت امیر صاحب مدظلہ العالی کے اخباری بیانات

کیا کبھی دورِ رسالت، دورِ صحابہ یا خیر القرون کے دور میں اتحاد بین المسلمین کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں کبھی اس طرح کی تقریب اور جلسہ منعقد کیا گیا؟

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے ماہنامہ حرمین میں اشتہار لگایا گیا

ماہنامہ حرمین جہلم

حافظ عبد الحمید عامر

حافظ احمد حقیق

فیض احمد بشیر

ذوالقعدہ و ذوالحجہ 1431ھ بمطابق نومبر و دسمبر 2010ء

جلد نمبر 20

شمارہ نمبر 12-11

كلمة الحرمين :

	حافظ عبد الحمید عامر	3
	سلیم ہمدانی	8
		10
		14
		20
		24
		28
	غلام سرور قریشی	33
	محمود مرزا جہلمی	39
		44

اخبار الجامعة والجماعة

	ادارہ	47
	ادارہ	47
وفیات	ادارہ	47

مجلس ادارت

مولانا محمد اکرم جمیل

مولانا ارشاد الحق اثری

غلام سرور قریشی

مولانا قطب شاہ

حافظ محمد اسلم شاہدروی

محمود مرزا جہلمی

زرِ سالانہ ، 100 روپے

فی شمارہ ، 10 روپے

بیرونی ممالک ، 500 روپے

حافظ عبد الحمید عامر

www.jamia-asria.org E-mail :asria@...

Designed & Printed by
DARUSSALAM Lahore.

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سیرت رحمت عالم اور جمال مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟

سے ہم سے بہت پیچھے تھے، بہت آگے نکل گئے۔ اللہ نے ہمیں چار موسم، پہاڑ، دریا، دشت، غرض ہر قسم کی نعمتیں عطا کر دیں۔ ہم نے ناقدری اور ناشکری کا مظاہرہ کیا۔ جاگیرداری نظام کے ذریعے چند افراد کی فرعونیت کو دوام دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ زرعی ملک، خوراک کی قلت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں خوبصورت پہاڑ، جنگل اور آبشار دیئے۔ سوات، دیر، کوہستان، گلگت، آزاد کشمیر، مری اور پارہ چنار جیسے جنت نظیر خطے دیئے۔ ہم اگر اللہ کا شکر بجا لاتے۔ ان کی قدر کرتے اور سیاحت کیلئے ماحول کو سازگار بناتے تو پاکستان کو پوری دنیا کے سیاحوں کا مرکز بنا سکتے تھے لیکن ہماری ناشکری اور ناقدری کی وجہ سے اب حالت یہ ہو گئی کہ غیر ملکی تو کیا خود پاکستانی بھی مذکورہ علاقوں کا رخ نہیں کر سکتے اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو پاکستان بلاتے، نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ جس پاکستانی کو موقع ملتا ہے، اس ملک سے بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگتا ہے۔

ماخوذ: روزنامہ جنگ لاہور 2 نومبر 2010ء

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس

مورخہ 30 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ احمد حقیق نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل بلوچ اور مولانا فیض احمد بھٹی نے خطاب کیا۔ شاعر اسلام قاری عبدالوہاب صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کانفرنس میں سوہاوہ شہر اور گرد و نواح سے عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ جہلم سے مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور جامعہ کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ جہلم شہر اور کوٹلہ آئمہ سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔

جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مورخہ 2 نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں عظیم الشان جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فیض احمد بھٹی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا عطاء الرحمٰن سیالوی، حافظ بابر فاروق رحیمی، مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور محمود مرزا جہلمی نے خطاب کیا۔ قاری محمد خشا قادری نے حمد و نعت پیش کی۔

غیر مقلدین ہم سے پوچھتے تھے کہ لفظ "میلاد النبی" کس نے ایجاد کیا اور کس نے استعمال کیا؟

ایک بدوی قبیلہ بنو سعد بن بکر کی حلیمہ بنت ابی ذؤیب سعدیہ کے آپ کو حوالہ کر دیا گیا۔ قبیلہ بنو سعد کی بدوی رہائش مکہ سے دور صحراء میں تھی۔ وہ بہر حال بچے (محمد) کو لا کر والدہ محترمہ اور دیگر اقربا کو دکھا جاتی تھیں۔ رضاعت کے دوران بی بی حلیمہ نے نبی کی برکت کے بہت سارے مناظر دیکھنے کا ذکر کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی پیدائش اور نبوت سے متعلق انتخاب پر آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد میں اسماعیل کا انتخاب فرمایا، پھر اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا۔ اور کنانہ کی نسل سے قریش کو چنا، پھر قریش میں سے بنو ہاشم میں سے میرا انتخاب فرمایا۔ (صحیح مسلم نمبر ۲۲۷۶، جامع ترمذی نمبر ۳۶۰۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں"۔ (مسند احمد)

۳ھ میلاد النبی:

عمر مبارک جب دو سال کی ہوگئی تو حسب معمول دودھ چھڑا دیا گیا۔ بی بی حلیمہ انہیں والدہ آمنہ کے پاس لے آئیں۔ دیہات کی اچھی آب و ہوا، ماحول کی پاکیزگی، قبیلہ بنو سعد کی عورتوں میں زبان کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے اور پھر آپ کی وجہ سے بنو سعد میں برکتوں کے حصول کی خواہش اور اصرار کی وجہ سے انہیں مزید وقت کے لیے بچہ (محمد) کو مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد بھی بنو سعد میں ہی رہنے دیا گیا۔ اسی واپسی کے بعد بنو سعد کے بچوں میں کھیل کود کے دوران ایک دن فرشتوں (حضرت جبرائیل کی معیت میں) کا آنا اور آپ کا سینہ مبارک چاک کرنے (شق صدر) کا پہلا واقعہ پیش آیا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب اسراء حدیث ۲۶۱، ۴۱۳)۔ اس واقعہ میں بعض سیرت نگاروں نے تین سال کی عمر مبارک اور بعض نے چار پانچ کی عمر مبارک لکھا ہے۔ اسی واقعہ کے بعد نبی کی جان کو خطرہ محسوس کر کے حلیمہ انہیں اپنی والدہ آمنہ کے پاس واپس لے آئیں۔ والدہ نے انہیں اپنے پاس رکھ لیا۔

۶ھ میلاد النبی:

بنو سعد سے واپسی کے بعد آپ چھ برس کی عمر تک والدہ آمنہ کی آغوش میں رہے۔ آمنہ انہیں ننھیال والوں کو دکھانے اور اپنے شوہر عبداللہ کی قبر کی زیارت کے لیے خادمہ ام ایمن اور عبدالمطلب کے ساتھ مدینہ (یثرب) گئیں۔ وہاں ایک ماہ قیام کیا۔ مدینہ سے مکہ واپسی میں تقریبا نصف راستہ میں آمنہ سخت بیمار ہوگئیں اور ابواء میں انتقال ہو گیا۔ عبدالمطلب اپنے پوتے نبی کو اپنے ہمراہ مکہ واپس لے آئے۔

۸ھ میلاد النبی:

والدہ آمنہ کے انتقال کے بعد آپ دادا عبدالمطلب کے زیر کفالت پرورش پاتے رہے۔ عبدالمطلب اپنی تمام اولاد سے زیادہ اپنے اس یتیم پوتے سے محبت کرتے تھے۔ آپ کی عمر مبارک جب آٹھ سال سے کچھ اوپر ہوئی تو ۵۷۸ء میں دادا کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت عبدالمطلب ۸۲ سال کے تھے۔ دادا کے انتقال کے بعد آپ چچا ابو طالب کے زیر نگرانی آگئے۔

۱۵ھ میلاد النبی:

جب آپ کی عمر مبارک ۱۵ سال ہوئی تو "حرب الفجار" کا واقعہ پیش آیا۔ یہ مکہ کے دو قبیلوں، قبیلہ قریش اور قبیلہ قیس بن عیلان کے درمیان برتری کی جنگ تھی جو ۵۸۵ء سے ۵۹۰ء کے دوران پانچ سال جاری رہی۔ اس جنگ میں مقام حرم اور حرام مہینوں دونوں کی حرمت کو پامال کیا گیا، جس کی وجہ سے اسے "حرب الفجار" کہا گیا۔ اس جنگ کا آپ نے خود مشاہدہ کیا، جنگ کا طریقہ دیکھا، تیر اندازی اور شہسواری کا اچھی طرح مشاہدہ کیا۔ اس میں آپ دشمنوں کے تیر جمع کر کر کے قریش کے تیر اندازوں تک پہنچاتے تھے۔ اسی سے آپ تیر اندازی کی طرف راغب ہوئے۔ جنگ ختم ہوئی تو آپ بیس سال کے ہو چکے تھے۔ ذریعہ معاش کے لیے بنو سعد اور اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔

۲۰ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک بیس سال کی ہوئی تو ماہ ذیقعدہ ۵۹۰ء میں "حلف الفضول" کا واقعہ پیش آیا۔ قریش کے چند قبائل کے سرداروں نے آپس میں مل کر ایک اصلاحی انجمن کے قیام کے لیے عہد و پیمان کیا۔ اس انجمن کے قیام کا مقصد یہ قرار پایا کہ مکہ اور اطراف میں امن و امان کی نگرانی، اور عام لوگوں اور خاص کر مسافروں کی حفاظت کی جائے۔ یہ بھی طے ہوا کہ قریش کے قبائل ہر مظلوم کا ساتھ دیں گے خواہ وہ مظلوم مکہ کا رہنے والا ہو یا خارج از مکہ، اور ظلم کرنے والا خواہ قریش ہی کیوں نہ ہو۔ مکہ میں ایک یمنی سوداگر کے مال تجارت میں قیمت کے لین دین میں ایک تنازع کے حل کے لیے اس اصلاحی انجمن کے قیام کی ضرورت پیش آئی۔ آپ اس انجمن کے قیام میں شریک رہے، اور اسے بہت سراہا، کہ معاشرت میں اصلاح کے لیے آپ کی پہلی شمولیت تھی۔

ان کے اس سوال کا جواب خود ان کے رسالے نے دیدیا اور جگہ جگہ "میلاد النبی" تحریر کیا گیا

میلاد النبی کا ابتدائی تیسرا عشرہ:

آپ نوجوانی ہی سے مختلف اوقات میں مختلف کام اور پیشہ اختیار کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے۔ لوگوں کی بھیڑ بکریاں چراتے۔ گلہ بانی اکثر انبیاء کرام کا پیشہ اور ذریعہ معاش رہا ہے۔ جوان ہوئے تو تجارت کا خیال ہوا لیکن پیسے نہیں تھے۔ ایک بیوہ خاتون "خدیجہ" بنت خویلد بہت مالدار تھیں۔ اپنا مال تجارت میں لگائے رکھتیں۔ آپ مکہ کے ماحول میں راست گو اور امانت دار کے طور پر بڑے ہی معروف تھے۔ خدیجہ نے آپ کے اسی حسن اخلاق کو دیکھ کر خود ہی درخواست کر کے اپنا مال تجارت آپ کے حوالہ کر دیا۔ چنانچہ آپ نے خدیجہ کے مال سے تجارت شروع کر دی۔ خدیجہ کا غلام "میسرہ" کے ساتھ مال تجارت لے کر ملک شام کی طرف آپ نے سفر اختیار کیا۔ اس تجارتی سفر میں انہیں کافی نفع ہوا۔ سفر سے واپسی پر میسرہ نے آپ کے اخلاق اور امانت داری اور راست گوئی کی باتیں اور مشاہدات حضرت خدیجہ سے بیان کئے۔

۲۵ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال کی ہو چکی تھی۔ ملک شام کے تجارتی سفر سے واپس آ چکے تھے۔ آپ کی امانت داری، حق گوئی اور اخلاق کی باتوں سے متاثر ہو کر خدیجہؓ نے اپنی ایک سہیلی کے ذریعے نبیؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس وقت خدیجہ چالیس سال کی بیوہ خاتون تھیں۔ خدیجہ خویلد کی، قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد سے تھیں۔ قریش کی باوقار خاتون اور بہت مالدار تھیں اور دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے اپنے چچا سے اس پیغام کا ذکر کیا، وہ سب راضی ہو گئے اور پیغام قبول کیا۔ ابو طالب نے نکاح پڑھایا۔ شادی کے مہر میں بیس اونٹ دیئے۔ نبی کی یہ پہلی شادی تھی اور خدیجہ کی تیسری شادی۔ نبی کی عمر ۲۵-۳۰ سال کے درمیان تھی کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے پہلی اولاد (حضرت قاسمؓ) کی ولادت ہوئی۔ انہی کی نسبت سے آپ کو ابو القاسم کہا جانے لگا۔ قاسم پاؤں پر چلنا سیکھ گئے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۳۰ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک تیس سال کی ہوئی تو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پہلے بیٹے قاسم کے بعد پہلی بچی زینب پیدا ہوئیں۔ یہ آپ کی دوسری اولاد تھیں۔ (زینبؓ بڑی ہو کر خدیجہ کی بہن کے بیٹے ابو العاص بن الربیع کی زوجیت میں آ گئیں۔ بدر کی جنگ میں ابو العاص قید ہو کر آئے تھے۔ زینبؓ کا انتقال مدینہ طیبہ میں سن ۸ ہجری میں ایک زخم کی وجہ سے نبیؐ کی زندگی میں ہوا۔

۳۳ھ میلاد النبی:

حضرت خدیجہؓ کے بطن سے دوسری بچی (تیسری اولاد) حضرت رقیہ پیدا ہوئیں۔ اس وقت نبیؐ کی عمر ۳۳ سال تھی۔ (رقیہؓ کا نکاح مکہ میں حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا تھا۔ یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے حضرت نبی کریم اللہ کی سنت کو اپنے شوہر کے ساتھ قائم کیا۔ ان کا انتقال ۲ھ میں مدینہ میں چیچک کی وجہ سے ہوا۔ ان ہی دنوں یعنی بعثت سے سات سال پہلے نبیؐ کو اکثر ایک روشنی اور چمک نظر آتی تھی۔ آپ اس سے خوش ہوتے۔ قرب بعثت آپ خلوت میں زیادہ وقت لگانے لگے تھے۔

۳۵ھ میلاد النبی:

خانہ کعبہ کی دیواریں ایک طویل زمانہ کی وجہ سے پھٹ گئی تھیں۔ انہی دنوں ایک سیلاب کی وجہ سے اسے کافی نقصان پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ قریش نے اسے پھر سے تعمیر کرنا شروع کیا۔ جب حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے کا وقت آیا تو ایک تنازع کھڑا ہو گیا کہ کون کس قبیلہ اور خاندان کا فرد حجر اسود کو نصب کرنے کا حقدار ہے۔ آپس میں لوگوں نے طے کیا کہ کل صبح سویرے مسجد کے دروازے میں جو داخل ہوگا اسے یہ شرف حاصل ہوگا۔ تقدیر الٰہی سے دوسرے دن آپ مسجد کے دروازے میں سب سے پہلے داخل ہوئے۔ اور آپؐ ویسے بھی لوگوں میں صادق و امین کی حیثیت سے معروف تھے۔ چنانچہ سب لوگ اس پر راضی ہو گئے۔ آپؐ نے ایک چادر پر حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے رکھا، پھر سب قبیلے کے سرداروں نے چادر کناروں سے پکڑ کر حجر کو نصب کرنے کی جگہ پر لے آئے۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس معاملہ سے سب بہت خوش ہوئے۔ اس طرح ایک فتنہ کا سد باب ہوا۔ تقدیم الٰہی انہی دنوں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تیسری بیٹی (چوتھی اولاد) حضرت ام کلثوم کی ولادت ہوئی۔ (حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح ۳ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا۔ ان کی وفات مدینہ میں ۹ھ میں ہوئی)

۴۱ھ میلاد النبی۔ نبوت کا پہلا سال:

گزشتہ تین سالوں سے اکثر اوقات آپؐ گوشہ نشینی اختیار فرما رہے تھے۔ رمضان کا مہینہ جب آتا تو آپ مکہ سے تین کلومیٹر دور جبل نور کے

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سالانہ قرآن و حدیث کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور کھانے کا اہتمام کیا گیا؟